



U12641

Title - Khamsah-nahba - E - Zabeeh :

Creator - Sayyed Mohd. Ismail Zabeeh :

Publisher - Matba' Dastani (Lucknow)

Date - 1928

Pages - 336

Subjects - Urdu Sharifi - Majma' Kalam :



مستطاب

DA  
501513487

LIBRARY  
AND  
UNIVERSITY

11

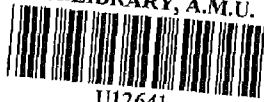
مستطاب

الحمد لله على احسانه كه بنوع اس حكم عالي جناب مولانا و مرشدنا  
جامعي سيد شاه وارث حسن صاحب نظاره العالي



من تصنيفات ابوالفضلين سيد محمد اميل صاحب كيان شيخ جباري  
ضلع فرخ آباد حسب فرائض سپر اوسط اصنف بقطر حق تصنيف  
و مطبع قاضي كهنوتي ابراهيم قاسم عليخان طبع مطبعه





سندستند و تحریر محمد نوشتہ قلم فیض رست  
زبدۃ السالکین قدوۃ العارفين حضور پر نور  
قطب الاقطاب عالیجناب مولانا مرشدنا حاجی  
سید شاہ وارث حسن صاحب دمام الشہر کا تہ



أَشْجُرُكَ بِشُعُورٍ أَعْطَانَا وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
هَذَا نَا وَ عَلَى إِلَهِهِ وَأَحِبَّائِهِ مَدَامَا بَعْدُ فَيَقُولُ الرَّاجِي  
بِرَحْمَتِ رَبِّ الْمَنِّ وَارِثِ حَسَنِ چشمنی مشربا کوروی  
مَسْکِنَاتِ أَخَانَا فِي اللَّهِ مُحَمَّدٍ اِسْمَعِيلِ كَانَ مِنْ شُعْرَاءِ الْهِنْدِ  
أَشْعَرُ أَشْعَارًا كَثِيرًا فِي التَّوْحِيدِ وَالنَّعْتِ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
فِي هَذَا الْأَشْعَارِ لِأَهْلِ الْإِعْتِبَارِ - فقير وارث حسن

# التاس ضروری بخدمت ناظرین کتاب ہذا از مصنف

میں نے بڑی محنت سے غلطیاں کتابت کی صحیح کر کے اُسکا صحت نامہ اسی کتاب میں شامل کرادیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ حضرات ناظرین قبل اس کتاب کے مطالعہ کے غلطیوں کی صحت فرمائیں۔ ورنہ آپ اُن غلطیوں کے ذمہ دار رہیں گے۔  
المکلف سید محمد اسماعیل ذبیح۔ چھپراوی فیصلہ فرخ آباد۔

## غلطنامہ مجموعہ خوشنابہ ذبیح حصہ اول

صفحہ	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	صفحہ	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	صفحہ	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱	آنکہ خوش	بستر دہست	۴	یہ نوری	اُمکی	۱۹	انکی	۱۹	عقائد	آئیدہ	آئیدہ
"	انجہ	اُم کی بستر دہست	۱۰	اردہ	اردہ بہری	۱۹	اردہ بہری	۱۹	ابن بن	ادنام	ادنام
"	در سفارش	نورین	"	دہی	بادہ	"	بادو	"	پہ سب	انہیاب	انہیاب
۲	آنکہ	سردے	"	میں اُسکو	استوائے	۲۸	استوائے	۲۸	نور	نور	نور
"	شکر	اوست	"	میں تھیں	حور	۲۱	حور	۲۱	نور	نور	نور
۳	کہ نہ توحید	ہردے	"	عدم	باہور	۱۲	باہور	۱۲	ہاما	اردادون	اردادون
"	ذکر	نور	"	نہیں	تہیز	"	تہیز	"	سب دریا	سبہ سالی	سبہ سالی
"	ابن	کتاب کی	"	گیا	اوس	"	اوس	"	پہر اوسکو	مناسب	مناسب
"	نور	نور کا یہ	"	وہ جس نے	ماہل	۲۳	ماہل	۲۳	نور	نور	نور
۴	خیالات	ناکافی	۱۲	ایاز	بنا	۲۴	بنا	۲۴	نور	نور	نور
۵	وہ لذت	ہر گ	"	دکادی	حور	۲۵	حور	۲۵	نور	نور	نور
"	لو کی	نور	"	دکادی	حور	"	حور	"	نور	نور	نور
"	اور گھر	نور	"	سوار	نور	۱۶	سوار	۱۶	نور	نور	نور
۸	بارک	عقدہ	۱۳	کلاب	دیکھ	۱۴	دیکھ	۱۴	نور	نور	نور
"	تجلی دہ	تجلی	"	پہ کوئے	لالہ	"	لالہ	"	نور	نور	نور
"	کردار	انواع	۱۴	ذبیح	پہ	۱۸	پہ	۱۸	نور	نور	نور
"	جدائی	اُم کی	۱۵	پہ نظم	پہ	۳۱	پہ	۳۱	نور	نور	نور
"	مگر	صفت	۱۶	وہ عادل	وہ	۳۲	وہ	۳۲	نور	نور	نور
۹	وہ ناری	تے	۱۸	وہا	وہ	۲۴	وہ	۲۴	نور	نور	نور

صفحہ	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	الفاظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	صفحہ	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	الفاظ صحیح	صفحہ
۳۴	فاعلین	وزن غلط ہے	فاعلین	اب	اسے	۴۳	۳۴	فردندن	فردندن	فردندن	۴۳
۳۵	سبزہ	سبزہ خط	سبزہ خط	نوگون	تھا	۴۴	۳۵	زردن	زردن	زردن	۴۴
"	اسے صہ	صہ	صہ	کر کے	بھینس	۴۵	"	پوئلذری	پوئلذری	پوئلذری	۴۵
"	زرہ	زرہ	زرہ	تو ہے	سے	"	"	ریاض	ریاض	ریاض	"
۳۶	اور	ابن صفات	ابن صفات	وزن	ندارد	"	۳۶	ذبیح	ذبیح	ذبیح	"
"	وہ تو ہے اور	ابن صفات	ابن صفات	خداوند	ہی	"	"	اجابت	اجابت	اجابت	"
"	مہربان ہیں	مہربان ہیں	مہربان ہیں	تعلقات	ہمارا روح	۵۱	"	دین	دین	دین	۵۱
۳۷	اوس کا	مہربان ہیں	مہربان ہیں	۵۲	ہمارا روح	۵۲	۳۷	مہربان	مہربان	مہربان	۵۲
"	ہر اک	جس	جس	کر	تو پڑ کر	"	"	کیا تم	کیا تم	کیا تم	"
۳۸	نظر میں	اون کے	اون کے	ہیں اس	پار سے	۵۳	۳۸	سورج	سورج	سورج	۵۳
"	مادم	ایسی	ایسی	جو ہے	تھے	۵۵	"	نظر	نظر	نظر	"
"	زیچ	نشر	نشر	"	وہ سے	"	۴۰	مفعول	مفعول	مفعول	۴۰
"	ترجیح بند	دارہ سانس	دارہ سانس	وہ سے	وہ سے	"	"	روتا ہے	روتا ہے	روتا ہے	"
"	فاعلین	دارہ سانس	دارہ سانس	ہمارے	پہ	"	"	اب کر لو	اب کر لو	اب کر لو	"
۳۹	اون کے	کیونکہ	کیونکہ	۵۶	رہیں	۵۶	۳۹	میں ہوں	میں ہوں	میں ہوں	۵۶
"	بوکر	ملوث ہو	ملوث ہو	خدا جانے	اور وہاں کیا	"	"	نوجوان	نوجوان	نوجوان	"
"	بہیں ماب	جبریل	جبریل	سبب	سبب	۵۸	۴۱	زندگی	زندگی	زندگی	۴۱
"	خارجی	نعمتیں	نعمتیں	۵۸	جو پڑھتے	"	"	عینی	عینی	عینی	"
۴۰	ما کہ تم	ما کہ تم	ما کہ تم	"	خبر	"	۴۲	مجھے تو	مجھے تو	مجھے تو	۴۲
۴۱	کہ گھر	معصیت	معصیت	۵۹	زبان	۵۹	"	وہ قبر	وہ قبر	وہ قبر	"
"	روان	ہو	ہو	۶۰	شم	"	۴۹	یہ	یہ	یہ	۴۹
"	شہ اندون	جام سو	جام سو	۶۱	نازوں	"	۵۰	تہیکیان	تہیکیان	تہیکیان	۵۰
۴۲	اسے	ان بن	ان بن	۶۲	خدا ہی	"	۵۳	جودل سے	جودل سے	جودل سے	۵۳
"	جس پہ	ایراج	ایراج	"	خالص	"	۵۵	حشر میں	حشر میں	حشر میں	۵۵
۴۵	میرے	نہیں	نہیں	"	دیا تو	"	۵۶	اور کرتے	اور کرتے	اور کرتے	۵۶
"	نظر	ساہر	ساہر	۶۳	مشتد	"	"	ہم تھے	ہم تھے	ہم تھے	"
۴۶	رقیبوں	استغنا سے	استغنا سے	"	کا دعویٰ	"	۵۷	شہر	شہر	شہر	۵۷
"	مفعول	نعمتیں	نعمتیں	"	بدور	"	۵۸	یہ وہیں	یہ وہیں	یہ وہیں	۵۸
۴۷	جنت	رضا سے	رضا سے	۶۴	بدور	"	"	را تون	را تون	را تون	"

لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ
ندارو	فائلہ تن	فائلہ تن	۱۲۵	منرا	منرا	۱۱۳	دو	دو	۸۸	وہ	وہ
عروج	دعروج	من نمی خواہم	۱۲۶	نقطہ نو	نقطہ نو	۱۱۳	جب وہ بیگے	جب وہ بیگے	۸۹	مکھو	مکھو
سیدام را	سینم	آخیم سارو	۱۲۷	وہ بیگ	وہ بیگ	۱۱۳	دو کے	دو کے	۸۹	پردہ	پردہ
فتراک	فتراک	۱۵ سے سر	۱۲۷	رگ پین	رگ پین	۱۱۶	ایک	ایک	۹۰	یار	یار
بند گیت	بند گیت	دل	۱۲۷	دہن	دہن	۱۱۶	لپتے ہو	لپتے ہو	۹۰	بہتے	بہتے
عبد اہادی	عبد اہادی	ہر	۱۲۹	برقی ماک	برقی ماک	۱۱۶	جبریل	جبریل	۹۰	پوچھے	پوچھے
شامی	شامی	شاہ	۱۳۰	سارے پنڈ	سارے پنڈ	۱۱۶	دھوکے	دھوکے	۹۰	دینا بین	دینا بین
تبعضی	تبعضی	نے	۱۳۰	نی لین غیر	نی لین غیر	۱۱۶	نور و سان	نور و سان	۹۳	تور و سان	تور و سان
بندہ	بندہ	ان ترا	۱۳۱	اوکے اوکے	اوکے اوکے	۱۱۶	ابھی جو	ابھی جو	۹۳	قدر	قدر
وام	وام	شرارے	۱۳۱	موتی	موتی	۱۱۹	محبوبی	محبوبی	۹۵	وہ جنگو	وہ جنگو
زاعش	زاعش	پیر زو	۱۳۲	کے مہر غلط	کے مہر غلط	۱۱۹	فعلات	فعلات	۹۶	رکن غلط	رکن غلط
ہرنیک	ہرنیک	ہرنیک	۱۳۲	کم عقلمی	کم عقلمی	۱۱۹	ادسی	ادسی	۹۶	دیکھی	دیکھی
برو آج	برو آج	برو	۱۳۲	پور اثر	پور اثر	۱۱۹	فعلات	فعلات	۹۶	مفعول	مفعول
اخوانی	اخوانی	چہ بتران	۱۳۲	نہاں بھائی	نہاں بھائی	۱۱۹	بھانا	بھانا	۹۶	ازل	ازل
خطا	خطا	ہرگز	۱۳۲	نکرت	نکرت	۱۱۹	زمانہ	زمانہ	۹۶	وہ شغل	وہ شغل
پشتہ	پشتہ	آن قادر	۱۳۲	جناب	جناب	۱۱۹	بنین	بنین	۹۶	عقل	عقل
				زندگی ان	زندگی ان	۱۱۹	صلاکے	صلاکے	۹۹	تھرون	تھرون
مدار کرم	مدار کرم	خلیق حسن	۱۳۲	سوا عید	سوا عید	۱۱۹	بزمان	بزمان	۹۹	پٹی	پٹی
برکات دین	برکات دین	برکات	۱۳۵	نام بیگ	نام بیگ	۱۲۲	باتین جو	باتین جو	۱۰۱	نہین جو	نہین جو
موسیٰ	موسیٰ	ایک	۱۳۶	گو تیر	گو تیر	۱۲۲	جاکے	جاکے	۱۰۳	ان سے	ان سے
موسیٰ	موسیٰ	یاوایا سے	۱۳۶	تو	تو	۱۲۲	مستفہ	مستفہ	۱۰۳	تو تھا	تو تھا
میرچ	میرچ	آیت	۱۳۶	اسے چکر	اسے چکر	۱۲۲	راہی میرے	راہی میرے	۱۰۵	دی گم	دی گم
انسجد	انسجد	زانکہ	۱۳۶	انگلن	انگلن	۱۲۲	پیشین	پیشین	۱۰۶	سکھ کر	سکھ کر
بشقتہ ام	بشقتہ ام	سے تے سے	۱۳۶	کم راہ	کم راہ	۱۲۲	نگاہ وین	نگاہ وین	۱۰۶	نگاہ	نگاہ
بلی	بلی	بس	۱۳۶	ادنی سے	ادنی سے	۱۲۲	دیکھے ہیں	دیکھے ہیں	۱۰۶	دیکھا	دیکھا
غز است	غز است	دانکہ	۱۳۶	ندہب کا	ندہب کا	۱۲۲	مہر تاج	مہر تاج	۱۰۶	نہ	نہ
نگریں	نگریں	دیگر	۱۳۶	غائب	غائب	۱۲۲	صدر لون	صدر لون	۱۱۰	نفس	نفس
اسباب	اسباب	جمع	۱۳۶	بندہ	بندہ	۱۲۲	بغیر اس کے	بغیر اس کے	۱۱۰	غیر	غیر
زانکہ	زانکہ	زانکہ	۱۳۶	پردہ	پردہ	۱۲۲	پاک	پاک	۱۱۳	پاسے	پاسے

لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ
ادنیٰ	ادنیٰ	مفعول	برگ	برگ	درست	۱۵۳	بارش بھال	بارش بھال	۱۵۳	ادنیٰ	۱۳۰
نیت	نیت	سرزدان	چشم ترا	چشم ترا	کہ من	"	فردے	فردے	"	"	"
تنبیہ	تنبیہ	مظہر	کاسہ	کاسہ	ہیک	۱۵۴	مسلمان	مسلمان	۱۵۴	۱۴۱	"
دیدہ	دیدہ	بہ پیش	سرستہ	سرستہ	درچمن	۱۵۳	قالم پیش	قالم پیش	"	"	"
جیعت	جیعت	شرم	درتدرد	درتدرد	"	"	عسرم	عسرم	"	۱۳۲	"
آن	آن	رفتم	درتدرد	درتدرد	۱۵۵	کار	کار	"	"	"	"
رنوا فل	رنوا فل	رفتم	سرود	سرود	"	ور	ور	"	"	"	"
رنوا فل	رنوا فل	گریہ	خودم	خودم	"	ورنوا فل	ورنوا فل	"	"	۱۴۳	"
اشب	اشب	نامک	از سفر	از سفر	۱۵۶	اش	اش	"	"	"	"
بلکہ	بلکہ	دل	درمن	درمن	"	درجہ	درجہ	"	"	۱۴۴	"
قصہ	قصہ	واعظ	زہرمتا تو	زہرمتا تو	۱۵۴	عاجز	عاجز	"	"	"	"
بود	بود	جان	شدہت	شدہت	"	شود	شود	"	"	"	"
در نماز	در نماز	قطرہ	بہ دیواری	بہ دیواری	"	ور	ور	"	"	"	"
بہر مصلیٰ	بہر مصلیٰ	بہر سجد	بترک	بترک	۱۵۷	دو	دو	"	"	۱۴۶	"
من نمی	من نمی	بہر جا کے	آوردان	آوردان	۱۵۸	مصلیٰ	مصلیٰ	"	"	"	"
من نہ داتم	من نہ داتم	بہر جا کے	سینہ	سینہ	۱۵۹	بیدار	بیدار	"	"	۱۵۰	"
من ہنوزم	من ہنوزم	بہر جا کے	بہر جا کے	بہر جا کے	"	ضرغی	ضرغی	"	"	"	"
ہاں مگر	ہاں مگر	بہر جا کے	معبود	معبود	۱۶۰	بہر جا کے	بہر جا کے	"	"	"	"
واپس ہیں	واپس ہیں	نہ بود	از منکران	از منکران	"	بہر جا کے	بہر جا کے	"	"	۱۵۱	"
چون فرشتہ	چون فرشتہ	سکون	صباح	صباح	۱۶۱	بہر جا کے	بہر جا کے	"	"	"	"
مفعول	مفعول	بکوشد	صناع	صناع	"	مفعول	مفعول	"	"	"	"
آورد	آورد	سرارے	نمی بیند	نمی بیند	۱۶۲	آورد	آورد	"	"	"	"
مفعول	مفعول	کان	از	از	۱۶۳	مفعول	مفعول	"	"	۱۵۲	"
بہر جا کے	بہر جا کے	شمار	جہاں شمار	جہاں شمار	"	بہر جا کے	بہر جا کے	"	"	"	"
آنکھ	آنکھ	فاصلہ	شمار	شمار	۱۸۰	بہر جا کے	بہر جا کے	"	"	"	"
تواری	تواری	من و	ختم	ختم	"	نقل	نقل	"	"	۱۵۳	"
زورشت	زورشت	احسانیم	کشتہ	کشتہ	"	قبس و	قبس و	"	"	"	"
ندارم	ندارم	رے زمین	فاصلہ	فاصلہ	"	راز	راز	"	"	"	"

مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۸۰	اے سحاب	اے سحاب	۲۲۱	شان	گرد	۱۹۸	اے سحاب	اے سحاب	۲۲۱	اے سحاب	اے سحاب
"	دو	دو	"	ہر	ہر	"	دو	دو	"	دو	دو
"	دو	دو	"	از	از	۱۹۸	جان تن	جان تن	"	جان تن	جان تن
۱۸۱	حاتم	بقاے کرش	۲۲۲	مندو	مندو	"	بقاے کرش	بقاے کرش	۲۲۲	بقاے کرش	بقاے کرش
"	نشد	شد باب	۲۲۳	اند	بنمودہ	۱۹۹	شد باب	شد باب	"	شد باب	شد باب
۱۸۲	فرج	عسرم	"	از	رحے	"	عسرم	عسرم	"	عسرم	عسرم
"	گردن	پیراہن	۲۲۴	نعم	یارب	۲۰۰	تو بگو کہ	تو بگو کہ	"	تو بگو کہ	تو بگو کہ
۱۸۳	خوشن کیک	خستہ و	۲۲۵	شیت	شیت	"	خستہ و	خستہ و	"	خستہ و	خستہ و
۱۸۵	ایش	بد	۲۲۶	بالکند	بالکند	"	بد	بد	"	بد	بد
۱۸۵	آتش	بد	۲۲۹	اوس	مگر	۲۰۱	بد	بد	"	بد	بد
"	ہست	درگر	۲۳۰	جسیر کی	آہی	۲۰۲	درگر	درگر	"	درگر	درگر
"	آن	سردی	"	حق ایک	درق	"	سردی	سردی	"	سردی	سردی
۱۸۶	بودے	بگرفتے	۲۳۱	حق کا ایک	کمال تھا	۲۰۳	بگرفتے	بگرفتے	"	بگرفتے	بگرفتے
۱۸۷	با	پاشاے	"	سین	لو لاک	۲۰۵	پاشاے	پاشاے	"	پاشاے	پاشاے
"	زاخا	در پے	"	کیا	روزل	۲۰۶	در پے	در پے	"	در پے	در پے
۱۸۹	مین	تفرقش	"	دشت	گلی	"	تفرقش	تفرقش	"	تفرقش	تفرقش
۱۹۱	بینیم	بنیم	۲۳۲	خانہ	نکل	۲۰۷	بنیم	بنیم	"	بنیم	بنیم
۱۹۲	ہست	سمند	"	مین وہ	یہ	۲۱۰	سمند	سمند	"	سمند	سمند
"	جان	ندہ	۲۳۳	مصطفیٰ	اشتر	۲۱۶	ندہ	ندہ	"	ندہ	ندہ
۱۹۳	ارسال	شفت و شفت	"	ماہ	ایک	"	شفت و شفت	شفت و شفت	"	شفت و شفت	شفت و شفت
"	ورغشتے	ورغشتے درغشتے	۲۳۵	چرخ	حاک	"	ورغشتے درغشتے	ورغشتے درغشتے	"	ورغشتے درغشتے	ورغشتے درغشتے
۱۹۴	مرفت	مشرت	۲۳۸	نیچان	ہو گئی	"	مشرت	مشرت	"	مشرت	مشرت
"	لی گو کہ	خبر از	۲۳۹	اقرانی	الی ہے	۲۱۷	خبر از	خبر از	"	خبر از	خبر از
"	ازو سے	از	"	رسا کے	رسا کے	۲۱۸	از	از	"	از	از
۱۹۶	ہرگو	گو	۲۴۰	دستہ کہنی	دستہ کہنی	"	گو	گو	"	گو	گو
"	ایمان	اہنراز	۲۴۱	روز	ظلی کی	۲۱۹	اہنراز	اہنراز	"	اہنراز	اہنراز
۱۹۷	تا	تا	۲۴۲	دستہ کہنی	دستہ کہنی	۲۲۱	تا	تا	"	تا	تا

بجای	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	بجای	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	بجای	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲۴۴	بہ گفتار	بہ گفتار	۲۶۱	حق	لہنی	الہی	۲۴۵	خوش این	گو	لہنی	۲۶۱
۲۴۵	از پائے بے	از پائے بے	۲۶۲	شاداب	نوا	ترا	۲۴۶	ما تگ	تگ	نوا	۲۶۲
"	نہ گیسوے	نہ گیسوے	۲۶۳	تخت	تخت	تخت	"	سیر نجان	سیر نجان	تخت	۲۶۳
"	ہم از	ہم از	"	ہر گم	ہر گم	ہر گم	"	خلق	خلق	ہر گم	"
۲۴۶	خوش ان	خوش ان	۲۶۵	برائش	برائش	برائش	۲۴۷	آل	آل	برائش	۲۶۵
۲۴۷	اسے زبدہ	اسے زبدہ	"	ترا	ترا	ترا	"	ہم دگر خود	ہم دگر خود	ترا	"
۲۴۸	اللہم	اللہم	"	کہ جوش	کہ جوش	کہ جوش	"	پوچھ آؤ	پوچھ آؤ	کہ جوش	"
"	بھڑکا	بھڑکا	"	لب دندان	لب دندان	لب دندان	"	سے کے لئے	سے کے لئے	لب دندان	"
۲۵۰	در پہ	در پہ	"	بیر زنج	بیر زنج	بیر زنج	"	استار	استار	بیر زنج	"
"	میری	میری	۲۶۶	ہست	ہست	ہست	"	طیر	طیر	ہست	"
۲۵۱	ادھر	ادھر	۲۶۷	گر از	گر از	گر از	"	تسری و	تسری و	گر از	"
"	نہیں	نہیں	"	پس چہ	پس چہ	پس چہ	"	چراغش	چراغش	پس چہ	"
"	یہ قافل	یہ قافل	"	سرخ	سرخ	سرخ	"	بش	بش	سرخ	"
۲۵۳	خمال	خمال	"	چنان	چنان	چنان	"	مدار	مدار	چنان	"
۲۵۴	کہ این	کہ این	"	از ان میں	از ان میں	از ان میں	"	معلوم	معلوم	از ان میں	"
۲۵۵	چشمش	چشمش	"	پیش	پیش	پیش	"	خواسبتا	خواسبتا	پیش	"
۲۵۶	مگر	مگر	"	بشد	بشد	بشد	"	سہرکار	سہرکار	بشد	"
"	بدار	بدار	"	سپش	سپش	سپش	"	بالشبہ	بالشبہ	سپش	"
"	بیر سے	بیر سے	"	پیش	پیش	پیش	"	داش	داش	پیش	"
"	فلک	فلک	"	پیش	پیش	پیش	"	دگر	دگر	پیش	"
۲۵۷	سے	سے	"	پیش	پیش	پیش	"	کہ کردی	کہ کردی	پیش	"
۲۵۹	دگر	دگر	"	پیش	پیش	پیش	"	رخش	رخش	پیش	"
"	کہ کردی	کہ کردی	"	پیش	پیش	پیش	"	زنگش	زنگش	پیش	"
"	دگر	دگر	"	پیش	پیش	پیش	"	چان	چان	پیش	"
۲۶۰	کہ کردی	کہ کردی	"	پیش	پیش	پیش	"				
"	رخش	رخش	"	پیش	پیش	پیش	"				
"	زنگش	زنگش	"	پیش	پیش	پیش	"				
۲۶۱	چان	چان	"	پیش	پیش	پیش	"				

مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
لیکن	زادست	زادست	ہم او	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
لفظ	زادست	زادست	سکے	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
زشت	کردار وغل	کردار وغل	بست	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
شاہ	زبند	زبند	کرد	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
کدلی	کٹاہی	کٹاہی	کردے	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
قوتیج	تو اصل	تو اصل	کردے	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
پوتانہ مجھ	مشرقیان	مشرقیان	پیش	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
تھامستر	پین	پین	زیون	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
آخر	پاکے	پاکے	کم پد	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
ہان	پاپ	پاپ	شمنو	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
تہ گویم	امر	امر	کم پد	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
بیر سیدہ	دش	دش	برفت	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
زادہ اسے	زادہ اسے	زادہ اسے	پیش	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
زادہ اسے	انتخاب	انتخاب	آن کو چھا	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
وزان	آخر	آخر	بے را	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
الہی	صدیق	صدیق	کہ بود	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
زیک سو	پوزس	پوزس	بشد	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
ورا	مقتدی او	مقتدی او	ذرات	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
زا نکہ	امش	امش	زین	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
گر بیہوشی	المی	المی	یکے	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
سرواری	شاید	شاید	بسال	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
آرام	ز چشم	ز چشم	رکن دین	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
کہ بود	کہ بود	کہ بود	ز سکر	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
بسال	ور	ور	ریا	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
ہفتہ	ذکر کش	ذکر کش	ورست	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
رو زوہ	اور دلام	اور دلام	تمام	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
بہر زوہ	مر	مر	چو شغف	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
پدر	پدر	پدر	چم	یادست کرد	یادست کرد	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح

ایں کے جسکی پادشاہ کا ہر اک پر نام نہیں  
 ہم کہو جانتے ہیں کسی سے جو کہ نہیں



## فہرست چند کتب مطبع قاسمی لکھنؤ

ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء مجموعہ تعزیرات ہند قیامت جلد تریسویں کے ساتھ جدید چھپا ہے۔	ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء مجموعہ ضابطہ فوجداری جلد تریسویں کے نیا چھپا ہے۔
ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون اراضی مالک متحدہ کی نچاپت کا قیمت ۳۲ ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون اراضی مالک متحدہ قیمت ۳۲	ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون اراضی مالک مغربی و شمالی اودھ ۸ ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون حصول اراضی یگانہ سرکاری قیمت ۲۶
ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون ریسٹری دسٹاویزات قیمت ۲۶ قانون وقف مسلمانان ایکٹ نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قیمت ۳۰	ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون دیوالیہ جدید ۶ ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون میعاد سہولت ہند قیمت ۱۷
ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون لگان قبضہ اراضی صوبہ آگرہ یوپی جسکا جدید نفاذ ہوا ہے۔	ایک نمبر ۲۴ ششہ ۱۸۷۵ء قانون لگان ملک اودھ جلد تریسویں کے نیا چھپا ہے۔

## اسلام گھنڈ کا پہلا و دوسرا گھنڈ

### آٹھواں لاجواب کتاب

ازاد خلفہ راشدین و صحابہ کرام کے تاریخی محاربات اور شجاعان و دلدادہان اسلام کے جنگی کارنامہ خالد سیف اللہ کی بے مثل اور بے نظیر  
بیادریان جو دنیا میں مشہور و معروف ہیں آٹھواں لاجواب کتاب میں نظم کردی گئی ہیں مگر آٹھواں لاجواب کتاب ناوٹ و قرآن نہیں ہے  
بستان خیال کا افسانہ نہیں ہے کہیں آٹھواں لاجواب کتاب میں آٹھواں لاجواب کتاب کو آٹھواں لاجواب کتاب سے لکھنے والے مسلمانوں کے  
جنگی اور بہادرانہ اوصاف سے اسلام گھنڈ کا پہلا گھنڈ اور قاضی حکیم مقیم الدین احمد صاحب مرحوم ساکن قصبہ بہری  
ضلع بائس بریلی نے لاجواب کتاب مذکور آٹھواں لاجواب کتاب میں لکھنے فرمائی ہے اور اسکی قاسمی گھنڈ نے عمدہ پیمانہ پیشانی کی ہے۔ ہر شخص  
ہو شیار بنا جائے کہ اسی نام کی پہلی حضرت نے اور کتاب بنا کر چھاپی ہے جو اسکی مصنف کی مقبولیت عام کا مقابلہ نہیں کر سکتی  
لہذا شائقین کو خریدتے وقت کھشت مذکور اور مطبوعہ قاسمی گھنڈ کا غلط نہ رکھنا ضروری ہے قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسہ علاوہ پوسٹ و ٹرانسپورٹ  
اسلام گھنڈ کا پہلا گھنڈ  
اسلام گھنڈ کا دوسرا گھنڈ  
پہلی لڑائی  
قیمت چار آنہ و ۱۰ پیسہ

اسلام گھنڈ کا پہلا گھنڈ  
ہیں جو مسلمانوں و غیر مسلمانوں کی اور حضرت خالد کی چڑھائی  
دشمن کی پہلی اور بیت لیا و جنادین کی لڑائی ہے۔  
دشمن کی دوسری لڑائی اور حضرت خالد کا دلوہ قیمت ۱۰

## المشتر قاسم علیہاں مطبع قاسمی لکھنؤ محلہ سہان نگر



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فایده یارانه تصدیق این کتاب و سبب خوشنویسی و قبح از غیب و سبب  
شیر محمد علی بن موسی خاوری و کاتبان مشهور و آغا میرزا یاری و غیره

<p>آناه عمر خود و ولعت آخرت و ده است شاید آن که هستند این که آگاهان آنکه از باور و حاد است و نه می آنکه در جلال که تو حیات از سال خوش لیک، باین آیه را باعث که فیروز نویست در سقا شایسته پیران زین و دلش را با انحصار این زیندی پس بگوید این کتاب مگر از این پیش از این و این و این و این</p>	<p>در عین عقی شمع دنیا بسبب کم خورده است آنکه خوش خوش و تزلزل و جان بسته ل درون سینه اش یک نیمه نرفته است مگر به بر تان و غشی گوی سبقت برده است آب و آتش هم ده است از خون و ده است بسیار از این و این و این و این و این و این در این و این و این و این و این و این مگر از این پیش از این و این و این و این</p>
---	--

در کتابها و آگاهی  
این و این و این و این و این و این

آنکہ بہت این سرو سہ و دروے  
 وحدہ لا الہ الا ہوست  
 مالک الملک لا شریک لہ  
 شاہ و ارش حسن کہ مرشد اوست  
 شد کہ یکتا کہ روز افزون اوست  
 بہت آن منحصر بہ حشر ازان ست  
 ہر چہ بگذشت ازان زمان کہ بران  
 روز سحر و شب مشرق و رہت  
 کہ بشد صرت وقت او چندان  
 واقفم از ذہب و عقیقش  
 نہ فلکند رسول امی او  
 شاہ و ارش حق و حیدر من  
 این کمالے کہ شد از وظاہر  
 والہ عشق رب الارباب است  
 ریخت است انچہ اندرین اوراق  
 باد روزی بجلہ اخوانش  
 حہ عجب گر کند اثر پیدا  
 بلع شد ہم بحکم مرشد اد  
 یکا بسند جناب شان کافی ست  
 این کتابے ست بہر مقام غیب  
 گر بخوانی تو باب اول را

ہست در دو جہان نہ ہم دروے  
 یک نشانی ز شان برتر دے  
 بہت تاج موافق سر دے  
 تا نشان داد و ما کہ بر دروے  
 تا کنون شوق روے نور دے  
 سحر عید صبح محشر دے  
 این کتاب است نیمہ دفتر دے  
 شاہد این ہر و ماہ و خیر دے  
 صرف در ذکر و فکر در سر دے  
 گر بدے خود خدا نہ یاور دے  
 اگر از ہر سایہ بر سر دے  
 گر بنودے شفیق و رہبر دے  
 دور تر بود از مقتدر دے  
 گر چہ بہت از عباد احقر دے  
 بہت تیغ و خدنگ و شتر دے  
 عنم اندوہم ہم پیرو دے  
 در دل شان کلام احقر دے  
 تا رسد ہم بہ ہر برادر دے  
 بہر تسکین قلب مضطر دے  
 مجملہ دلنشین و منظر دے  
 حرف حریف تراست نہ ظر دے

جلوه آخسین پیغمبر دے  
مرشد اوست حجلہ پر در دے  
بنگری اولیایے دیگر دے  
مخبر مرشدان رہ پیرو دے  
غزلیات معرفت بر دے  
ہست در حمد و ثناء کا کرو دے  
کہ در نیجاہست قدر بہتر دے  
کردہ امیر بحال خوشتر دے  
مصرعہ سال بہت کا خرو دے  
کہ نہ تو حید حق بود ہر دے  
از خدا و ہم از پیرو دے  
گر بہ بینی زباںے تا سر دے  
ہست داخل یسے بد قزو دے  
خوان ز اقل تو تا باخر دے  
انگہ ہر ناز پرور دے

و اربہ ہستی بہ بین بہ باب دوم  
و انما کی اگر تو باب سوم  
باب چارم اگر تو بکشتائی  
ہم و برین باب بہت فصل سوم  
باب ششم کتابشوق و بہ بین  
در ششم خوان رباعی و مین  
خوان بہ ہاتھ زبان سوم فصل  
نہ ہفتمین راز نظم تقریبات  
ہشتمین ہست پیران طغات  
نہست نطے مگر درین ابواب  
الغرض این کتاب آئینہ ہست  
سچ جانے متی ز عرفان ہست  
ذکر و یگرام از اولیاء اللہ  
گر بخواہی صفات شان بدین  
انکہ کہ گفتش بد و رجایم است

این کتابی بہت سیرین محض  
نو نگارے ذبیح خورشید  
۱۳۲۵  
۶۱۹۲۶





بسم الله الرحمن الرحيم

۱	مناجیلین - منامیلین - منافیلین - منافیلین	۸
پس از حمد خداوندت خیر خلقت یزدان خیالات مقالات ذبیح تیغ ناکافی ز بهر ده سال آرزو از غم نیست تا بودست به اردو از جناب دایع - و اندر فارسی چندست گفتم آنچه از ادراغ علی گفتم به ام اکثر نه پروانه اشاعت دهم چند نگه می باید زوقف خودم گرفت قرض بهر عرقه طبعش	اگر وقت دهد دست با خاکی علی میحسان به چهره او ضلعت فرخ آبادت کابادان نظام مرشدی و ارشدی است شایسته عرفان گرفت اصلاح از خواجیه عروه که گفتم به ایشان نوشتم هر چه از آن است ازین جلیج از مکان مگر از اصرار اخوان لطیفیت چون خرم عیران به نذر آورده ام این به یکا حقیرین خوان	
۲	اگر افتد قبول خاطر ابدی پس به آنکس الله و گرنه از ازل هستم ذبیح خنجر عمران	۹

مناجات عقیقه آیات بحفصه قاضی الکامیات بل جلاله نعم لوله

اللهم استر عیونی أنت خیر الناس انی استر عیونی	اللهم انی قد علمت انی استر عیونی
اللهم احفظ من الشر انی استر عیونی	اللهم انی قد علمت انی استر عیونی

<p>اَعْطَانَا يَا رَبَّنَا سِرًا قَاحِلًا طَيِّبًا          اللَّهُمَّ اَنْتَ تَنَابَتَ الْعَالَمَ الْكَرُمُ          اللَّهُمَّ اَنْتَ تَنَابَتَ الْبَلَاءَ وَالْهُمُومُ          اَعْطِنَا يَا رَبَّنَا حُبًّا لِيُحِبُّوْا اِلَهَ          هُبْ لَنَا يَا رَبَّنَا فِي عِبَادَتِكَ يَوْمَ الْوَعْدِ</p>	<p>اَنْتَ مُعْطِي اَنْتَ مُقْضِي اَنْتَ خَيْرُ الرَّاٰتِيْنَ          اَنْتَ لِي لِقَاءُ الْوَيْلِ اَنْتَ خَيْرُ النَّاصِحِيْنَ          رَبَّنَا خَيْرُ لَنَا خَيْرٌ مِنْ جَنَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ          لَقِيتُ الْكَافِرِيْنَ لِقَائِكَ يَا اَصْدَاصُ الْحَقِّ</p>	<p>۹ شعر</p>
<p>۱۰ شعر</p>	<p>عَنْ ذِي الْحَنَابِ الْفَا الْفَا اَعْمَالُ الْقَلْبِ          الْمَصَادِقُ عَنْهَا يُفَاعَلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ</p>	<p>۱۱ شعر</p>
<p>تتمه سلام ستمام پنجم و چہاں خیر الہام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>	<p>۱۲ شعر</p>	<p>۱۳ شعر</p>
<p>السلام اے احمد مرسل زرتبہ العالمین          السلام اے دلبر رب ہر بائے بن اور نس          السلام اے خلعت طاموسین در برت          السلام اے رازدار کتب کتبہ محفیا          السلام اے غیر بانہ تہ البین ارض و سما          السلام اے عبید مظلوم خدائے کوکبال          السلام اے سایہ است گشتیہ رب ہا          السلام اے چویدار تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>السلام اے ارارہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ          السلام اے رمت حق ارضت العالمین          السلام اے کوکب انما حکما تہ سبعین          السلام اے واقف امر اسیرین الما و کلین          السلام اے ہر ہر عرش برین کرسی نشین          السلام اے بندہ محبوب رب العالمین          السلام اے پایہ ات باقا تہ ارض برین          السلام اے جان تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۱۴ شعر</p>
<p>۱۵ شعر</p>	<p>۱۶ شعر</p>	<p>۱۷ شعر</p>
<p>۱۸ شعر</p>	<p>۱۹ شعر</p>	<p>۲۰ شعر</p>

آنکس کہ سبق گرفت ز استاد ازل	در کتب عشق با تلامذہ
افسانہ قیس و دل چہ آرزو باد	کہ اصل حقیقت است از نالی ازل

### فصل اوّل باب اول بزبان اردو مصنفہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۲ء

۳	مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن	۳
بہت مین سامنے تصویریں دنیا کے قتال کی	بہت سے مجرمان عشق کے طوق سیال کی	
ذبیح اوس نذیح دلکش کا منظر پیش کرتا ہے	جہانِ رعون کی گردن پر چھڑچھا پتائی قتال کی	
کوئی بھی نرسب انکار اس سے ہرگز کر نہیں سکتا	اوسے اک حوت کی کوٹھوس ہے ہرگز اس سے دل کی	
لگی ہے جبکہ دل سے وہ بسی ہے جبکہ دلمین وہ	لگی تن کی بھی ہو جاتی ہے لگی دل کی	
اوسے کا عشق ہے ادنکو اوسیکا ہریریم نہیں	اوسے دہن ہے سرع او نیکے تقاصر کا مثال کی	
مری خبر میں ہیں سب ہر کی ٹھکانے کی ہر سب باتیں	خدا را کھول دین سب شہنشاہ کی	
۴	عجب کیا ہے فریح زار کے یہ دلکشین نامے	۴
	پلٹ دین قدرت باری سے کایا ساری محفل کی	

قصیدہ پسندیدہ موسوم بہ کارنامہ ازل و زائل اور وقت و بخت  
عشق الہی نہایت جناب رسالہ شہنشاہی کی طرف سے شائع ہوا

ازل میں تھی ادھر برہمی نگاہ ناز قاتل کی	ادھر تھی سب کچھ اچھو نہیں پیر و پادشاہ کی
وہ چھل بل اللہ اللہ خیر ابرو سے قاتل کی	کہ جھکے ہر اشار سے پیر و پادشاہ کی
سر مقتل روانی دیکھ کر شمشیر قاتل کی	اوجھلتی کو دتی تھیں شمشیر شہنشاہ کی
وہ مقتل حسین تھی گم تھی دنیا کے قتال کی	جہاں کشتوں کا اردو نہ رواں تھی قاتل کی
کشش کتنی تھی پیہم مجھ سے میرے جذب کال کی	تلاش میں جلد کا ناز و سحر تھی قاتل کی





تشیق تھی جو فطرت اپنے نمونہ زبان میں لکھی  
 دو قامت ہے قیامت اک صبا جسکے صبا لکھی  
 وہ زمین جسکی خوشبو شہ غذا اوس بارسا لکھی  
 خوش چرخ برجان میں رنگشت قاتل کی  
 مبارک زاپردن کو ہر گز عقدہ انام کی  
 بڑی تھیں درطرح صحت میں جنکے شستیان لکھی  
 سخی اوس گل سے دم خست پیہفت عنادل کی  
 نکیر میں آپ پہلے دین خبر کچھ میرے قاتل کی  
 تجلی وہ سرخ چرخ نور رشک ماہ کامل کی  
 بچھی وہ قالی شانہ اوس پاک محفل کی  
 کہوں کیا کیا میں اوس خوشنوا بجا محفل کی  
 پڑا تشارچہ چکر میں حقیقت کیا مرے دل کی  
 پسفلی شیخہ درجن کی وہ علوی ادنی منزل کی  
 کر ورون ڈھلانی تھیں تشکیل دھڑلہ مشکل کی  
 سخی سب کو دی ہوئی گوجان اوسی خلاق عادل کی  
 دم دور است اولاد آدم کی صفین دل کی  
 جنین لوجھو گئی ہے اوس اچھوتی شمع محفل کی  
 بیان ہیں دلربا جن گلرخی مورین گل کی  
 ملی تھی جنکو سب سے پہلے دولت فیض کامل کی  
 کوئی اوتار کتا ہے کوئی اولاد اوس لال کی  
 وہ رتھے انسان کامل تھی یہ او کی مائیت لکھی

خبر لیا کہ کوئی کچھ اپنے ہرے کی نہ محل کی  
 رہتا ہے سہرے تیرے شاہان جسکے منزل کی  
 جانتے ہیں تیرے تیرے جو رنیرے مان کی  
 کہ یہ کیم بل رہتا تھا جس سے ہر گزہ دل کی  
 کچھ اوس کشاش تیرے ہر اک عقدہ دل کی  
 زنجیر ناعزا اونکو نہ بردا اونکو سارے کی  
 ہزاروں کرتی تھیں نالے تو اکھون بھرتی تھیں ہلکی  
 بھرا اسکے بعد کچھ ہرے دل فردوس منزل کی  
 دیر تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہو پادوس نو منزل کی  
 بازوی عین کی تھی فرش جسکی سخی منزل کی  
 بچھ چکی دست تدرت سے وہ پانچ تھی منزل کی  
 ہر اک نوبت ہر اک نوبت پانچ تھی منزل کی  
 سبانی اپنا سوتہ میں کشدین میں رکشہ کی  
 اک انگشت اشارت تھی ادھر صناع کامل کی  
 نفوس خیر میں گوی ہے روح انسان کامل کی  
 چکو رہیں تھیں ہلاگردان اسے ماہ کامل کی  
 بچھا نیکے رہیں بچھی رہتے اونکی لگی دل کی  
 جدا ہی اوسکے ادکے سن میں ہے حق دبان کی  
 وہ تھیں جیسوں کا پھر دین کی چندا کی تھیں دکان کی  
 گاہے ہوا تو رہے نہ اند اوپر صفا انسان کامل کی  
 عبادت تھی ہو سکتی نہیں جن کے نہ پائل کی

عبادت کا کمال اعلیٰ صفت انسان کامل کی  
تھیں یہ سب طاقتیں انہیں ایسی اک فرد کامل کی  
وہ ان تھی چھبروں کی فوج دشمن کے مقابل کی  
مقدم ان سے اقرباؤں سے ضواک حق نما دل کی  
وہ تھی کیا روح تھی اوس راحت جان بہت دل کی  
نہیں قرآن ہے اک تفسیر صرف انکے فہم کی  
مری تھی اصل ہی کیا اور حقیقت کیا مرے دل کی  
مذہب جنکے عالمی تھے کمون کیا انکے میں دل کی  
عطا انسان کو کی دولت جیسا بنے عشق کامل کی  
آجہ کو حسد پیدا ہوا حسرت ملا ناک کو  
وہ ناری سے نہ کرتے سرکشی آخر تو کیا کرتے  
وہ اول کی سرکشی اول کو نہ ہو ہم کو مبارک ہے  
نہ چڑھتا آئینہ پزیرنگ او سے ہم صاف کیوں کرتے  
نہ ہوتا رہزانون کا ڈر تو سیدھی راہ کیوں چلتے  
نہ آ اگر اگر چھپرین ہمیں سو اس شیطانی  
بتھارا ہے عدو شیطان ہم کو زندہ رکھتی ہے  
فرشتوں کی پہوئی عظمت جو نذر سجدہ آدم  
یہ جو کچھ ہو رہا تھا دکھتی تھیں وہ مری آنکھیں  
وہ دل شکل صدف لب تشنہ یک قطرہ وحدت  
وہ دل ساتی کی صورت رگڑی تھی ہمیں جو کچھ کر  
وہ دل جب کا سوید منتخب یک نقطہ وحدت

یہی تھی قوت جان اونکی ہی اونکی غذا دل کی  
اوس کی تھی مدد حامی بھی ہر اک حل مشکل کی  
سیان بھی بندروں کی فوج تھی اون کے قاتل کی  
اُسی سے ملتی جلتی تھی ضیا اوس ماہ کامل کی  
پڑی تھی جسکی خاطر سے بنا اوس پاک محفل کی  
خبر دیگر مصائب میں بھی ہے اونکے فضا کی  
یہ نعمت لاکھوں خوش بختوں نے بھگتھے جل کی  
کہ کیا کیا کر گئی اون کو نگاہ ناز قاتل کی  
تہ وبالا ہوئیں جن و ملک کی کشتیاں دل کی  
چلین سب کچھ پلین چالیں لیکن سہمی باطل کی  
یہ نوری تھے رہیں دل ہی میں اونکی حسرت کی  
وہ اونکی دشمنی صفت ہے اپنے خشیہ دل کی  
نہ ہوتا ڈرنے کا ڈر تو حاجت کیا تھی سائل کی  
ضرورت کیا تھی ہم کو رہبری پیر کامل کی  
نہ ڈر ڈر کر کرین گیل ہم اپنے مشاغل کی  
عداوت یہ ہمارے آب دبا دوش و گل کی  
دوا شافی یہی تھی علویوں کے زعم باطل کی  
بندھی تھی مکمل کی ساتی یہ لیکن دیدہ دل کی  
سہمے اتنی قید تن میں جسکی حالت مرغ بیل کی  
وہ دل ساتی کو تھی منظور دلاری بھی جس دل کی  
وہ دل سودا سیان حق کو بھی حسرت تھی جس دل کی

اودھروہ مدد بھری آنکھیں ادھر پر جام دل میرا  
 نشے میں اوس محو سیرنگ میں چو بیرون تہیک  
 میں اوسکو دیکھتا ہوں اُسٹو سے عرش پر ایسا  
 یہ میری بات سنکر تجکو حیرت کیوں ہے اے ہوم  
 نہیں اس سے کہ تو ہے دہشت میرا بلکہ دہشت میں  
 انھیں جانے دے دنیا میں نہیں ہر کوئی شے ایسی  
 یہ جتنے مختلف ہیں رنگ جتنی مختلف شکلیں  
 پھر انکے جینے مرنے سے بھی ثابت ہے کہ ہر شے ایک  
 بقا ہے ایک اوس کی سستی آزا و مطلق کو  
 اوسکے نور وحدت نے کم و بیش اک جھلک اپنی  
 وہی ہواک جھلک اوس کی کلید معرفت اوس کی  
 جمادی ہو نہاتی ہو کہ حیوانی کوئی شے ہو  
 یہ دنیا در حقیقت اک تماشا گاہ قدرت ہے  
 عدم ہو باوجود ان سب کا اپنے ہاتھ میں رکھا  
 طبیعت کس نتیجہ پر بالآخر میری پہونچی ہے  
 حقیقت میں یہ بنیا اور مافیا میں سب فانی  
 ہمارا ہنساک اس چند ساعت کے تماشاے میں  
 تماشا اوس کی قدرت کا جو کچھ تو اون آنکھوں سے  
 نہیں بھی لایکے، الاولین کا دے سبق یا رب  
 یہ سورج اور یہ چاند اوسکے قدرت کے نمونے ہیں  
 غرض ہر شے یہ صرف اوس ایک ذاتی تعریف نے

چلی آتی تھی چھن چھن کر مرنے لینے دل کی  
 وہی ہر روح میری آب و بارہ کشش و گل کی  
 کہ جیسے دیکھتا ہے شکل تو اپنے مقابل کی  
 میں تجھ میں دیکھتا ہوں صورت اس خوشحال کی  
 نظر آتی ہے مجھکو سورت اوس سلطان عادل کی  
 نہیں آئینہ صنعت جو اوس صنعا کمال کی  
 جدا گانہ ہیں ثنائیں ایک شاہنشاہ عادل کی  
 اوس کے ہاتھ فردائے مجاہد کی مداخل کی  
 جو ہے بانی ہمارے سستی موہوم و باطل کی  
 اس اپنے عالم کثرت کے ہر اک شے میں شامل کی  
 وہی ہے دورین یا خوربین ہر باخبر دل کی  
 یہ نعمت غیر حق ہے کون جس سے اوسنے حاصل کی  
 اگر کی فکر سہلانے کی بھی تو اپنے ہی دل کی  
 جسے جا تو رحمت در نہ زحمت اوس پنازل کی  
 نہیں سستی ہو کچھ اس سستی موہوم و باطل کی  
 پھر ایسے دل نگا نا بھی ہے ذلت باخبر دل کی  
 خبر دیتا ہے ہم کو قیدیان چاہ باطل کی  
 خلیل اللہ کے دل نے جس سے تہ کی بات حاصل کی  
 نہیں بھی مہر و مہر سے دے سنا اپنی نور سزا کی  
 نہیں تمیز ہے اوسکو مگر کچھ حق و باطل کی  
 نظر اسکا دی لا کر اوس پر مرنے دیدہ دل کی

نہ صرف اس کے تصرف بلکہ دل کے بھی تصوف نے  
 تصرف اپنی وحدت کا وہ اس قدرت کو بردہ میں  
 نہیں باقی رہیں گے جبکہ اس کے دیکھنے والے  
 جنہوں نے عالم قدرت کو دیکھا چشم وحدت سے  
 لگا کر جس نے دیکھا اس کو علم و عقل کی عینیک  
 ثقیفوت کی نظر سے ہم گرد مکیں تو مکیں گے  
 نہیں ہے کوئی جگہ فعل اس حکمت سے بھی خالی  
 عسیٰ اے تگر ہوشتیا خبر ہو یہ دیتی ہے  
 یہ دنیا دار فانی ہے تو دار امان بھی ہے  
 ذرا سے بچ نہیں مگر اپنے فرض کر بیٹھے  
 ذرا سی بات پر اپنے پڑوسی سے بگڑ جانا  
 ذرا سی چوٹ کا بدلہ کسی کی جان سے لینا  
 کسی کی کامیابی سننے کو یوں منہ کو چڑھا لینا  
 ہوا میں ہلکی ہلکی بھی ان اخلاقی جرائم کی  
 پھر ان جرموں کا کیا کہنا جو دخل میں کیا تیر میں  
 غرض یہ ہو نہیں سکتا کہ ہم بد فعلیاں کر کے  
 رہ تو حید سے مطلب ہے میر تو فقط اس سے  
 وہ جن کی ذات اک تکوین عالم کی ہوئی باعث  
 وہ جن کی ذات نے تنہا کائنات کا توڑا حلیم آکر  
 وہ جن کو ناز تھا عبیدیت خلاق عالم پر  
 وہ جن کو خلعت محبوبیت حق سے عطا کی ہے

یقین اسکا کرا کر حل پر میری نعت شکل کی  
 دکھا سکا بہت کچھ جتنا کہ اسکی ہر خوشی دل کی  
 اولٹ دیکھا نقاب اس سستی مہوہوم و باطل کی  
 بر آئے گی ازمین کی عاقبت میں آرزو دل کی  
 کیا وقت اس نے صنائع مفت اور سخی باطل کی  
 بیدار شے میں ہر اک حالت میں شان اس کا کیا فعل کی  
 کہ حسین مصلحت مفعول کی دخل نہ شامل کی  
 کہ ہے عقیقی کی سانی کڑی اس سخت منزل کی  
 سند صبر و رضا کی کیوں میں ہم نے نہ حاصل کی  
 ذرا سی عیش میں سدہ چھوڑ دی اپنے مشاغل کی  
 ذرا سے بچ پر تو میں اقارب کی امثال کی  
 ذرا سی کھوٹ پر دولت کسی ارمان بھرے دل کی  
 کہ انکے مال کی چوری گویا دینے حاصل کی  
 حقیقت میں میں سب دشمن چراغ دیدہ دل کی  
 رہ میں سنگین تو میں اذکی سرائیں بھی مقابل کی  
 کر میں ہمت اور توحید کی قطع منازل کی  
 رسول پاک نے تشریف کی جسکے مراحل کی  
 وہ جنکے نور نے خاقان میں سبقت سب یہ حال کی  
 وہ جن نے نور نے تاریکی تکفیر نازل کی  
 وہ جس نے قدر کی فقر فخری کی نازل کی  
 وہ جن کو بھیج کر دنیا میں رحمت اپنی نازل کی

<p>ایا زاون کو بناوے گا جو محبوبی سے منکر جو ششلیں دل سے حالات آپکے کل زندگانی کے خلافت اور انبیاء کے ہر طرح کے ظلم سہنے پر اسی باعث سے حق نے آپکی بعثت کے بعد اب تک ہے ثابت اس سے اور کما رحمۃ اللعالمین ہونا چھپا تھا شاہد وحدت جو شریعت کے چالوں میں سوار فکے تباؤ کون او سے پہچان سکتا ہے دکھا دین آپکی خود چل کے براسن دامان راہین مجھے اون پر تعجب ہے جو سنکر معجزات اونکے خدا کو مانتے ہیں قادر اور محبوب کو اسکے اگر یہ مان بھی لیں ہم تو کیا مجبور ہے قدرت وجود و قدرت خلاق اکبر سے جو منکر ہیں</p>	<p>کہ اوں نے کس طرح محمود سے عزت یہ حاصل کی رہے باقی نہ اونکو اس میں گنجائش دلائل کی طبیعت اپنی امت کی تہذیب ہی یہ مانل کی پلا سے آسمانی اپنی خلقت پر نہ نازل کی خدا نے جسکی بابت اپنی ایک آیت بھی نازل کی دکھا دی بیرون کو صورت اس اور نشان کی شب معراج جسکی دولت دیدار حاصل کی شریعت کے طریقت کے حقیقت کے اجل کی کھڑی کرتے ہیں بے بنیاد و پواریں مانل کی سمجھتے ہیں وہ اک تصور پر جان بکریں کی کہ دے مٹی کو طاقت شق صدراہ کامل کی وہ جو چاہیں کہیں ہر اونکی منطق ہی خدا کی</p>
--	--

مے	بھروسا ہے خدا کے فضل پر بے شک پیغم اپنا گر ہے تقویت بھی اونکی جہد و جہد کامل کی	شعاع
----	--	------

قصید ثانی موسوم بہ ہنگامہ شش و شہار فوق شوق دیدار الی ولعت  
رسالت پناہی صلعم معروضہ ۱۹۲۲ء

<p>مفاعیلن - مفاعیلن و کھاوے اسے سمند طبع جو ہر وقت آخرین خوشی ایسا ہو ہر مطلع انوکھا شان داور میں بھرا لیا تو ہر یک مطلع نصیب ہم پر ہیں</p>	<p>مفاعیلن - مفاعیلن کہ لینا ہے تجھی سے کام کلہہ میدان شش و شہار میں نہ ہو جیکے مقابل کا کوئی دیوان شش و شہار میں کہ چٹکلیں داغ جیکے مطلع خورشید خاور میں</p>
--	---

لکھا ہے نیکے بد جو کچھ ازل کے پاک دفتر میں  
 مرادست جنون کل عرش کو لایگا چکر میں کہ  
 میں دیوانہ ہوں ادن زلفوں کا ہے سوا مرے سر میں  
 نشہ ہے اوس مگر سیرنگ کا اتناک مرے سر میں  
 بھری ہے لو اوسی شمع تجلی کی مرے سر میں  
 خلیل اللہ کی بسم اللہ اللہ اکبر میں  
 غم دوزخ کسے شوق تھا ہے رب اکبر میں  
 مٹے ہیں جو تمنا ہے تقائی رب اکبر میں  
 چلو اے شمسارون پیشگاہ رب اکبر میں  
 اثر ہے وہ ہمارے نعرۃ اللہ اکبر میں  
 یہ گوے لا الہ کیا ہے جو میدان محشر میں  
 ہمارے نعرۃ کبیر کی گونج ارض محشر میں  
 قیامت کی وہ گرمی آفتاب روز محشر میں  
 خار بادہ دشمن جو تھا اسٹا ہوا سر میں  
 وہ زلفیں جو ازل میں بھی تھیں نسا کے عطر میں  
 حکیموں کو ہے سکتہ حکمت خلاق اکبر میں  
 بہت غوغائی اے اور گئے اس بحر اخضر میں  
 وہ خالق جسکی خلقت کا شمار اتناک ہے چکر میں  
 وہ اول ہے ہر اول میں وہ آخر ہے ہر آخر میں  
 وہی دیتا ہے انسان کو جو لکھا ہے تقدیر میں  
 کیسی نامرادی کا اثر کیا حکم دادر میں

لکھ اٹھا ہوں کبھی اپنے جنون کے جوش افر میں  
 نہیں باقی رہے گا تار جب دامن محشر میں  
 اثر ہے جن کی بڑے خارجی کا مشک و عطر میں  
 جو بھر بھر کر مرے ساقی نے دی نکون کے سحر میں  
 دماغ حضرت موسیٰ بڑا تھا جس سے چکر میں  
 جو سودا تھا وہی لایا ہوں میں بازار محشر میں  
 کھلا ہے زرگستان آج میرے دیدہ میں  
 اونھیں پروائے جنت خوف دوزخ کیا ترش میں  
 دکھاؤ کرت اپنے اپنے جولان گاہ محشر میں  
 بجھا دیکھا یقیناً آتش دوزخ جو دم بھر میں  
 رہے ثابت ہمارے ضرب الہ اللہ اکبر میں  
 عقوبت کے فرشتوں کو نہ کیا لایگی چکر میں  
 یہ ٹھنڈک ابر رحمت کی ہمارے دہن تر میں  
 وہ آج اتر ا حضور واداد اور محشر میں  
 انھوں نے روح بھر بھونکی ہوا سے صبح محشر میں  
 کرے پیدا اسمند رہیں جو موتی نعل پہر میں  
 نہ پہن پنا کوئی تہ پہاڑ کی قدرت کے سمندر میں  
 وہ رازق جسکی روزی روزی ہوئے جہن میں  
 وہ باطن ہے ہر اک باطن میں انظر ہر ہر ظہر میں  
 نہیں تھا چشمہ آب بقا جنت سکندر میں  
 کھنٹی شداو کی جان جنت شداو کے در میں

بڑھونگا میں ہر اک مطلع بنا کر عرض کو شرمین  
 کہیں گے سب یہ میرے ہم نوا آہنگ خوشترین  
 ہمارے نام اگر ہونگے گنگا روٹکے دفتر میں  
 ہمیں اس کی خبر بھی کچھ نہ ہوگی شرمین  
 شفاعت اُمت عاصی کی گھر کی بات ہے گھر میں  
 تماشایا بنیایہ مژدہ سنکر آکے چکر میں  
 خلاص اپنی کراپی آپ نے اُمت جو دم بھر میں  
 ہماری اُمتیں ہیں منکر ان رب اکبر میں  
 مگر ہم نام ان سب کی بھی انسانوں کے دفتر میں  
 برابر کا اٹھیں بھی اپنی اُمت کے برابر میں  
 یہ سن کر آپ اسی دم جانگے دربار اور میں  
 یہ درج محبوب کے محبیت کی قلب اور میں  
 غرض وہ یا کے اذن اسکا خطاب سب اکبر میں  
 جواب اسکا ملیگا اولاد حروف روح پرور میں  
 نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ اذن لوگوں سے دم بھر میں  
 کھیلے گا یہ بھی راز ابد میں اور میں  
 فرشتے مجھ کو جب لیا جائیگے دیوان شرمین  
 ذبیح محشر آشوب آگیا آشوب شرمین  
 وہ خود ہونگے شفاعت خواہ سرکار ہیر میں  
 کہ کب خارج کر کے آپ نے دربار اور میں  
 شفیع المذنبین بھی ہے محذرات سرور میں  
 کہیں گے ہو کے حاضر ایک سرکار اہل میں  
 ہماری بھی مدد فرمائیے کچھ آن شرمین  
 ہماری اُمتیں ہیں بانیان فتنہ و شرمین  
 یہ مذنب ہیں شفیع المذنبین ہیں آپ شرمین  
 عطا فرمائیے حق شفاعت آج شرمین  
 نگہ میں شرم اور ہوگا چلوں نطق چکر میں  
 اثر جو کچھ کریں گی دیکھ لیں آپ اپنے دلبر میں  
 کرینگے عرض وہ ہو چکا تھا جو کون مظهر میں  
 نہیں ہر فرق گویا غیر رب محبوب اور میں  
 کہ درون ہونگے داخل سایہ غفران اور میں  
 کہ رحمت کی صفت غالب ہے ہر پڑا اور میں

۴	ذبیح اسکا بھی ہو جائیگا پیر نصیب کو	شعبہ ۳
	شفاعت تھی ہر اک اُمت کی غفی ذرات سرور میں	

عرض حال و حضور ایزد متعال جل جلالہ مصنفہ فوری ۱۹۲۳ء  
 مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین مفاعیلین

<p>تڑپتے ہیں وہی اس عالم کثرت میں درشن کو          مسلط کر دیا ہم پر اوسی خوخنوار دشمن کو          کیا مخصوص ہم سے بھولے بھالوں کے نشین کو          مگر رنگ وفا او میں نہیں ملتا ہے درشن کو          مگر ہر سو سے ہیں لپٹے ہوئے خاراؤں کے دہن کو          سمجھتا ہے جو اپنا صیگاہ اس سارے گلشن کو          غرض گھیرے ہوئے ہے وہ تمامی صحن گلشن کو          بچاتے کیونکر اوسکے حیاں سے ہم اپنی گردن کو          تو تیرا نام لیکر ہم نے پکڑا تیرے دامن کو          عطا کی۔ صبر کی توفیق یا دی ہاں دشمن کو          جو ممکن کر دے ناممکن کو۔ بن ٹٹن کر دے ان بن کو          غم عقبہ کے پھندے سے چھوٹا دے اور گردن کو</p>	<p>پڑوس اپنے عطا کی کھلی جھین فردوس مسکن کو          ازل میں سجدہ آدم سے پھر جس نے گردن کو          حقیقت میں جو خاستان ہے اُس دنیا کے گلشن کو          بہت خوش رنگ اور خوش وضع ہیں خبر بھول اوسکے          کہیں دلش ہے بواؤ کی کہیں دلش ہے رنگ اور نکا          اوہرا و نکا فریب چٹن۔ اوہر شیطان کی چالین          جدھر دیکھو اوہر بھیل ہوا ہے دام مکر اوسکا          جہاں جینا جہاں مزا جہاں شام و سحر کرنا          مگر جب جب بلاؤں میں ہوئے ہم مبتلا یا رب          مدد تو نے ہماری کی ہے بیشک ہر مصیبت میں          سوا تیرے کہیں کس سے سوا تیرے ہے کون ایسا          تو ہی ہے داؤد و محشر۔ تو ہی مالک ہے اُردن کا</p>
---	---

شعر	<p>و گر نہ یہ فریح خنج شوق لقا تیرا          بلایا جائے ہر شام و سحر دوزخ سے درشن کو</p>	۹
<p>یہ نظم بطور قصیدہ کاغذ پر تاریخ ۱۹۲۳ء میں باطنی خیالات صحیحہ میں برصالحہ دیپا و          عقلی میں نے ایک سہ ماہی میں تیار کی</p>		
مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن	<p>کہ دھولے مصیبت کے داغ میرا دامن تر بھی          نگاہ مہریم پر اسے ہمارے سینہ پر وری بھی          مجھے تو دیکھنا ہے قد آدم قدر دلیر بھی</p>	<p>برس جا اے مرے ابر کرم اکبار مجھ پر بھی          سوا نیزہ پر جب ہوا آفتاب روز محشر بھی          یہاں طوبی۔ وہاں دنیا میں تھے سرو و منور بھی</p>



وہ قامت ہے نہ جی یہ قیامت ایک ٹٹو کر بھی  
 سروں میں جنکے ہے سوداے گیسوئے منبر بھی  
 انھیں کیا موت کا ڈر وہ نہ مرتے ہیں جو کر بھی  
 جنھیں ہے لاشیں شوق لقاے روئے اور بھی  
 وہ عادل ہے وہ باذل ہی ہے وہ حاکم ہے نہ داور بھی  
 ہمارے سرور عالم بروز جنگ خیر بھی  
 پھر اونکے نور عینیں داما میں دو عالم پر  
 حین میں خوشنما پاتے ہوتے جتنے دفتون کو  
 اگر خالص طلا چوٹیں بھی زر گر کی دسہ سکتا  
 پھینکے ہیں دل مشاق کے پھول و سکے گلشن کے  
 پھر انھیں اوسکے کو بچے کی ہیں اونکی گرم بوڑھن  
 وہی ابرو ہلال عید سے بڑھ کر طرب افزا  
 ہے غارہ اوسکے چہرہ کا لہو اوسکے خمیدہ کا  
 یہ جتنے غنا غم چھتے ہیں انکے دیدہ دل میں  
 اوسی نسبت سے جس جسکو مداحین جیتنے ملتا ہے  
 مگر ان کے سر نہ ملتا ہے جو عبرت قناعت میں  
 خلافت اسکے ہوس ہے جنگے دلیں ملک دولت کی  
 میان ہر چند دو تہمند بکر سہل ہے رہنا  
 وہ بین نشانہ اذین جو گزیرے ہونگے اپنی ہستی سے  
 رہا کرنی ہے انکی باگ انکے نفس کے ہاتھوں  
 غرض اس سے نہیں قبول ہا بڑ ہے کہ اجا کر

وہ قامت جسکے قد قامت کے بندے ہیں سپر بھی  
 وہ اوسکے ہیں کھلونے اور اوسکے نانہ پرور بھی  
 ہوا لے کو چھ گیسو ہے اونکی روح پرور بھی  
 سنیں پروا انھیں جنت کی دوزخ کا نہیں ڈر بھی  
 مزہ ملتا ہے خنکوار کے حق میں ہے ستمگر بھی  
 کرے اپنی تیغ اور سپٹ سے بانہ سے تیر بھی  
 مصائب جس قدر ٹوٹے نہیں ٹوٹے کسی پر بھی  
 تراشی جاتی ہیں اون سب کی فاضلین برگزین بھی  
 کسی محبوب کے کانون کا بن سکتا نہ زیور بھی  
 ہگوئے اونکی خاکوں کے ہیں سرد اوسکے صنوبر بھی  
 بلا میں اوسکی زلفوں کی ہیں اونکی روح پرور بھی  
 وہی ابرو ہیں شتا قون کے تھین تیغ و خیر بھی  
 ہے مہدی اوسکے ہاتھوں کی وہی خون گوتر بھی  
 سمجھتے ہیں وہ سب کو کاوش ترکان دبر بھی  
 مصائب جھیلے ہیں خاصگان رب اکبر بھی  
 نہ لیں وہ اوسکے بدلے تخت و ہیتم سکندر بھی  
 او انھیں دیتا ہے وہ مال منال و خیل و لشکر بھی  
 مگر دشوار ہے رہنا کسی کا حد کے اندر بھی  
 وہ ہیں نادر چوٹیں انکسار اور ہون تو انگر بھی  
 چہرہ کو اسنے چاہا چلے یے یہ اوسکے چاکر بھی  
 کرینگے اوسکا کھنا خرب ہو سکا را اگر نہ رہی

رسپ یا آبرو جاتے بنے یا عاقبت بگڑے  
 ہزاروں واقعات اس طبقہ اعلیٰ اور ملین  
 غذا اور کئی بے بڑھیا زیور ولبوس بھی بڑھیا  
 نہ مذہب کی انہیں پروانہ اور کچھ نیم عقی  
 کوئی پوچھے تو اسے چنے دین یہ نہیں تم کو  
 رہا اک طبقہ ادنیٰ جو مزدور و کسانوں کا  
 خورد و پوش انکا و ملے یہ خود بھی لائے تانے ہیں  
 نتیجہ جس سے یہ نکلا کہ دنیا کی لطیف اشیا  
 لطیف اشیا پر ہوتا اگر مدار زندگی اپنا  
 او دھر ہے طبقہ اعلیٰ کا ظاہر خوشنما جنت  
 وہ صنف اولین انکا جو محدود انبیاء پر ہے  
 مگر کتنی ہیں ادنیٰ تالیس رب نہیں صنف سے  
 شب حراج اولوالعزم انبیاء کی کیا نہیں رہیں  
 وہ انہیں کون ہے تنگ کر کے جتنی ہمت ہے  
 ہمارے سرور عالم نے کیا کیا ظالم سے  
 وہ انہیں کون ہے جس نے پاک کر لیے اہل اک  
 وہ انہیں کون ہے فاقون پہ قاتے جبریل و جبرائیل  
 وہ انہیں کون ہے جسکی گزری ہو ایک کالی پر  
 دعا ان کون ہے جتنے دعا چیرا رہے ہیں  
 وہ ہے کون انہیں چنہ سورہ منزل آیت میں ہے  
 وہ ان میں کون ہے جو یکے کے ساتھ ہیں

کر نیلے نفس کی خواہش کو پورا بھی کر بھی  
 نظر آئیں گے ایسے گر کریں ہم غور و مہم بھی  
 سواری اور کئی بڑھیا اور بڑھیا اور کئی کو بھی  
 انہیں تو عیش و راحت ہے نہیں فرست ہے بھر بھی  
 وہ لے گا مگر کے دن کیا حساب انکا بڑھیا بھی  
 یہ محنت کر کے پیدا کرتے ہیں رزق مقدر بھی  
 یہ جتنے غنیمت ہیں اتنے ہی ہیں یہ تشار بھی  
 نہیں ہیں زندگی کے واسطے انہیں اکبر بھی  
 نشان طبقہ ادنیٰ ایمان ملتا دل بھر بھی  
 اوہ ہے باطن ولہذا و کان رب اکبر بھی  
 رسالت کی نظر سے ہے نہ جنہیں فرق تل بھی  
 محمد مصطفیٰ ہیں انہیں تشار انکے رو بھی  
 نقیبوں کی طرح مگر حبیب رب اکبر بھی  
 نہیں قر خدا تازی کرایا اوں سے سر پہ بھی  
 دعا سے خیر دی ہمت کو ایوانہ وقت بھی  
 پوچھا پوچھا با حشر را در پئے ڈکریو پوچھا دیا طرہ بھی  
 نہیں فغان جی ہایت بعد فتح بدر و جبر بھی  
 وہ انہیں کون ہے مالہ زمین ناموس و خاک بھی  
 نقباء سے راہ چلنے پھرتا ہے انکے بھر بھی  
 عبادت کرتے کرتے توبہ اور شکر ہے انکے بھی  
 زوئے جبریل و جبرائیل انکے اور باہر بھی





مثنوی پیرہ بر طرہ مشاعرہ پھر اموستفادہ ۱۰ اراکتوبر ۱۹۲۳ء لغرض  
اصلاح خیالات برادران قومی و ملی - شعبہ

مفاسیلین - مفاسیلین - مفاسیلین

جو طرہ تھا تو کفنی اوس کی اسماعیل کے سر پر  
دل بسمل اور ہر اسم اللہ اکبر پر  
جھجھے ہے نازا اوسی اسم اللہ اکبر پر  
اسم اللہ کر پھر گیا پانی مرغ خورشید خاور پر  
قلم میرا روان رہتا ہے صدف اوس خط سطر پر  
کیا کہ قلم سدا بڑھانا ہے بڑا یاد اپنے سر پر  
اوس کا عکس ابوبکر و عمر عثمان و حیدر پر  
زمین پر کیا بیت اور کمانہ چلتا حیرت انھر پر  
نہرا بدن نے غذا کردی مین جانین اپنے دل پر  
روان ہے حکم جیسا عرش و فرش دیکھ پر پر  
گلون پر جہر و صبر پر شمع پر سرور و حسن پر  
کیا قمار بازی اوس کی کیا اعتبار پر پر  
نکائی و کراہت عشق کی اوس کی مظلہ پر  
جبار بھی و غیر اوسے اپنے تواریف کے سر پر  
کدام خرب اوکے اپنے نفس مارہ کے اڈ پر  
کربا قی پھر گیا اوکے متاع و عذرت و قدر پر  
پونہ سے چھو کا سیلاب آخر مرید وہ پھر کے در پر

خیر اللہ کی بسم اللہ اکبر پر  
سے قاتل مرا سر لوٹے اور نہ تھا تیرے غم پر  
دیر دس کھولا جس نے میری جان مضطر پر  
فرشتوں اک تیرے لغو اللہ اکبر پر  
ہوا ہے ختم دن کا اک کنارہ حوض کوثر پر  
پہر و سب کو پاپا ہے شمع روز محشر پر  
پراغھا سایہ سخن جو رسول پاک گوہر پر  
نہرے گیتے اسقہ رازگاران انسان کے سر پر  
ربا دل حیر کو اچکا شکوہ تیرا کس شہر سے  
پراغھا لبرت نسبت کیا پچان مٹی کے تلون کو  
دہ و نہر جس نے ڈالکس شان ولبر ہی اپنا  
چشمہ سار دی غلہ تصاحب آیا شریعت و احکام  
ایک کر کا ملکیت کی خطا اپنی محبت کی  
ایکے دین والے تیرے ہی عبادت کی  
جہاں سے تیرا لبرت کیا بیچہ کو اور غلام پر  
دینا تیرا پانچ تیرے دینے والے ہوں گے  
جہاں سے تیرا لبرت کیا بیچہ کو اور غلام پر

مگر ہاں کوٹ سے غالی مجازی عشق ہے جنکا  
صنم کی حرکتوں کو جو صدر کی حرکتیں سمجھے  
مگر گزرے ہیں کتر اوقات اس حرم میں ایسے  
بھرا ہے ورنہ کل قرآن اس اعلیٰ ہدیت سے  
مجازی میں اگر تل بھرے خوش نفس کی شاٹ  
سبق اس کا جو لینا ہے تو جا کر قس لینا  
مہی اک ہر جو جویت میں بول اٹھا انا لیلی  
اسی اک نے مجازی کو حقیقی کر دکھایا ہے  
جسے عشق و محبت سے ہم اب تعمیر کرتے ہیں  
بیان تک ہو گیا ہے ان پہ قابو نفس شیدان کا  
وہ قومیں ہیں جو منکرفات حق سے آگاہ نہ ہوں  
خدا کی یہ عبادت فرض جن لوگوں کے مذہب میں  
کرشن اوتار رام اوتار اور اوتار میں جتنے  
نہیں ہے استبار و تقی جن کو نہ بھلاؤں کو  
نزدل انکا ہو یا اوتار انکا ایک ہی ہیں  
کہ یہ آکاس یعنی عالم بالا سے اتنے سر میں  
تو کیا یہ فرق ہم میں اور ان میں ہے کہ وہ از خود  
نہیں ہم اور وہ دونوں آئے ہیں تجھے تبارک و تعالیٰ  
یہی دل تھا یہی اوکھا و مانع اور گنگا جو آگھنا  
بنی آدم پر اوکھا ہو گیا ہے جس نے غیبی  
انھیں اہل لا و حق یعنی اہل حق و حقیقت میں

نظر جن کی صنم سے ہے صدر کی شان برتر پر  
کرے محمول شان او کی جو شان رب اکبر پر  
جو مخلوقات سے پہونچے درخلاق اکبر پر  
کہ معنوعات سے پونہچو ہر صناع برتر پر  
رہ تحقیق میں غالب ہے وہ ستر سکندر پر  
وہی خالق ہے اس عالم کے ہر ہنر سے ہنر پر  
جگہ دیتے ہیں جسکو بعض انا حق کے برابر پر  
یہی اک ہے جو قطرے سے ہوا فایز سمندر پر  
یہ نفسانیت انکی ہے سوار ایک ایک کے سر پر  
سلط حبقدر ہوتا ہے آقا اپنے جا کر پر  
مگر وہ لوگ ہے ایمان جنکا رستہ اکبر پر  
خدا کا بار الفت جن مزاہب میں کہ ہے سر پر  
نزدل اہل و علیٰ ہوسنی ہر چیمیر پر  
ہے میرا رخ تو ان الفاظ کے حرفوں کے جوہر پر  
ارتے ہیں بوقت غریبوں طبع سخن پر  
مگر اترے ہیں یونہی ہم بس اس فرش مشعر پر  
زمین پر اترے ہیں اور ہم اترے ہیں حکم رب اکبر پر  
چلنے کو وہ چلنے کے لیے ہم حکم داور پر  
ہماری طرح سے چلنے والے ہیں نازان اس گل اتر پر  
جنی آدم کو مائل ہے جو کل مخلوق داد پر  
نہی لیتے ہیں فیض انکا جو عادی ہر چیمیر پر

لقیں ان باتوں کا گناہ بہت رب اکبر پر  
 نہیں اس سہارے گم و سرگرداں کا و تر پر  
 روزه تا بخور اوس کی نظر پہ ہر مصور پر  
 ہے حاوی علم حسیب از سکا ازی رازِ مہمان تر پر  
 وہ عارفی ہے دلچون کے نیک تر حالات و بد تر پر  
 نہیں آتی ہے صادق کوئی اور مار اور پیر پر  
 کھوسا رکھتے تھے ہر کام میں سب ان داور پر  
 کیا کرتے تھے ہر سون اوس خدا کے پاک کے دیر پر  
 فرشتے رشک کیا کرتے تھے جس کے مقدر پر  
 خدا کی مصلحت کرتی تھی فاش اپنے پیغمبر پر  
 وہ بندے تھے جو فائق خلقتِ خلاق اکبر پر  
 ہا ایسا سب کی مہنی تھی تو ہی تو جیسا داور پر  
 ادبی بولی میں تھی اوس ملک میں غالب جگہ کھر پر  
 حکم تھی جو تلامذہ تھی تلمیذ و حق و حق پر  
 لکھ کر نے خدا کی کا گمان اپنے پیغمبر پر  
 لکھ کر نے وہ پونا ان کی دھڑوں کے چکر پر  
 نہ کہ زبانیں پر اگر کسی اسکے پیکر پر  
 نہ کہ گون گون تلمیذ تلمیذ تلمیذ تلمیذ پر  
 ہا تو ان کے سب سے بڑے تھے تلمیذ تلمیذ پر  
 لکھ کر نے وہ پونا ان کی دھڑوں کے چکر پر  
 نہ کہ زبانیں پر اگر کسی اسکے پیکر پر  
 نہ کہ گون گون تلمیذ تلمیذ تلمیذ تلمیذ پر

عرب میں مبت برستی تھی بڑھکساری دنیا سے  
 چھ اسیر آپ تھے اُمّی محض اور بے پریشانی تھے  
 مگر افسردہ سی محبت ہو لاکھوں ظلم سر کو بھی  
 ستانے پہ بھی اور سب ظالمین کے نام آخر  
 خطاب رحمتہ اللعالمین جن نے جو خشتا تھا  
 نیتہ غلام اور مکے حلم و مدارق رہت مقامت کا  
 وہی تو ہیں جو یحییٰ الکیفر یا شلیٹ میرا زان  
 خدائے فضل و بخشش سے طفیل احمد فرسل  
 نہیں اس تذکرہ سے بھائیوں سے یہ غرض میری  
 افسوس سے دیکھتا ہوں کہ اس بڑھری سب سے  
 وہ دیکھیں یا نہیں تو ان اپنے اپنے پیشواؤں کے  
 اگر میں تو وہی اک ذات ہے لافنی پرستش کے  
 رہے اور تا یہ پیر اور ان کے جتنے میں سیرور  
 مگر عظمت رہی جو عام ہے۔ یہ دوسرے جو ان کی  
 نہیں تو حیدر پہ پستی جو تو دل اور تیرے گون کیہ  
 کریں غور اپنے دلیر کیا وہ اس پار کی بارانہ  
 ہے خاتمہ دوم پھر یہ نظام عساکر انکال  
 سوار اسکے اگر ایک آدمی نہ ہو تو کس  
 خدائے کمال ہے جس نے کی عقل اور کیا اور تیرے  
 تو نہ کہ ایک جگہ ہوا کہ وہ دوسرے دین اور مکہ  
 وہ عام آسمان کے تھانے کی اس پر تیرے کیا کیا

کہیت ہی بت تھے کعبہ کی ہر آنہ ہوا اور پر  
 اشتہار سے کما ہوتا بھی تو کیا کہ سے مندر پر  
 رہے پر کفار کی صورت وہ قائم اپنے محور پر  
 نہ آئی بددعا کوئی بیان روح پرور پر  
 دعا یہ تھی کہ یا رب رحم کر اس قوم ابتر پر  
 کہ یہ فتنہ رفتہ و سرت چھا گئی کثرت کے قدر پر  
 اولیٰ ہی یقین یقین اک نفس و اللہ اکبر پر  
 کم و بیش اس بھی ہے سلام قافلہ مفت کشور پر  
 تو کما کون دلیہا لشیعہ بایکون کا خیر ملک نمبر پر  
 کہ میں جن مہم جن کے رنگ ہندستان کے چادر  
 کہ میں وہ باک کہ بت تھی نہیں تو حیدر اور پر  
 ہے وہاں جب جہد سالی ایک اسی کرتار کے دیر پر  
 کہ میں وہ اونی کی عظمت اور مکے جی جہان میں ہر پر  
 نہیں ہر جہد کے گوشتا شین اور کو ہم سر پر  
 تو بہ انسان ہے قارہ اعتیاد خیر پر پشتر پر  
 جو رائے ہوں تو ان بت اور میں بھار کی اک قدم پر  
 جگہ ہے یہ پست پر ہمار قدرت ایک نور پر  
 تو ان کے تھانے اور ہر جگہ کے در پر  
 وہاں کہ ہے تھانے اور ہر جگہ کے سر پر  
 اور ہر جگہ ہے تھانے اور ہر جگہ کے سر پر  
 وہاں کہ ہے تھانے اور ہر جگہ کے سر پر





<p>خدا کا خوف اگر دل میں بہا رہے یوں بہا جائے شرف دے کر خدائے ساری مخلوقات پر ہم کو کہ ہم اپنی شرافت ہاتھ سے اپنے نہ جانے دو و گر نہ وہ فرشتے جو عین نا اہل کہتے تھے علاوہ اس سبھی کے مجھ کو روزا ہے تو رکا ہے</p>	<p>تو ہم قادر ہی ہو سکتے ہیں ا فال بدتر پر کیا ہے تم کو قادر استیاز خیر پر سب پر کھڑے ہو کر ہو کوٹے دم کہنا کی پرکھ گھر پر روا نیکے بھقین ہنکر تمہارے حال بدتر پر کہ ہم کس ٹھٹھ سے جا میں گے خدائے پاک کے در پر</p>
--	---

<p>۱۱</p>	<p>فوج اس نظم برتری خدایہ ہے دعا یری اثر پور پڑے اسکا ہر اک ملی برادر پر</p>	<p>شعر ۲۲</p>
-----------	--	---------------

<p>مشاعرہ متحککہ مقررہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۳ء</p>
---

<p>فعلاتن فعلین فاعلین -</p>
------------------------------

<p>حرف حق میں نہی شاعر شکر افشان ہوگا گوئے توصیر پر اسلام کا چوگان ہوگا عالم قدس او سے فل دیکھ کے حیران ہوگا میں وہ چوٹی دیوں کہ بڑی جہان ہوگا مرد ہوگا کہ فلک پر سے آمان ہوگا اس پر فلک بھاگ کر تیرے کمرے شرب کے دن اس کی سن سے مرے رہنے دستار سے آواز شر دل کہیں آنگہ کہ ہم ہاتھ کہیں پاؤں کہیں بس ہے ایک اوگتیت شب تنہائی میں میں ہوگا تو مری خاک کا دترہ دترہ سرخ و یوں تو نہیں ہوں ستر ہا رہا رہا</p>	<p>درس استاد ازل کا جو سبق خوان ہوگا ہوں گے ہم اور قیامت کا وہ میدان ہوگا مردم دیدہ تنزید حسیب انسان ہوگا جو کوئی اپنے زمانہ کا سلیمان ہوگا کوئی کیا جانے وہ پیدا کہ پہچان ہوگا تجھ سے میدان ہمارا سر میدان ہوگا یہ فریسن کے مرنے تو بھی پریشان ہوگا کوئی جو سا بھی بیان نہ رساں ہوگا راہا تہی کوئی نہ گئے نگاہان ہوگا دشت میں سر سر کش چشم غزالان ہوگا استخوان آن بازار سب میدان ہوگا</p>
--	--

یہ تو رخ پر مرے ٹھکڑے احسان ہوگا  
پھر جنوں بھر سے گردن دگر بیان ہوگا  
قیس کی راہ کا ہر خار بیابان ہوگا  
دل رہا آئینہ آئینہ غرقان ہوگا  
یوں ہی تاحشر مرے قایہ کا مان ہوگا  
ہونہ ہو بار کا میرے لب نسیان ہوگا  
نادک انداز ازل کا کوئی پریشان ہوگا  
اور او وہ آپ کا اک گوشہ دامن ہوگا  
کوئے قاتل میں تو کیا گنج شریکان ہوگا  
لیکے دل پھر وہ ریا جان کا غزلان ہوگا  
داد دلیگا وہ تھکڑے بوسندان ہوگا  
وہ تیرا بندہ نہ کیا ہا غلط قرآن ہوگا

آپ کے سر پر راخون بنیں رہنے کا  
بوسے قیس اوٹھتی ہٹکیوں سے مرے دہن کی  
باءت بخود ہی ناستہ لیلیٰ سرخسہ  
حبس نہ دیکھا ہے ندائی میں خدا کا جلوہ  
تیرا تصویر ہے عفا تو تصویر تیرا  
دامن چرخ ستاروں سے جو معمور ہے یہ  
میرے دہن ہے خلش کی وہ چھت پوچھو  
یا بختا شکر کے دن بھی ادمک ہا بخت تیرا  
مرے ساتھ اور ب ارمان اگر ہو گئے ذبح  
سہر دن کیا میں کہوں جگہ خبر ہی کیا تھی  
میرے شکر سے عبت ہے طلب داد سخن  
محض روئے کرتا ہی ہے جسے نوک زبان

۲۳

ہم کو تھا شکر نہ کرنا کہ وہ غلام  
تھا کہ میں نہ فرماتا کہ وہ غلام

۲۴

غزل بنام مشاعرہ شکرانہ

ایک عالم اسکان میں ہم غلام ہوئے  
تعب کیا ہے پستہ آسان پر اگر خم ہے  
کہاں ہے براں ہم کہ نہ ہم میں یہ غم ہے  
ہم نے نام نہ او نہ رہی نام ہم انم ہے  
کوئی ہم میں نہیں جگاہ وہ اس کا رہا ہے

کسی کی؟ ایسا بیان پریشانی کا عالم ہے  
اسی کے سر تو دل انوار اور عالم ہے  
ایہ سب آہ نہ شکر کہ میں تا آتشہم ہے  
ارے شکر آسان رہی نہ تو آواز ہے  
روا ہے نہ آواز ہے کوئی نہ نہیں خبر ہے

عسیر زری عسیر کا لاف غم و نشان غم اس  
 یہ جتنے علم ان دنیا کے اگر ان سے کیا جا  
 یہ تیری دہم کی سرکشی ایسے نفس میں کہ نہ تک  
 مجھے تو نے دیا ہے بقدر رزق اسے مرے و لا  
 یہ جتنی اوکھنیں پڑی ہیں کاموں میں مرے آکر  
 مٹے گئے نہ سب اہل کام کیا ہے نہ ہمارے اور کے  
 ہو چیت کر لی ہے ہر اتحاد ملک نکلا ہے  
 مجھے اس سے میں تب کبھی ہوں پھر قدم بولیں  
 مری ہے ابتداء سے اسے یہ نیکوش نظام اس جا  
 کر میں گم ہوں قدرتی تو ناشکری ہوا اس کی  
 حیات خضر پر ترقی ایشیا موت کو دون میں  
 غم و کا ہر حق ہر نحو کا ثابت ہے اور پشت  
 کہان کا جزع و فزع اسے نہ مانع ہے اس جا  
 دکھائی یہ غضب کی شاہد ہیں کیا تو ان میں  
 مجھ ابھی میں بیہوش میں ہوا اول ہوا آخر  
 جنہوں نے رستہ ہفتہ میں یہ بھی تو تیری میں  
 اہل علم سے ذرا لاء کی بھی تیرے میں قرآن سے

حقیقت میں ہر اک انسان اک نجومی ہے  
 خزانے پاک کا اک غم دوا ہے ہر غم و غم  
 میں بیدم کر کے جھوٹو کا اگر میں میں ہر دم ہے  
 وہ ہے میرے لئے زاید مگر تیرے لئے کم ہے  
 مجھ سے بدن کہ ہر دم مجھ سے تیری زلف میں ہے  
 اندر سے میں اس کے نظام میں ہر عالم ہے  
 میں معلوم انجام میں کیا ہے اللہ و اعلم ہے  
 کیا ہے میں کے مٹانے کا مگر کیا میں ہم غم ہے  
 سلمان کے حق میں نسخہ کو کسب اعلا ہے  
 یہ قدر میں جس کے اس حکومت کا ہی میں ہے  
 مرے ناکام مرے کا اگر میں دن او میں ہے  
 مرا ہر حرف حرف منفی لا دین و علم ہے  
 فریج میں تسلیم در دنیا کی ہر مانت ہے  
 لیے اہل نظر شان کر میں بھی او میں علم ہے  
 اسے نہ ہے نلور او نکا تو نور او کا مقدم ہے  
 اسے ایک ایک قدم میرے لیے اک ہر غم ہے  
 کہ اس نسخہ کے اجزا میں ہر اک ہر جزو علم ہے

خلاف اسکے اگر ان کو مل کر دیا ہے تو ان کی  
 دیکھو یہ دیکھو سن میں ہے کیا ہے

غزل شاعر نے فرمایا ہے کہ ہر اک انسان اک نجومی ہے

بتقریب عکس در معرفت الہی و نعت رسالت پسنا ہی  
بتقاضائے برادر تعلیم عزیز شیخ مشیر الدین رئیس قصبہ تالگرام

شعبہ ۳۲

فاعلاتر - فاعلین - فاعلین

۳۲

## رباعی

تھامری گزری ہوئی عمر کا دپس آنا  
کھینچ لایا مجھے پر آپ کا پانی دانا

کل مجھے تالگرام آپ کے پاس آنا  
صنعت نے زور لگا کر مجھے روکا تو بہت

اوس کے زکے غم دنیا غم بقی کیا  
جس کا قطرہ یہ سمندر ہو وہ دریا کیا  
رستہ عالم بال بال تھا وہ عالم کیا  
کھن گیا از پنہ ہر اک نتر فاؤجی کیا  
آج منہ ہے یہ عالم بال بال کیا  
ہو گیا عالم بال بال وہ عالم کیا  
کیون وہ عالم بال بال نہ سائے کا کیا  
سبب اجتماع کے تھا اس سبب کیا  
پر گنہ عالم کثرت کا سبب کیا  
نظر آتا ہے چھو اب یہ وہ عالم کیا  
نقشہ تیرا میری آنکھوں نے اتارا کیا  
جھم سے اسے پر نشین پڑے ہیں کیا

میں ہے اولی ملک الاصلی غم مٹا کیا  
مردم جس کے ہوں فرستہ وہ شمار کیا  
کس کے محبوب کا تھا وہ تھا بال بال کیا  
اوٹھ گئی جب کہ دہی راز پر پوٹا کیا  
شب معلوم فرشتوں کی یہ ہر سو سے صدا  
کسکے قاصد نے وہاں جا کے قیامت ہائی  
سایہ ذات خدا تھا قد زماں سے رٹا  
مردہ دل اس سے ہوئے نرہ تن آتش زندہ  
نور وحدت یہ حکیموں کی نظر میں یا رب  
سیر سے ظلمات کدہ دلی میں چمکے بچے کی  
تو ہی تو تھو ہر اک شے میں نظر آتا ہے  
پردہ دار ہی تری کرتا ہوں ازل سے میں تو

تیری نہ لگی ورت سے میان ہے گھر  
نگہ گل سے اگر لی تری خوشیوں نے  
راستی تیری یقین گر تہ نشادیر است  
قریوں نے ہوشم اندہوں کی گونگ  
کوئیوں کی ہے اگر کوک تو کوئیوں کی پکار  
سجدہ لے کر اٹھتی ہے ادھر ایک صلوٰۃ  
نیکو آن جھنم میں مناسبت حقیر ہے  
سہم میں ایسے ہیں بہت شک کہ جہاں نہیں  
حق نے بخشا ہے عیب بجز یہ نہ رہی بفرہ  
عقل دی غلام دیا نظرم دیا جس دیا  
از سمک تا یہ سائیں ہی جا کر سب کے  
خیر چہ سب سے گوارا گواروں کی ٹانف  
تم کو سز کہ کہ در رخ ابرو میں ایک  
آگ وہ آگ کہ آگ کی اگر اک چکا لری  
سب سے اہل میں اس کی طرف سے نہ  
دراستہ اونٹن کے پاس سے چلے غارت آگ  
اسی ہونے کی کہ ہونے کہ ہونے

گل یو ما تھو فی شان کا جلو اکیسا  
جدید سفل سے خیرا ترا سودا کیسا  
چشم بزرگس سے یہ ہر دم کا نظار کیسا  
یہو کہاں کہہ کے پیسے نہ پکارا کیسا  
کہیں مرغون کی اذان کا وہ غوغا کیسا  
مذرون میں یہاں دھڑکے پہ ڈنکا کیسا  
کرتے ہیں شام و سحر ذکر خدا کا کیسا  
اُن ہم انسانوں پر عقل کا یہ بردا کیسا  
اس کے بعد اور دیا پھر پھر رہنا کیسا  
سکہ دنیا میں ٹھایا فقط ان کا کیسا  
بہر کرتے ہیں یہ مخلوق پہ کیسا کیسا  
نہیں کرتے ہیں تو اسکا ہے نتیجا کیسا  
آگ میں اسکی سمجھ کو پہ پہ بنا کیسا  
پڑے دنیا میں تو سب حل ہیں مرنا کیسا  
کیا کہوں تہ سے کہ یہ ٹھاٹھ و مان کا کیسا  
اوشکا اعزاز شوہر دنیا میری بھی کیسا کیسا  
سب سمجھ لیں کہ انھیں چاہیے کرنا کیسا

اسے دیکھ اپنی خبر لے چکے اور لے کر  
دقت تیرے گھر سے کافسار آگیا

رہائی قصیدہ در تیرے آجی و تہ رسالت پناہی پناہی اصلاح

خیالات برادران قومی و ملکی بر طرح مشاعرہ فتح گڑھ			
۱۲۷	مشقہ ۲، نومبر ۱۹۲۲ء		شعبہ
	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات		
	رباعی		
از پردہ بیکار از درون کربا باش		از پردہ بے یار و یار از درون پایا باش	
گر بہ ہستی در نفس از آمد و رفت نفس		آنکہ دلدار تو بہست اور تو ہم بخوار باش	
<p>دل در ہی دل بہ ہی دل طلع ابوابت جلوہ گر ہر دل میں آدم جلوہ دلدار ہے کوئی دل ایسا میں جیکانہ میں بہم ہے وہ نے رہا ہے جو غم دم کی ہر جاندار کی بیا نور البتہ میں غم کو توں الزام سے آدمی عرفا کہ کمالا ہے پست لاقہل کا یا کہ کہ نہ آگے در پردہ سے سے سبق سائنس کا آواز نہ اور اسکو کرا دیا بھین ہے ہی تانہ ہر شمار زندگی رست جیوانوں کی ہر اور اور انوکھی اور ذہن انسان کو رہا ہے کہ خلاقیت بہ شہرت ہر ہی شاعرت ہر ہر یا خور بہ رہا ہے</p>		<p>جلوہ گر جس دل میں ہر دم جلوہ دلدار ہے آمد و رفت نفس ہی پار کی رفتار ہے کوئی بیان ایسی نہیں جسکان وہ غمخوار ہے اور مکا احساس آدمی کو کیسے دشوار ہے کہونکہ اسکے واسطے کچھ قہر بھی درکار ہے سہل جس کے واسطے ہر منزل دشوار ہے جسکا تجربا ہے رفت و رفت نفس کا تار ہے نہیں کہ یہ لڑت ہے ہر گناہ کو کرا ہے ختم جس دم ہو گیا پھر نہ پایا دشوار ہے بقہر ہمتا ہے اونہی وہ ذیل و خوار ہے ہے ہر ماہاب بھی رہا اور ہی شمار ہے نفسان میں نہی گھوٹا ہر گناہ کا رس ہے</p>	

سب سے اعلیٰ نعمتیں دین کے عمل و اظہار کی  
عقل دی اس واسطے اسکو کہ اسکو ذہر سے  
اظہار بخشا اسلئے اسکو کہ اس آیت وہ  
ان بیانوں سے بیجا ثابت ہے کہ اسکی ذات کو  
ساتھ اسکو یہ بھی تھو مان لیا جا۔ بیٹے  
دو دین یا دو سے سوچا جائے کہ یا نہ  
جس کی گھوٹ کے بن مالک ہیں یا نہ ہوا  
سنتیں میں اور یکہ و یورپین برقی قوم  
اب رہے اس کے یہ پیار سے یہ ہیں  
ہیں یہ سب قبول رہتے اس کے رائے کا کہ  
گرتے تھے بندہ سے تو کہ یہ مجھے عبادت کی  
ہو، وہ سوچتی یا ہوں یا اگر شہر و راجہ  
ان عبادت کے طریقے ہوں جیسا کہ تو ہوں  
نہیں کی وجہ سے کہ ہے یہ اسلام آج آئینہ دار  
میں کا مادی ہے جس سے خاتم پختہ ان  
تا قیامت دین کا ہے جسکے دنیا میں قیام  
بہر ارادہ کرانہ جسکے دین میں نہیں ہے  
جبراً کر ہوتا روا تو مغرب و مشرق میں آج  
جس کی عظمت جسکی عزت جسکی رشتہ کا بیان  
لیکن اتنی بات تو سب مان ہی نہیں کرے  
وہ جماعت، مانتی ہے اور کجا عجب ہے

جس سے کل مخلوق ارغی اسکو آگے غار ہے  
اسکو پیچانے جو ہر مخلوق کا کرتا رہے  
کر سکے اسکی عبادت جسکا یہ شہر ہے  
ساری مخلوقات میں مانا اس ہی سے پیار ہے  
ایک ہے وہ دو سرا و کثرت میں نہ لیا رہا  
اسکو آپس میں اور برقی اور برقی  
رہے بڑھ کر اس جو ان میں نہ لیا رہا  
نہ نہ یہ ظاہر یا مطلقاً انکسیت یہ ہوا ہے  
نام عرفی چون کا پیغمبر ہے یا اقرار ہے  
رہے یہی آیت کہ یہ جن کا خدا ہے  
میں کی شہرت آج کا اس کا راز ہے  
دیکھو تو تیلیم و تلقین اور کافر یا دشمن  
دیکھنا یہ ہے کہ کہ میں ایک دھماکا ہے  
سب کا اسکا کلیہ کیا۔ توجہ نہ اقرار ہے  
جس کے بعد آنا جیسا کہ اب یہاں رہا ہے  
یہنا جس کا خیال تمام دور ان کا ہے  
بان خوشی سے جو قبول ہو سکے کہ یہ  
رد مر ہے نہ یہ نہ۔ نہ جیسا کہ یہ رہا ہے  
ایک سلم کی زبان سے کہ یہ خدا ہے  
نوع انسان کی شہر کا مرد ہے  
لیکن اسکو جس میں پیرا ہے یہ رہا ہے



بادشاہوں کو بھیجے ہیں ہر ایت نجات  
 ہونا نے جزیرہ اسلام اور کتر ہے  
 شکرانہ جزیرہ و دین سے ہوئے جو مو کے  
 ادبہ طرفہ کہ کمرین یہو اگر وہ ہیں ہزار  
 اس طرف ہے حتی کی امداد اس طرفی شکل  
 قلت و کثرت کا تال ہے نہیں انجام جنگ  
 یہ تو پھر انسان میں تاجیر حیوانوں سے بھی  
 سبازوں کی تیر ہے تیرا کر پتوں میں راہ جزیر  
 پھر دن کے دل سے ابرار و اگر کربن کا  
 الفرض غشی شوحات اور جزئیات سے  
 تاہم اونکے خود دلوش و طاعت و شریار کی  
 مال بیت المال کا ہے بل تاجون کا بھی  
 کیون نہ وہ تو م کی اور ہے جس کا پیشہ را  
 وہ تو وہ فاروقی نظام میں جو انکے جائیں  
 یہ جو سال آفتین نازل ہیں شہرستان پر  
 اکب شہر بلاشبہ ہے اکوہ و طیفان کوشت  
 کشت و خون باہمی کا بیوت ہے سر پہ دار  
 وہ مرداری کسارہ سوزش کی کیا ہونی  
 کوئی فارسیہ بجز کس و یا میں تباہی نہیں  
 بولتو لے لے کے ہے ہے یہی ہر آدمی  
 اور ہر جہاں طاعت و تیرا خدا ہے پاک

طاعت و توبہ حق پرانین صرف ہزار ہے  
 وہ مقابل آئے دونوں سے جہانگیر ہے  
 سب میں فاتح و کیو لو اسلام کی توار ہے  
 تاہم اونکے ہاتھ میں یہ ان ہر پکار ہے  
 ورنہ دس پر ایک کا علی بیت و شوار ہے  
 بیت اکوہ کی ہے پھر و خلق کا کتر ہے  
 وہ لیا ہے کام اور سے جو خدا و توار ہے  
 جس ماہیکہ کھشش بالات اکسار ہے  
 شکر نبرد کو ریا کا جو سار ہے  
 سخی جہان عشرت و ان رست کی تیر مار ہے  
 ہے ہری رفتار جو اسلام کی رفتار ہے  
 اندھون انگاہوں کسیر کا جس سے بڑا ہے  
 خوگروان جو میں جس تو کاسر دار ہے  
 شش وازی اونکے کسب رزق کا پتہ ہے  
 گیم ہر جانیا ہماری مرث کا ہزار ہے  
 اڑھین آہ جب کی تیر سوچے ہے کیا ہے  
 حاکم و میر و تعلق و ان زہار ہے  
 وہ کہانی آپس کا افلاحت و کما ہے پیر ہے  
 ہر اور لار و سر ہے کا کیا آزار ہے  
 مان جو یو یو کو تو و ما و اتھ ہے  
 حق ہے میں ہر ایک کے ہر ایک کا رست

ہوں وہ مسلم یا ہوں ہندو یا ہوں عیسائی مگر  
وہ خدا دین ہیں یقین جسے کہ لاکھوں تین  
جو پتھاری جان کی ایتنا دم دم کی خبر  
اب تو دنیا میں بھی جاتی ہے ضربے مار کے  
بند سے جو اسے خدا کی بندگی کرتے تین  
کئی بڑے کاسوں سے پڑے ہیں کافق  
خاک و باد و آرب و آتش سے تارے آوی  
پتلی رہے کام جب تک ابھارے ہیں پتلی  
سچ گڑھ میں ہر پکا ہے انکے زور باور  
خدا و بھائی حبیب ہمارے زور دہان سے  
خدا علیہ السلام در کرتا تھا ایک کوہ ہزار  
لکھ شہرین تیار کیا کتب حبیب تیار  
اویں سے سن شاہد میرے دوست بھائی  
جو رہے عنود و خاہیز بھائی  
ار سے ہم کو تارے کہ ایک ایک کی تار  
سے کہ وہ سترار اعلیٰ و اعلیٰ تار  
ہم تھے و دونوں کا یہ تھے اندام ہر قسم کا  
رام لیتا اور شرم کا تھا جس سال اتصال  
حبیب او تھا دن ایک چار اور تھے بارون  
اویں پہلے سمجھو یہ کہ ہے اس کی مخلوق  
گر یہی ہے ریشہ تبار تو آج کی آفت بھی

اونکا یا ہند ایک فی صد بھی نہیں رہتا ہے  
کیا اویں کے نام کا لیتا تھیں ہندو  
کیا اویں کی یاد تم کو وہ بزرگ و عظیم  
وہ بھی لیتا ہے خبریوں ہی تو کیا رتھو ہے  
اون کے ہاتھوں سے بھلائی غلے کی بھار  
اتفاق یا زہی پتھا ہوا اوزار ہے  
الفاظ باہمی ان کا مدار کار ہے  
پڑ گئی سب بھوٹ ان میں نہ گئی وہاں  
ہندو و مسلم کی وہ بن باہمی پیکار  
ار اوٹھی میری اُخت یہ دم اخیر ہے  
جو کہتے تھے اس میں خجانب ہر کار ہے  
بھوہان سے کہ وہ وہاں ہر طرف پڑ ہے  
یہ کہا جا کہ مجھ ہنسے آپ کا ورک ہے  
گرچہ ہر مجھ نے یہ کیسے کر دیا ہے  
ار و با آسان وہ ہر اک کہ چھوڑا ہے  
ہر اک ہر اک نہ پڑ و خون کا ہر چہ ہے  
تربک نہ نہ کہم نہ تھکا نہ تھکا ہے  
یا کوہ راہ و پل کی یہ پناہ تار ہے  
تین ہر جا کھنڈ خون کی گرمی پڑ ہے  
سلیطہ سے تین کی شہر و ان جہاں ہے  
اتھ آتا ہم کو اس شہر و ان کا رتھ ہے



زندہ رکھے نگہ ناز کی تلواریں  
 بیٹے ادب بنتے اگر ہنر شام کہتے  
 رے ساتی ازل کے وہ ہو گین انور  
 زخم ترقی میں وہ آہستہ بخور ہین  
 اپنی اپنی ہو پسند اس کی کیا ہے  
 میرے دل پر چوگر زخم دیا کہتے ہیں  
 راز و خفا گنہگارین تیرا ہوں حضور  
 اے صاحبِ ساقی تیرے سے پہنچے بی اقباب  
 نئے نئے گنت ہے مجمع دیکھتے ہی تھکے گزیر

ساکنہ اٹھکی کے مرے ہوئے، یہاں اٹھکیوں کا  
 اگایا۔ یہ صبح کے (1951) بجے

137

تقریر و تحقیقات نامہ است پانچواں نمبر ۱۵۰ سنہ ۹۵ و ستمبر ۱۹۲۳ء

مجلس ۱۰۰۰

سنا ہے جن کو شک دہ کرار اور  
 ہستی ہو اوس کی ہستی سناؤ کی پہ میل  
 اور وہ حسرت کیا ہے غور الرحیم بھی  
 اور حسرت با گریہ میں ڈبے ہوئے  
 ہونا اور دوسرے حکم اسے لاؤسا  
 کو بنا مرا یہ عمر اوس کی ہستی زبان آج  
 قوس نے چھپائے کئے ہم نے بچشم کرم کر

اس کے سوا اگر ہم بھی تو ہے رحیم بھی  
 مہر پر اگر مہر نہیں ان صفات کا  
 اس میں بھی شک نہیں کہ یہ ہر چیز پر غلبہ  
 تبار و بشر کی ہے نازل جو ہر وقت ہو  
 ہم آیت رسول خدا کے کریم ہیں  
 ہم سے ہر شے کو کفر و فتنہ کو  
 ہم نے غلامی میں بھی جو دیا ہاں میں  
 سو و خطا سے جس نے توبہ میں کیا  
 ہم کیا ہیں اور ان کے جان کی ہر شے  
 باقی رہے ہر شے سوال کے پاب ہیں  
 یا انہی ہم اپنے کے پر میں مفضل  
 یا جنہوں نے احمد علی سا نہ تھا  
 لیکن ہے سب کی منزل قہر و ایک ہی  
 کمال تیری الوہیت پاک کہ ان سب  
 یا ہم جو فتنان ہے کافر و دہان  
 تو ان کے میں کہ تیری رحمت پر کس سب  
 رہا ہر صفت میں ہم اپنے دیے ہوئے  
 یا یاد دے کے تفسیر اٹا باؤتہ  
 آپ آگے نور رحمت حق شود کھارادش  
 انہی و سب کو ساری ہمارے عیب سے

اور این صفت کا دم اٹھا رکوں ہے  
 ان پر وہ پر شیون کا و اوارکوں ہے  
 پر ہم میں دیکھ اونی کے تار و اکوں ہے  
 ہم سب میں تھے سے ہر سوار کون ہے  
 ہم سے ہر سوار و دینار کون ہے  
 ہم سب کا ان سے ہر شے دل آزار کون ہے  
 کی بھی میں ان سے ہر سوار کون ہے  
 وہ تو ہے اور وہ اور دار کون ہے  
 ان سے ہر سوار میں ہر دار کون ہے  
 کہ دین ہی تلافی ہے گرفتار کون ہے  
 ہم سے زیادہ وہ رزیا کار کون ہے  
 ہر کی ہر کس کے ہر و ہر قمار کون ہے  
 سب شے کہ راوردادار کون ہے  
 سب میں مگر کہ راوردادار کون ہے  
 وہ ہر کس کے ہر خطا کار کون ہے  
 تو ای کرے نہ ہم نہ تھوڑا کون ہے  
 سب سے ہر کس کے ہر اچا و درکار کون ہے  
 اکا سب ان غیر از ہر کار کون ہے  
 کینہ گناہ اور گناہ کون ہے  
 اس کے سوا ہر شے کا سرکار کون ہے

اے دل را بجئے چو گوئی تیر سے غمازی کر

اوس سے سداؤں کے بنے کارکن ہیں

نہیں

نظم و توحید و معرفت الہی الصنف سہوا

۱۷

مفاعیلن مفاعیلن - فعلن

کون کیا میں کہ وہ کون اور کہاں ہے  
 نہ دیکھو تم تو وہ تم سے نہاں ہے  
 وہ چراگ ہے میں یہ گرم فغان ہے  
 شجر ہوں یا حجر میوآن کہ ہے آں  
 ہر اک ڈالی اشارے کی ہے اونگی  
 نکل کر کان سے گوش جان میں  
 کہیں شب زناہ دارا ہوئے جھرا  
 پٹے پر بھٹکے پر پڑے دگر  
 ہے تصویر اوس کی ہاں ہے آئین  
 یہ جو تر متلی کا یہ گوشتہ رنگوں  
 رخ و چشم لب و ترکان و اکبر  
 اوس کی کہ وصف میں اسے چشم بچا  
 ہر اک جس کا ہے دل مجھ کو اتار  
 نہاں ہے پر وہ جو رہت میں ہے  
 نہ ہو صنعت تو جہاں کا چہ کیا  
 نہ تار و تکیں یہ پاکیزہ و نہیں  
 وہ قادر و قدر قدرت کا جس کے

نہاں ہے کل میں اور کل میں نہاں ہے  
 اگر دیکھو تو ہر شے میں نہاں ہے  
 کہاں ہے دیدہ بنیا کہاں ہے  
 داکس کس میں نہیں بلکہ کہاں ہے  
 چراگ ہے پتہ پتہ کی درختاں ہے  
 گھر کس کی دھت میں ترزاں ہے  
 کہیں چرخ عزم گرم اذان ہے  
 وہ ہر دم ہم میں پیدا و نہاں ہے  
 اسی کا عکس آنکھوں میں میراں ہے  
 نہیں انکا حسن نہ نہاں ہے  
 سہرا پارو کی قدرت کا نشان ہے  
 ہر اک روٹک بدن کا ترزاں ہے  
 ہر اک دل کا اور ہر جزو اذان ہے  
 پر اور سکا جلوہ کثرت میں نہاں ہے  
 نہ ہو قدرت تو قادر ہے نشان ہے  
 کہ کی واضح تو انکا ہی ان ہے  
 نہ و نہاں کہ میں آسمان ہے

<p>وہ سنان جس کی صنعت کا نمونہ وہ ازق و ان تحت ہے جو اپنے وہ خالق جس کے مخلوقات کی نوری سبب او سکے اتنے ہوں آثار ظاہر نظر ہے آتا نہیں ہم ناکسوں کو پر اپنے خاص بندوں کے نظریں نظرین او کے چہ کوئی تو وہ ہے صدائے زاغ ہو یا صوت بلبل اوسی کا نام ہے اون کا لطیف کہیں سب کچھ بڑائی او کے شایان کرم احسان سخاوت چشم پوشی آقا سے مراد ہے نور ذاریہ وہ ہے ان صفات طاہرات کی بزرگی کی اطاعت پر او سے تازہ پر کہ گھر ہے ہر آن کو یہ کار ہے کا قربانست و گیسو دن ہے آج و کال</p>	<p>از دہ عالم کون و مکان ہے ہر اک ذی روح کا روزی و ران ہے یرون از شرح و غایب از بیان ہے نہان کیا وہ عیان سے بھی عیان ہے و اد کی شان عظمت کا نشان ہے جہان و یکھو زمان جلود کثرت ہے زبان پر ہے تو او کی زبان ہے اوسکی او کے کون بین تعان ہے اوس کی یاد و رو کی برزجان ہے بھلائی کی طرب اوں کا گان ہے ہر اک عروہ صحت اوں سے بیان ہے ہر ادگار اس بن پر تو نشان ہے لو از زم سے ہی کہ بیگیاں ہے سراہ کی سرکشی سے سرگران ہے یو دنیا کیا ہے دارالامتحان ہے اوس کی راۃ مشرق اپنی روٹاں ہے</p>
<p>۱۸</p>	<p>۶۳</p>

ترجمہ بیت اولیٰ ترجمہ دوم و تیسرے بیت اولیٰ از دہ عالم کون و مکان سے مراد ہے

	<p>یا علی - یا علی - یا علی</p>	
--	---------------------------------	--

# رباعی

کر قیاسین بندہ بنیادی تیری	دلدادون پتیرے دلتوازی تیری
محتاج نہیں سے لگتا رہے ہمارے	بچا روں کے چہنچہاں ہاوی تیری

ہم بھی اسے زہر پہنچا گیتیری افراری ہوتا	پیرا آب آست مزہ ہم کو گنگاری میں
بچو میں وہ خوف وہ غلامی تاویہ کمال	سہ گناہوں کی جو شرم اور گنہاری میں
جتنے اسانے چالی پتیرے ہمارے رسا کے	سب کے سب میں وہ ہاری ہی طوفانی میں
سہو و نسبان و نظا سے تو ہمارا ہے غیر	ہم اچھوئے نہیں ان سے تو میں نگاری میں
امن کے پنجوں سے پالی ہو ہمارے کیونکر	فطرتا ہم تو میں ان سب کی گرفتاری میں
ہم کر میں عفت و عفت کا جو عری وہ قلعہ	نہیں کر اسے زہر ترے دام بیکاری میں
بدنادرغ ہیں اون پر پہنچا انسان بازار	سہرت آدم و حوا کی خطا ساداری میں
ہاں مگر جتنے بنی آئے یہاں اور گتے	نیکو وہ ہمدرد ہر شخص کی نیکوکاری میں
با امدان نیسے گتے ہوتے تو کیوں رہا ہمارے	نیکو جو اللہ و ملائکہ کی نگہداری میں
ہوئی تھی شہزادہ ہر دست تبار و ہر شہنشاہ	مگر گتے وہ ملائکہ سعادت ہزاری میں
ہو گئی ویر میں پاجہ خطا کی سراف	کیونکہ کہنا وہ رچی میں پہنچا ہاری میں
زس بنا پردہ میں مصروف و گروہ سے ظالی	پہر کر انسان طوطا ہوا نگاری میں
نچھ میں تختوں کی ہوا پر تیرے کا سچ	پا ہوا ہوا ہے تر زخم نگہ کاری میں

پیرا آب آست مزہ ہم کو گنگاری میں	سہ گناہوں کی جو شرم اور گنہاری میں
سب کے سب میں وہ ہاری ہی طوفانی میں	ہم اچھوئے نہیں ان سے تو میں نگاری میں
فطرتا ہم تو میں ان سب کی گرفتاری میں	نہیں کر اسے زہر ترے دام بیکاری میں
سہرت آدم و حوا کی خطا ساداری میں	نیکو وہ ہمدرد ہر شخص کی نیکوکاری میں
نیکو جو اللہ و ملائکہ کی نگہداری میں	مگر گتے وہ ملائکہ سعادت ہزاری میں
کیونکہ کہنا وہ رچی میں پہنچا ہاری میں	پہر کر انسان طوطا ہوا نگاری میں
پا ہوا ہوا ہے تر زخم نگہ کاری میں	پیرا آب آست مزہ ہم کو گنگاری میں



کھائیں کیا پاس بھی دے کی بھی ہائیں نہیں  
کہ فریب آدم دھوا کو دیا اسے زمین  
لایا حیات ابھی کا ہے ٹھکانا تو ہیں  
موت پھر آئے گی اس کی بھی زمانہ نہیں  
لے لایا حضرت آدم نے بھی ناچار یقین  
نہر گیا مخلد فردوس جو پنے تھے وہیں  
بادول خستہ و باحال بدو جان خرب  
سیر آسپاہیں جا کر بکھا فرش زمین  
مخلد تاکہ یہ آپس میں نہ مل جائیں کین  
آجنگہ کی مثال ایک جی دنیا میں نہیں  
طالعہ عفو تھا کہ لے تھے زار و حزن  
حق تعالیٰ نے معاف ادنیٰ خطائیں کر دین

منتخ آدم ہو جو کو تھا گیہوں کا درخت  
اس کے کنبہ کا بچہ بی بی سے ظاہر ہے پر  
اولاد حضرت نوا کر کرایا بدور  
کھائے جو شخص کہ دو چار ہی دانے اسکے  
جود گیا حضرت خٹا کا حبیب اسے ہر امر  
آخرین دونوں نے پھر دانے وہ لٹائے ملکہ  
تن برہنہ وہ کاسے بھی گئے جنت سے  
رہنے کہ بھی ملی وہ جا جو حق سب سے  
اک سر اندہ ہیں پتھیکے گئے ان جہان  
بجاء آدم و حوا کا وہ صدیوں رہنا  
تھا وہ روحا تو مہبت کا نہیں فنا تھا  
بڑھ گیا حمد سے سا جبکہ اگر یہ انکا

اسے دل انگاہ کہ پھر تر شہر جوں اندر  
معصیت از طرب انوش و رانوش رط

و فرستہ سینہ کہین وہ ہے کہ وہ ہے انسان  
از کی ملکیت میں ہے کیا حکمت سے وہ و جان  
جس کے باعث یہ جملہ انہیں بھینسے ہیں انسان  
و حقیقت یہ وہ ہیں انہیں و انہیں شیطان  
ہیں ہمارے باطن میں ہمارے پہچان  
ہے جو ہر انسان کی شکل جو ان  
ہے کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

تم جو چھو کہ وہ شیطان ہے کہ ان ارکان  
ہے جو مخلوق تو آتا نہیں کہین کہین نظر  
کیون اس سے روپ برائے کہین کہین قاریت  
تھا بہت انہیں کہین کہین کہین کہین کہین  
تفسیر انہیں کہین کہین کہین کہین کہین  
اسکو بہت کہین کہین کہین کہین کہین  
ہے کہین کہین کہین کہین کہین کہین

<p>کبھی عابد بھی مبعود بھی ہے جسے سب الغرض ہر طرح انسان کو وہ دیکھے فریب زریات اور کسی ہے زائد کہیں انسان سے مشیح ہیں جہول اور جان سے شیطانوں کے نہ یقین ہو تو پڑھو سورہ والناس بنور ان میں ہوتے ہیں بہت مشرک و منکر خلل اصلی شیطانوں کی اوجھا ہے ضرورت نہیں فعل بد ہوتے ہیں صا ورجان ان تو ادعین ہوتے ہیں محکم بھی معاون بھی ضرور انہیں داخل ہیں وہ زیادہ دھامی علما خاص جیسے دلوں میں ہند غفلت اور مثلاً ذات رسول و مثلاً آل رسول و نہ ہوتے تو خدا کا نہیں چلنا پتا</p>	<p>کبھی دوزخ کا ہے مالک کبھی جہنم اوس کو کرتا ہے وہ گمراہ بختور اک یہ ابلیس ہے تنہا نہ عدو ہے انسان وہی انسان مرے نزدیک ہیں نقلی شیطان کر رہا ہے جو من الجنتہ والناس عدویان ہیں اب و جد کی لکیر میں جھین زیادہ قرآن ہیں وہ انسان جو دراصلی بہتر از شیطان ہیں جو توحید و رسالت کے بھی پابیان ہوں وہ اہلی کہ ہوں نقلی ہیں گروہ شیطان زہد پر اپنے کہ ہیں علم پر اپنے نازان ہیں جو انہنقل تر مخلوق خدا ہے وہ یہاں جسکے ذکر اور زبانوں یہ ہیں کا توں نہیں وہ ہوتے تو خدا کا تھا نہیں نام و نشان</p>
---	--

جلوہ گزرات محمد نہ بڑے دردینا  
خوش نشان کو کب وحدت نشدے در دنیا

<p>اب رہا یہ کہ یہ کیوں جبر ہے انسان پر کوئی بھی بالغ و ذی ہوش نہیں ہے انسان دیکھ لو سورہ الشمس کی اوس آیت کو پھر جو ہم دیدہ و دانستہ ہے کے کام کریں خارجی القین دے تلوڑہ صد ہا شیعہ انکو جانے دو ذرا داخلیوں کو دیکھو</p>	<p>کیون شیاطین کے نہ سے عین ہے یہ لوح بشیر یہ وہ بدستہ نہ ہر اک فعل کے عوینو شیعہ عام الہام خدا ہے چو پئے لوح بشیر پھر انہیں ہندو کو مسجود ملائک ہو کر اور تلوڑہ ہذا احساس بھی اوسکا انہیں دست و پا خیر و وسوسہ و نقلی و پھر</p>
--	--

<p>سب ہی تم اوس کے غرضیں کی جو دلورس پشت تا کہ وہ تم کو نہ کرنے دین کوئی کام نہ بلا تا کہ دنیا سے وہ لیجائیں محضین و فوج میں اس پہ بھی تم کو دیا ہے یہ مبارک موقع توبہ وہ نعمت عظمیٰ ہے نہیں جس کا جواب یہ وہ توبہ ہے کہ مرتے دم اگر تم کر لو اس غرض سے کہ تم اگر بھی تائب ہو جاؤ</p>	<p>کیون نہ کر دے وہ شیاطین کو مسلا تم پر تا کہ وہ تم کو گناہوں میں جکڑوں کس کر تا کہ تم کو نہ سکھو کچھ عذر رہے ورنہ خیر کہ در توبہ یہاں کھول دیا ہے تم پر سچے دل سے جو کرے پھر نہیں کچھ اس کو خطر ہے یقین حجہ کو کہ وہ رحم کرے گا تم پر روکتا ہے نہیں روزی وہ تمھاری دم بھر</p>
---	---

زخم کش بسکہ فزون آمدہ است از غضبش  
اے فوج است بے عقو نمایان سلبش

یہ دونوں دلپذیر نہیں بلکہ دلکش اور جانگداز نظمیں اخیر  
۱۹۲ء میں میں نے ایک خاص حالت میں عرض کی ہیں  
جو بعینہ اوس حالت کی فوٹو ہیں جن سے اوس واحد حقیقی کی  
وحدانیت اور اوس صنوع مطلق کی صناعیت اور اوس کے  
تاثیرات اور جذبات کی کیفیت ہر شخص معلوم کر سکتا ہے

<p>۱۹۲ء</p> <p>نمایان تو ہے ہر شے میں جب اوس شے کا نمونہ صدرا سے زاغ ہو یا صورت قری دونوں کی نہیں گلتان ہیں وہ اوسکی بالمتقابل متضاد نشانیں</p>	<p>۱۹۲ء</p> <p>کلا کیا تو اگر چہ نظر آئے نہ تو ہونا نہ بجہداشت سے کانون میں لکھنا نہ ہونکہ عناول میں فناں نمونہ گلون میں گلاب و نمونہ</p>
---	---

یہ مسکین فاختہ پہنے ہوئے خاکسری جاہ  
 یہ کھجلی رات بچہ کی کہان کی پٹ پیچے کی  
 عجب تکیا ہے کہ جگہ منزل مقصد پہنچاؤں  
 مری و حجت وہی پر کسیران تو نظر آئے  
 عطا ہو اس قدر رقت تو میرے قلب پار ہے  
 مری صورت بنی ہی تھی بگڑنے کے لیے لیکن  
 ترے غم میں مری آنکھوں سے ٹپکن جھکاؤ  
 مرے قلب جگرے جانیں لیکن اک تری حسرت  
 بروز حشر او دھر ہو جلوہ گر کوئی ادھر کھلے  
 بنی کے روپ میں اہل نظر نے جنکو دیکھا تھا  
 وہی میں جان ہر شے میں وہی میں تان ہر  
 اذان کی سانس کا یا۔ اذین کی سب سے یہ پایا  
 کبھی تو بدلیں گے اس کبھی تو اذین گزریں  
 وہ کل حورون کے دواؤں کو پہنچا کر کھکاؤں پر  
 نفس میں تن کے شور اپنے غدا دل کا جو سنتا ہوں  
 لڑی میں تمہیں جنکی راقا لے رہا ہے اکبر سے  
 زمین میں مل کے تیری بادہ وحدت کے متوالے  
 تراکتہ پس از عیسیٰ تو زائید ہر سے یہ جہاں  
 تعلق جھکاؤں دیناے دن کا اچھرے مولیٰ

ہنسن آئی ہے از خود مخزن جن سرہنگ  
 بندہ ادیتی ہے ہمت آئیے لا تقطعونک  
 پیچھے کی صدا میں خضر راہ جستجو بند  
 ترا نقشہ سرائقش تما ہو ہو بند  
 کہ گرد نصیبت دھوئی رہے آسہ دھو بند  
 تری سورت مرے دل میں ریگی ہو ہو بند  
 رہیں وہ دامن محشر میں میری آبرو بند  
 نہ ٹپکے تا قیامت میری آنکھوں سے او بند  
 کسی کی حسرت دیدار میرا آرزو بند  
 نظر آئے وہ مجھ کو بھیس میں مرشد کے ہو بند  
 روان ہر اک رگ پہ میں وہی تو میں ہو بند  
 اذین کا سب سے یہ پایا بھی وامت ڈاکٹر بند  
 کبھی تو نیلے وہ درشن الیو باب میں تہ بند  
 لیلیٰ کے اپنے پروانوں سے شمع آرزو بند  
 ملین گئے وہ بھی ان سب گل خوش رنگ و بو بند  
 وہی حقین کے میدان قیامت سہر خرو بند  
 ترے رندوں کو سر خوش لکھ میں امیر ہو بند  
 ہوتا جلوہ گر قرآن میں گر تو یہ ہو بند  
 رہے گاتا بکھے زنجیر یا لاتی نگار

دوش پر گندہ کی جہیز پر لایا میں آئین کے  
 ملاؤ می مسیہ کی ہر زینت غنہ کربن کر

منہ	ولہ در شوق لقاے باری تعالی شانہ	شعر
فعلن فعلن فعلن فعلن		
<p>         آجیا اے مرے راجا آجا          گھنٹی ہوشان تو جاندا ساکھڑا          صبح ازل سے ٹلگتے ٹلگتے          درجہ نہ سکے تو اپنے ہاتھوں          پہ بھی نہ نہ اے بھر کا کر          رکھ نہ اے دھاری کو بے پوری          جان تو میری چیز ہے تیری          میں تو مٹا ہوں ازل سے تجھ          میرا مہنہ اور تیری باتیں          صبح ازل کی چادر ہی ہے جھکو          میری سبکی سبکی باتیں          جاؤں کہاں تیرے دے کے سوائے          کہیں بائگ راستہ پر لڑا          چلو تو میری ہمتیاں          میری باتیں نہ مٹا رہے          میری باتیں نہ مٹا رہے          میری باتیں نہ مٹا رہے          میری باتیں نہ مٹا رہے       </p>	<p>         میرے ہر دے میں آگے سما جا          دور سے چلتے پھرتے دکھا جا          دیکھی اوٹھتی ہے آگے دبا جا          اپنی لگائی آپ بچھا جا          میرے تن من دھن کو جلا جا          میری کر یا میرے راجا جا          میری سیر کی ٹھکانے لگا جا          تو میری سہتی اور مٹا جا          تیرا رنگ ہے تیرا با جا          کچھ جو بھی ہو وہ اور لڑا جا          سستے ہیں لوگ دیکھتے ہیں بنا جا          آجا اور مجھے ساتھ لیا جا          کوئی نیا سہید اور بنا جا          مجھ کو تو ہے وہ راجا سما جا          میری بھی بگڑی آگے بنا جا          تو ہمارے قیامت ڈھکا جا          رہا ہوں کو کو بگڑ دھکا جا          میری باتیں نہ مٹا رہے       </p>	

میری بلکون سے جاڑو دیکر دید کو جسکی کہلے ہیں ازل سے ہے یہی میری فتح کی سورت	میرے نہیں وہاں لو کھچا جا اوسکے تلوؤ دن سے اکلو گکا جا اور یہی سورہ نصیر اذا جا
اے فریخ کی موت سے پہلے جھن گیا اوسکا یا جا ککا جا	کناہ از کم نشانی یک دیوان سابق ترا
غزل و بیان تصوف و توحید باری و لغت خیر الایام و مدح مرشد ذوالکرام تصنیف ۱۹۱۹ء شوال	
نفا عیالین و نفا کلین مفا عیالین و نفا کلین	
فلک دیکھو انوس دیکھی مکان دیکھیں دیکھے یہ نادہ صورتیں بتنی نظر آتی ہیں ان سب میں نظر غایب ہو تو وہ ہر جگہ دائرے سا رہے بصیرت ہو بشریت کیا طریقت کیا حقیقت کیا جیسے دیکھا وہ سے کسب ضایا کرتے ہوئے دیکھا یہ قدرت کی قدرت کاربان اللہ ہی قدرت تعلق روح صافی کا جو عین جسم غائی سے نشان اجلی خدائی کے تو میں ساری خدائی میں وہ طلی شان پیغمبر و صرف اک دم میں با پیچھے ہو اول ہو اللہ کا عقد کھل گیا جہنم جہان میں جیسے دیکھی ہیں نہ تک جہان میں خدیو کشیدہ رخسار سنہ اولیٰ جیسے جی	وہ انلی حضرت اپنے ہر جگہ کرسی نشین دیکھے کمال صفت خلاق صورت آفرین دیکھے وہین حسن آفرین بھی تھا جہان تھے جہن دیکھے ہر ایک رستے میں ہم نہ نقش پایا نہ زمین دیکھے ہر جگہ سے ہر جگہ دیکھے بہت نہ جہنم دیکھے فلک پر دیکھے انو بحر میں دیر نشین دیکھے یہ اور ات ملاقا تے نشین زیر زمین دیکھے خدا کی شان دیکھے شان ختم المرسلین دیکھے جہان آئینہ سے ہوا بڑا پیر پیرانہ دیکھے خیر اولین اسیر رسول آفرین دیکھے دوسرے جہان پر دیکھے کہ امرا و خیرین دیکھے خدیو کشیدہ رخسار سنہ اولیٰ جیسے جی



مجھ کو نہ غرض دین سے نہ دنیا سے لعل  
 حور و ن کی تمنا نہ مجھے خلہ کی پروا  
 وہ بادکش جس قدرت ہے برے پاس  
 نظارہ قدرت ہے میں آنکھیں مری دشمن  
 گل ہو کہ ہوشمشاد کہ بلبل ہو کہ قمری  
 غلام بہ ہے وہ سچا کہ نہو غیر حق او میں  
 سیدہ جو تے شان رحیمی پہ ہو قربان  
 میں وہ کہ سمجھتا ہوں تجھے قادر مطلق  
 وہ کہ ہے غم کردار ستم ہے غم بادش  
 کہ پانیوں میں زمانے کے ہوں اوس گل کا شیدا  
 یوں تو ترے آثار ہر اک شے میں عیان ہیں  
 تو حید کی رنگت ہے فقط جامدول میں  
 ہے سیرری لغت و نیلے طبیعت  
 جو سیانکس مری ہو تیری یاد سے غالی  
 غم ہو تو یہ غم ہو کہ مجھے تو نہیں ملتا  
 بند مجھے تیرا وہ بیان تو چھٹ جاؤں میں غم سے  
 دیکھو نہیں تجھی کو جو کیا رولن تو تجھی کو  
 بالواسطہ خلعت تو جلوے ترے دیئے  
 میں غم منہ پر سرسین کھینچنے والا  
 تو کون کہ سستی سے تری زندہ یہ غلام  
 تو کون کہ قدرت کی تری تھا نہیں ہے

بادی ہے وہ میرا جو تری اہ بتا دے  
 جنت ہے مری تو جو جہنم کی رضا دے  
 دوزخ میں اگر عیاؤں تو جنت کی ہوا کو  
 رخسار حسین کے مخطط ہوں کہ سا کو  
 شیدا ہو ملین اسکا جو تر کچھ بھی پتا دے  
 مسلک ہے وہ سید باجو ترے پہ پتا دے  
 لکھن ہاتھ تو اسکو ہنر روز جزا دے  
 تو وہ کہ مری بگری ہوئی دھن بنا دے  
 غم ہے غم دلدار جودا صحت کا مرا دے  
 مجھ کو تری قدرت کا تماشا ہو دکھا دے  
 کچھ کچھ مجھے اسرار سنانی بھی بتا دے  
 اس مرتبہ کچھ رنگ بھت ہی چڑھا دے  
 اب اسے مرے مولا تو مجھے اپنی ولا دے  
 چھوڑ جائے وہ اتنی کہ مری موت بلا دے  
 راحت ہو وہ راحت جو مجھے تجھ سے ملا دے  
 آجائے تری یاد تو وہ دکھ سارے بھلا دے  
 اسد رو تو اپنا مجھے دیوانہ بنا دے  
 بے واسطہ پردہ سے جھلکا کیا دکھا دے  
 تو لا کہ مجھے اونچے مقام پر نہ چڑھا دے  
 ین کون کہ اتنی مری غم کو کچھ شاد دے  
 میں کون کہ یک قطرہ مجھے اس کے بہا دے



تو مالک کو نہیں ہے تو خاکم دارین میں کیا ہوں مری سنی ہو ہوم ہی کیا ہے قطرہ کو اگر چاہے تو دے و مست دریا دنیلہ دی میری لیاقت سے زیادہ دن حشر کے سودا ہو مرا تجھ سے تیوں بہر میں بندہ عاصی ہوں تو حلیہ سے نرا کے جیتا ہو ایک کونستہ یونخ جاؤ میں تجھ تک	تو چاہے تو اکرم بن دو عالم کو مشاد تو چاہے تو انوار کم اپنے دکھاوے دڑھ کو جو تو چاہے تو سوچ کی میاں سے عقبتی بھی مری اعرسے کر تار بنادے لے عین دفانجھ سے مجھے نقد نقادے محشر میں مجھے جلدیہ جانانہ دکھاوے کانٹے ہو تری راہ میں شیطان بچھاوے
---	---

۲۳۷ رنگ چار و پنج اب نہ ہو تم کہہ دولت  
ملنی ہے ادسکو جسے غور بار خدا دے

مسدس در توحید و معرفت اوتعالیٰ شانہ معترف و زوری شمس ۱۹۲۷ء

فنا علالت . فنا عین . فطانت	
ایک تو اور ہر جگہ ہے تو نہ کسی کا پس رہے تو نہ آہو	خدا تر سے زن نہ تو کسی کا شو نہ تیرا خلق میں نہیں ہے کھو
مالک الملک لا شریک لا وحدہ لا الہ الا ہو	
سب زمانہ زمین جتنی مخلوقات سب پرتی نظر میں اور آ	از پیرا و بناست و حیا الی است سب کی سب تیرے اختیار تھا و حیا
مالک الملک لا شریک لا وحدہ لا الہ الا ہو	
عرفت تیری گریہ سہمہ دشوار	کہہ نا قرآن مجید میں آیا بار بار

	ماغر نفاک احمد مختار پر قوی دو جہان کا ہے کرتار	
	ماک الملک لا شریک لہ	
	وحدہ لا الہ الا ہو	
	تیری قدرت کے ہم جو مصنوعات ادیکھتے یا برتتے ہیں دن رات	
	سب بتاتے ہیں تیرے عید کی ہا کلتے ہیں سب کہ اک ہے تیری ذات	
	ماک الملک لا شریک لہ	
	وحدہ لا الہ الا ہو	
	جس نے ہکو دیے ہیں یہ جوہر اعقل ادراک و فلق جمع و بصر	
	کیا نہیں دیتے ہیں وہ ہکو خبر اسے وہی ایک خالق اکبر	
	ماک الملک لا شریک لہ	
	وحدہ لا الہ الا ہو	
	یہ نہیں ہے نیا کائنات اک کہ تین مطلق اس کو پانا	
	ہاں کا حق نہیں جانا اور نہ کتا ہے غلط نہ پانا	
	ماک الملک لا شریک لہ	
	وحدہ لا الہ الا ہو	
	جب تیری چیزیں جان میں ہیں موجود سب دکھاتی ہیں شان رب و دود	
	سب بتاتی ہیں قدرت معبود سب سے شایانہ تیرے لہو خود امجاد	
	ماک الملک لا شریک لہ	
	وحدہ لا الہ الا ہو	
	سب یہ نظام ہیں عظیم تیرا سب یہ نازل ہیں حقین تیرا	
	سب یہ روئے شہیں تیرا سب یہ کتب ہیں تیرا	

<p>ہائیک الملک لا شریک لہ وحده لا اله الا هو</p>	
<p>تو نے پیدا کیا زمانے کو عیب پیدا کیجئے پھر اسے کو</p>	<p>تو نے پہنان کیا خزانے کو شان لطف و کرم دکھانے کو</p>
<p>ہائیک الملک لا شریک لہ وحده لا اله الا هو</p>	
<p>تیر ہی قدرت کے بھیج وہ جانے کمر کے بخشن جہان کے سامنے</p>	<p>تجھ میں گم ہو وہ تجکو پہچانے آخرش سب لگے یہی گانے</p>
<p>ہائیک الملک لا شریک لہ وحده لا اله الا هو</p>	
<p>تو ہے ہر شے میں اور کسی میں نہیں تو ہے ہر شے میں اور کسی میں نہیں</p>	<p>تو ہے ہر شے میں اور کسی میں نہیں تو ہے ہر شے میں اور کسی میں نہیں</p>
<p>ہائیک الملک لا شریک لہ وحده لا شریک الا هو</p>	
<p>تجھ سے قائم ہے آسمان و زمین تیر سے متلاچ سب شریک ہیں</p>	<p>تجھ سے آباد کل مکان و مکین کروے حال مشکل تو سچ حوزین</p>
<p>ہائیک الملک لا شریک لہ وحده لا اله الا هو</p>	
<p>۱۹۱۳ء</p>	
<p>تحریر کا نام</p>	<p>تحریر کا نام</p>
<p>تحریر کا نام</p>	<p>تحریر کا نام</p>

وہ تھا کیا کام وہ تیری طاعت بھی عبادت بھی  
 اگر ہم واقعی قادر نہیں ہیں اپنے فعلوں پر  
 مگر جب دیکھتے ہیں زور ہم تیری مشیت کا  
 تو ہم کٹھ پتلیوں کی طرح کچھ بھی کر نہیں سکتے  
 مگر با اینہم بے اختیار ہی ہم یہ کہتے ہیں  
 نہ ہوتے ہم بڑے تو کیوں بیان کر رہے ہیں  
 معاذ اللہ بڑائی کا گمان اور ذات پر تیری  
 بڑے سب کچھ سہی ہم تو وہ لاکھ اچھوٹا اچھا  
 فضیل بن عیاض ایک اپنے پران طریقے سے  
 خداوند اتری قدرت نہیں خداوند ہی ہرگز  
 اگر یہ شق کہ تو چاہے بھی بخشش سے بندہ کی  
 بجز اسکے کہ رو کر گڑا کر ہم کریں تو بہ  
 رہیں زان بعد ہم ثابت قدم بھی اپنی توبہ پر  
 یہ جتنے کام ہیں سب منحصر ہیں تیری مرضی پر  
 خداوند اعلیٰ جتنے ہیں نیک ان کا ہی کیا گنا  
 خداوند اہم ہیں بھی کر عطا توفیق طاعت کی  
 مجھے آئے ہوئے اس ملک میں ستر برس گزرے  
 تلافی مجھ سے اب ستر برس کی ہو تو کیونکر ہو  
 سب اس کے کہ میرے حال پر تو رحم فرمائے  
 نہیں ہے اور صورت کوئی میری تنگدستی کی  
 خداوند اوسے اپنے حبیب پا کر کا صدقہ

جسے اکثر جگہ قرآن میں فرما دیا تو نے  
 تو بچہ کیوں حکم اللہ کا نہ گونہ پاتا ہے  
 ہمارے نبیوں پر جسکو غالب کر دیا تو نے  
 وہی کرتے ہیں جس کا حکم سکھو رہے ہیں  
 بڑا ہم نے کیا جو کچھ کیا اچھا کیا تو نے  
 اگر اچھے ہیں ہم تو بیشک اچھا کر دیا تو نے  
 کیا جو کچھ ہمارے حق میں اچھا کیا تو نے  
 ہزاروں سے بدکاروں کو اچھا کر دیا تو نے  
 وہ کیا تھے اور کیا دم بھر نیک کر دیا تو نے  
 جسے جو فتنہ چاہا اُسکو اپنا کر لیا تو نے  
 نہیں کوئی بھی اسکا اختیار اُسکو دیا تو نے  
 وسیلہ بھی بڑا ساتھ اُسکے کوئی ہو دیا تو نے  
 دیکھیں تل بھرنے اُس سے سے جو تباہ دیا تو نے  
 ہمارے ہاتھ تو اتنا رہا اختیار دیا تو نے  
 مگر سے جو ہیں بدکار بھڑے تو نے دیا تو نے  
 ہمارا بھی بھلا کر دے وہاں سے کہنا تو نے  
 کیا ہیں سے خطرات ارشاد کی تو نے  
 مجھے جو جو مسلمہ ہیں اجور طاعت کا کیا تو نے  
 کہ خبر الراحین بھی نام اپنا رہا دیا تو نے  
 نہیں رحمت سے اپنا رہا دیا تو نے  
 ذرا ما نقصت مجھ پر تو نے بڑا کر دیا تو نے

<p>خداوند اطفال آل و اصحاب نبیؐ مجھ پر خداوند اہل حق انبیاء و اولیاء مجھ سے خداوند اقصیٰ کر بلا کے کل شہیدوں کا خداوند اقصیٰ اپنے سارے نیک بندوں کا خداوند اوہ سودا اپنے بازار محبت کا خداوند افراتہ اپنے درد و غم کا پاک سرمایہ خداوند اوہ تیری غم کی عالم گوز چنگاری دکھائے مجھ کو بھی کچھ کچھ جہان نادار شاکی ذبیح اللہ سے میں اور یہ فریاد و فغان تیری</p>	<p>کرم وہ کر جو ان کے غلاموں پر کیا تو نے وہی لے کام جو خدام سے اُنکے کیا تو نے مجھے بھی دے جو اُنکے قدر دانوں کو دیا تو نے مجھے بھی کچھ اُسی میں سے جو ان سب کو دیا تو نے جسے خاص اپنے دیوانوں کا حصہ کر دیا تو نے جسے کل اپنے بیماروں کے دملین بھر دیا تو نے جسے بند اپنے دلی سوزوں کے دملین کر دیا تو نے یہ نعمت اور ان پر جہان سب کچھ دیا تو نے مبارک ہو مبارک ہو بھگو اپنا کر لیا تو نے</p>
--	--

یہ نظم اردو جوائی سلمہ امین میں نے لکھی تھی حسین خدیو تعالیٰ  
اور اس کے رسول مقبول اور اس کے خاص بندوں کے  
تعلقات کا بیان ہے اور نیز ہمارے مہراج سری رام چند جی  
کے اوصاف ذاتی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے انتظام ملکی اور اس کے  
ساتھ وفاداری کی تحریک کی ذکر ہے

۲۵	فعلوں - فاعل - فاعل - فاعل	۲۴
عیش تجلو بندہ مہر بہتچہ ہے	جو تو ہے وہ میں ہوں جو میں ہوں تو ہے	نظر آئے گی ایک تیرے کی ورت
نہیں دیکھ کر بیت اولیٰ کی صورت	کر و غو - تاہم اگلے شعروں کو بہتر کر	

مشرق تم کو کل خلق پر ہو وہ کیجو  
فرشتوں کا مسجد تم کو کیا کیوں  
نہ ہوتی خدا داد تم میں شرافت  
وہ سب بڑی ہے بہا ایک نعمت  
خدا نے کسی کو عابد نہیں کی  
نہ تھی اسکو انسان بہت ناموس  
کوئی ذرہ دنیا میں ایسا نہیں ہے  
تصرت مختار نباتات پر ہے  
رہیں اسب یہ جو ان کی لاکھوں میں  
بیان سے چہ چار راستہ برآں  
مثال سکی دنیا میں بہت یہ بیان  
مگر بر خست سے بڑھتا ہے ہم  
کہ انسان کو اپنی صورت یہ پیدا  
ہیں اس لفظ صورت کے معنی ہمارے  
کوئی اُن سے بہتر تھکتا تو کہ مگر  
ہے وہ ظرت مستحق شرافت  
ضرور اس پر ایسا تھار و پھر  
ہے یہ بھی کہ اسنو یہ قدر نظر  
سوا ایک سبب یہ روئے نہ آتا  
یہی ہوتی وہ وہ تیرے اندر  
مگر عام انسان تیرے اندر

خدا سے تعین قربا ہے وہ کیجو  
ایجنہ کا محسوس کو کیا کیوں  
نہ ملتی یہ دنیا کی تم کو خلافت  
وہ کیا عشق کی اپنی بھاری امانت  
سمجھ لو تیرہ کر دی تو انسان کو دی  
تو کہیں کی عطا اسکو اپنی محبت  
کہ انسان کا تیرا یہ قدر نہیں ہے  
تو کہ مستحق بھاری چادرات پر ہے  
تو ہے موت زلیست انکی انسان کے نہیں  
کہ موت پر نہ ملتی ہیں برت کر انسان  
کہ انسان و جہات میں نہ تیرے چند  
ہوئی کارہ دورہ جسے پاتہ ہیں ہم  
کیا حق ہے اس سے اسکا درجا  
کہ تیرے تھے تھکو نہیں ہمارے  
وہ نہایت اٹھوں سے تو دیکھی تھی جا کر  
ہو منظر و ت میں تیرے شرافت  
مگر تیرا ذات میں اسکو اسکو کرنا  
کہ انسان کے تیرے ہیں وہ جلوہ گر ہو  
کہ ہے یا کہ تیرے ہیں تیرے گھر کا  
تیرے ہیں انسان کو تیرے کی صورت  
تیرے ہیں تیرے انسان کا مل

ن کہ خدا اسکو اصل حق کا کارنا

<p>زوال انکا کیا ہو زوال عبادت  ہے شیطان کی پیروی پر ابھرنا  جو شرمندہ ہو کر ڈرین اپنے رب سے  ہے است از نوڈ سالہ زہد و عبادت  جو جیتے جی اسوقت وصل بر بہین  جو رکھتے ہیں ان زندوں بڑے قدرت  ہے کام انکا خلقت کی حاجت والی  وہ اب تک ہیں مسرت حاجت والی  خدا سے پھر ان کو ملا دیتے ہیں وہ  کہ حاصل ہیں انکو خدائی کے مقب  ہیں کر سکتے کچھ بے مشیت خدا کے  زیادہ نہیں تنکو تکلیف دنگا  کہ پیدا ہوا ہے عبادت کو انبیان  میں بجاتا ہوں انکی ہر جس کی طاعت  غرض میں ہی ہوتا ہوں انکا سراپا  دوکان انکے میں ہوں اگر کچھ سنیں  جو بندے کو زیبا ہیں رکے مقابل  مقابل میں مخلوق کے ہو وہ خدمت  شہنشاہ کی اُسے یہ خدمتیں کہیں  وہی قوت دل وہ قوت جگر تھا  کہ سلطان سے رہ سکے وہ علیہدا</p>	<p>کمال انکا کیا ہو کمال عبادت  گر نماز اپنی عبادت پہ کرنا  ہیں مغرور بندوں سے وہ بندہ اچھے  بدرگاہ او یک سر شک نہامت  ہزاروں ہی انسان نیامیں بہین  کہیں انے بڑھ کر ہیں موتے اُشت  وہ زیر زمین کرتے ہیں بادشاہی  وہ اب تک ہیں سرگرم مشکل کشائی  ہزاروں کو اپنا بنالیتے ہیں وہ  مگر اس سے میرا نہیں ہر یہ مطلب  نہ یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ دے  فقط دو مخالفین میں عرض بہ کردگا  ہمارے خدا کا ہے یہ عالم اعلان  جو تن میں سے کرتے ہیں میری عبادت  دل و دل و معدہ و گوش امعا  زبان انکی میں ہوں اگر کچھ کہیں  عبادت میں سب ہیں ہر فعال شامل  ہے پیش خدا جسکو کیے عبادت  آباد اک غلام شہنشاہ غرض میں  سوا اسکے کوئی نہ بڑ نظر تھا  بجز وقت خواب ایک بھی تھانہ تھا</p>
--	--

<p>طبیعت شناسا بس شمشہ تھا اتنا          سمجھنے لگے سارے دوست کے ارکان          فرود آچنان عاقبت ساز و رازش          ہوئی اُن پہ وحدت پھر اس درجہ غالب          مزاج شمشہ میں یہ دخل اُس کا          اثر تھا فقط حسن خدمت کا اُسکی          یہی اک مثال آپ کو ہوگی کافی          یہاں سے چلو اُن بزرگوں کی جانب          عبادت جو کرتے ہیں تو انتہا کی          تعلق وہ دنیا سے رکھتے ہیں اتنا          وہ یاد الہی میں محویت اُنکی          وہ ہر سانس میں پاس انفس اُنکا          وہ محمور جام اُنست اُنکا رہنا          بہت نہیں ایسے بھی ہیں نفس نادر          وہ خاص اپنے یاد و سر کے سبب          کسی اُنھیں میں سے پوچھا یہ جا کر          کہا حق کی مرضی ہماری رضا ہے          بہت سے ہیں ایسے بھی اُنھیں لاوا          قصدا تو قصدا لوح محفوظ پر بھی          ہمارے شکر گنج بابا بر رحمت          بوقت طعام اک دن نشست سالہ</p>	<p>جو کرتا تھا ہوتا تھا وہ شہ کا منشا          کہ حکم آیا دست فرمان سلطان          سوال از شمشہ جواب ترایا دیش          کہ خلقت لگی کہنے یک جان دو قاب          اگر تھا نتیجہ تو کس بات کا تھا          شمر تھا تو سچی اطاعت کا اُسکی          کہ انسان کی خدمت کی کیا ہوتلانی          جو رہتے تھے دن رات اوستی مخاطب          سمائی نہیں حسین تل بھر ریا کی          مسافر کو ہمان سراسے ہر جتنا          وہ دنیا کی ہستی سے سوویت اُنکی          وہ ہر جس میں خالق کا احساس اُنکا          وہ شیشہ و بادہ مست اُنکا رہنا          جو موئی کی مرضی پر رہتے ہیں شاکر          دعا ہی نہیں کرتے ہیں اپنے رستے          گزرتی ہے کس طرح کیلئے برادر          جو ہم جاتے ہیں وہی ہو رہا ہے          قصدا تاریخ حکم ہے جلی اکشم          خدا نے عطا کی اُنھیں چیرہ دستی          گئے یک جگہ وہ بامید بعیت          دھلائے کو ہاتھ آئی منہ آفتابہ</p>
--	---



وہ دھوئے ہاتھ اور اسے دیکھتے تھے  
 ہوئی ختم آنکھی نہ بے اعتدالی  
 کئی پرین کھڑے پھر پانی لائے  
 کہ آپ نے کہا یوں میری حرکت  
 مگر میں نے اس پرین کا جو لکھا  
 اسے اپنے ہاتھوں کی پانی سے دھو کر  
 وہ پیرا جلی آیا ہے جیسے ہمارے  
 انھوں نے جو پہرہ لٹکا ہے دیکھا  
 ہمارے نبی اُمّی اُنکے اُدے  
 پھر اس شاہ نولاک کے چاہ وہ  
 نہتے ہیں اُنکو جو جزو مشعل  
 عجب کیا کھلایا ہے چشم حقیقت  
 ہمارے نبی وہی تھے کہ عالم  
 ہمارے نبی مالکِ جہنم  
 ہمارے نبی عازنِ کسز و حدتہ  
 ہمارے نبی نوگلِ الخدایت  
 ہمارے نبی اپنے خالق کے پیار  
 ہمارے نبی تھے کیا کہیں گے ان کے  
 ہمارے نبی عرش پر رہنے کے دیکھا  
 ہمارے نبی تھے کہ کوئی نہ جاسا  
 ہمارے نبی تھے کہ ہزاروں کے پاسے

کبھی عرش پر وہ نظر بھٹکتے تھے  
 ہوا نظر جب تک نہ پانی سے خالی  
 تو پوچھا سبب یک مردِ خدا نے  
 تنہا رہی نظر میں ہر گوجہ غفلت  
 بزرگِ لوح محفوظ میں درج دیکھا  
 لیا دم خورشید اسکی تلافی سے ہو کر  
 میرے لئے یہ قصہ ہر درجہ حیران  
 تر تھا حریف اس حرکات کا سچا  
 خدا کے بیانِ دخل نکا ہوا تھا  
 رہیں آپ اس واقعہ کہ ہو آپ کا رب  
 لگائیں وہ آنکھوں میں میرا یہ کابل  
 عجب کیا ہو جانے لہ طرفیت  
 ہمارے نبی خضرِ اولادِ آدم  
 ہمارے نبی شافعِ روزِ محشر  
 ہمارے نبی ناظمِ الملکِ کثرت  
 ہمارے نبی بلیٰ احمدیت  
 ہمارے نبی اپنے رب کے دولا رے  
 ہمارے نبی تھے کہ ہر شے کے اہل  
 ہمارے نبی تھے کہ ہر شے کے اہل  
 ہمارے نبی تھے کہ ہر شے کے اہل  
 ہمارے نبی تھے کہ ہر شے کے اہل

ہمارے بنی تو حبیبِ خدا ہیں  
 ازل سے ابد تک ہوا اور جو ہوگا  
 نہ تھا کچھ خدا کے سوا جب تو وہ تھے  
 ہوئے آپ دنیا میں جب رفقِ ازا  
 وہ ایک بین دلسوز و غمخوار تھے  
 کمان ہم کمان اقتدارات اونکے  
 سوا اون کے اور نہ بیا اولیا بھی  
 یہ سب جزمین ذاتِ وحدہ کل ہے  
 سیرِ اقلب تو اس طرف بھی ہے مائل  
 یہ سب عابد و زاہد و پارسا تھے  
 انھوں نے بھی کی ایسی ایسی ریاضت  
 بناؤں میں اونکی یہ برقی اثر تھا  
 ہوا اونکے تابع و وحش اونکے لشکر  
 جسے بد عادی فنا ہو گیا وہ  
 بیان تک بڑھی اونکی جس کی طاقت  
 ہمیں وہ خدا و حقیقت فراتھے  
 یہ کیا تھا اثر اون عبادت کا تھا  
 جو کہیں بٹھ کر کوہ و صحرائیں برون  
 بس اک مرگ چھا لایا ہی نہ تھا انکا  
 غلط ہے یہ کہنا کہ غبار تھے یہ  
 کئے جگت انھوں نے جو ہی زمین پر

خدا جانتے وہ کیا تھے اور وہ ایک ہیں  
 وہ ہے آپ کی ذاتِ اقدس کا صدقا  
 ہوئی خلق جب ماسوہ تھے وہ تھے  
 ہوئی ظلمتِ کفر دنیا سے عشقا  
 وہ ایک اس امت کے ہر بین ہیں جہت  
 کمان ہم کمان اقتدارات اونکے  
 ہے وصل بذاتِ خدا ذاتِ اولی  
 یہ سب پھر بیان وہ اشغفتہ گل ہے  
 جن اتاروں کے ہندو بھائی پر قائل  
 مجا ہر تھے مرناسن حدیث سوا تھے  
 ہوئی سائب جس سے اتبہ کی طاقت  
 اور دم ہو گیا جو ادھر منہ سے نکلا  
 اجل اونکے تیر اور قضا اونکے خیر  
 ہوئے جس سے خوش عرش سے علما  
 خدا اکھ اور بھٹی اونکو اونکی اجانت  
 خدا کے تھے بندے مگر با خدا تھے  
 یہ کیا تھا اثر اون ریاضات کا تھا  
 کھڑے ہوئے گنگا میں جہان میں بحر  
 گزرتوں چالوں پھلون پر تھا انکا  
 مفقود من موحد کل او بار تھے یہ  
 وہ ہر کیا ہے انسان کی طاقت سے باہر

<p>             آجہدہ کا غلبہ نہ جاتا میان سے              جو بن بیٹھے تھے بعد آجہدہ کے حاکم              زمین کا بھی سطح نہ جوار ملوتا              مستی ہے وہ اور بے او سکے بندے              جو اوس کے معافی کے مہر ارب تھے              مگر یہ مفعول اور کا ہے روشن              کہیں جس کو دلتہ او سکے خدا کا              ہوا او ہو کس کے ہون بندہ کے تھے              رخ اور کا فقط سوت ذات خالہ              ہر اک وقت میں تم کو حد ملن گے              ہوئے صاف تر مروت کے یہ رستے              تو لا کھون ہی ہیں ایسے بڑے خدا کے              نہیں دل سے یہ جو ہے یہ خدا کا              جو تم کو تباہے خرق عبادت              خدا کی رضا جوئی جتنا ہو ملاپ              نہیں اونکا دنیا خدا کا ہے دنیا              اگر تم تجسس سل احکام رقی              بخوف خدا جو کو چ کو تم              رعایا برایا پر علی اک افسر              کہ ہو دو دو کا دو دو پانی کا پانی              ادھر اونکے مظالموں کی دستگیری           </p>	<p>             نہ اور تھے جو یہ ارض ہندوستان سے              نہ معدوم ہوتے وہ بلوان ظالم              نہ جنون کا گر گرم بازار ہوتا              زمین دنیا میں یہ سب خدا کے کھٹے              مگر تبتہ کہنے کے قابل ہی نہ              نہ جو غلط بندہ کا صدر ہے بستی              یہاں کہ ہے کہ ہندی میں بند ہوا              سر اس سے ہے کہ شمش بہت              کوئی اس کی خاموشی کا رتہ کھلا ہو              جو نو بڑ ہو گے تو اور جنت کے ہیں              مگر بعد از موت ہمارے ہی گے              کہ صفت اونکی امت میں دھون دیکے تھے              نہ نہ انکوں پر اب ان کو لانا خدا کا              نہ نہ انکوں کے لئے ایسے رشتہ کی جان              عبادت میں داخل ہیں وہ کام کی ب              نہ نہ انکے اور یہ تہوں کے تہا              نہ نہ انکے اور یہ تہوں کے تہا              نہ نہ انکے اور یہ تہوں کے تہا              نہ نہ انکے اور یہ تہوں کے تہا           </p>
--	---

<p>کسی ملک و ملت کے آجائیں انسان          تمھارا پس آئے بن کر جو ملزم          یہ سب وصف اگر غور و باؤ گئے تم          کسی ملک میں یا کسی سلطنت میں          بس انگلش گورنٹ کی بھی طاعت          رہو خیر خواہ اوس کے تم جان دل سے          ہمارے خدا کا ہے یہ عام علمان          جو ہم ہندو بن پر میں احسان اوسکے          نہیں تم میں احسان کرنے کی طاقت</p>	<p>تمھاری عدالت میں میں سب و یکساں          کرو اس میں تقلید فاروقی عظیم          تو انگلش جس کو زمین میں پائے تم          رعایا ہندو بن پر میں احسان          خدا کی ہے ملائت خدا کی عبادت          نہ بھولو کبھی اوسکے احسان کی سے          بدل کر لی اس میں ملائیں احسان          ملک ہندو بن پر میں احسان اوسکے          کرو سرگرم رعایا و عرض و نفاقت</p>
<p>فریح از شدہ وقت برآستین ما          ز جان و جهان است بگر آستین ما</p>	<p>فریح از شدہ وقت برآستین ما          ز جان و جهان است بگر آستین ما</p>
<p>این نظم و نواز در بیان حقیقت و ادب نماز و عبادت است          رسالت پناہی و صفات جناب مرشد تار و تار عالمی          ماہ جون ۱۹۲۵ء ز قلم شاعر و شاعر</p>	<p>این نظم و نواز در بیان حقیقت و ادب نماز و عبادت است          رسالت پناہی و صفات جناب مرشد تار و تار عالمی          ماہ جون ۱۹۲۵ء ز قلم شاعر و شاعر</p>
<p>و فتح اللہ اکبر بر تہ اقامت ابرار          خدا کے ڈھونڈتے اور چاہنے والے ہزاروں میں          خدا تو ہے خدا را وہی جو بھی شکل ہے          سب کو دیتی ہے سب کو وہی تیری خدائی          مگر قرآن کتاب ہے خدا ہے ایک ہی سب کا</p>	<p>و فتح اللہ اکبر بر تہ اقامت ابرار          خدا کا ہو گیا تو کہ ہے خدا کہ ہے          سب کو دیتی ہے سب کو وہی تیری خدائی          مگر قرآن کتاب ہے خدا ہے ایک ہی سب کا</p>

<p>یہ چپکے چپکے کیوں کر درجہ تہا پہنچا گیا تیرا سجی کی آل تھا ہی تو خدا بھی ہو گیا تیرا خائے پاک برتر پر جو جا کر چل گیا تیرا جو اس ذات منزہ سے ٹھیک ہو گیا تیرا</p>	<p>گدرا تو کس کے در کا تھا ہوا تو یاد نہ کیوں کر سری عزت تیری غفلت تیری کوکت کا کیا کہنا کوئی جاو کوئی منتشر تو ہرگز بنوین سکتا وہ طیب ہے کوئی آ کہ وہ طاہر ہے کوئی لٹھ</p>
<p>چند سیر است اے صیاد گو سہراہ خود بُردی وزان این مرغ زرین بال را در دام آوردی</p>	
<p>ترا والی ترا مولی رسول مجتبیٰ تیرا ہر اک اوغین مدد پر تیری ہر اک رہنما تیرا المہ ہترے مورت اوغین ہر اک تنکا تیرا دہن ہے چشمہ فیض علی مرتضیٰ تیرا تیرے والی مین نین اینن تو اک مشکل کشا تیرا یہ دنیا اور عقبی امین ہے کیا کم مرتبا تیرا وہ کہتی مین کہ ہے نزدیک تر تجھ سے خدا تیرا صدا کیا دین دہی دینگے ہے جن پر آسرا تیرا</p>	<p>شہ و ارث حسن جتنی ہے پیر سہا تیرا سوا ان کے بزرگانِ طریق صابری سارے پھر اس پر فی انب سادات مین تو سید رضوی ارگون مین تیری پورے شیر نہ ہر موزن اتناک ابو بکر و عمر و عثمان و جید و زیاد و شہر تیرے تیرے ابوین نے پائی شہادت تیرے کھن مین بکھلتی مین جو تیرے منہ سے تیری نظم مین باتن سری تو حید تیری نسبت تیری نسبت کا حسم</p>
<p>درین باب اچہ در اردو و دہم در فارسی گفتی کہ گفتی بلکہ در ہر شعر در تے بے ہا سفتی</p>	
<p>سبارک ہو مجھے بھی یہ خیال جا لفر ایترا حد او مصطفیٰ کیا مین تو ہوں اک خاک پا تیرا نئی تیرا بنی میرا - خدا میرا خدا تیرا عبادت اس کی سچے دل سے کا خوشنما تیرا تو ہو گا حشر مین انجام بھی بیشک بُرا تیرا</p>	<p>کہا مین نے مبارک تجھ کو شوقِ دلکش تیرا کہا مین ان کہان وہ ذاتِ پاکِ قدسِ اعلیٰ وہ یور ویدہ وحدت - یہ روحِ قالبِ کثرت خدا کا کام دینارِ رزق کا ہے اپنے بندن کو عبادت سے جو تو غافل ہے یا سچے تیرا مین</p>

<p>خصوصیت خدا کو گونہیں ہے عام بندوں نے یہاں تک بڑھتے بڑھتے دونوں جہاں میں فصل اب اس کے آگے کی حقیقت کا ہے کھلوانا</p>	<p>بڑھتے پھرتے اور ہر جہاں اور ہر وقت خدا تیرا کہ تجھ کو ڈھونڈتے پھرتے پر بھی نہ ہاتھ آئے پتا تیرا یہی ہے مدعا اس کا یہی تھا مدعا تیرا</p>
<p>بدر بائے حقیقت قطرہ خوشتر اگر ریزد جدا آن قطرہ نتوان شد بدریا چون بہا میرد</p>	
<p>نہیں کچھ کام آئیگا یہ اوٹھنا بیٹھنا تیرا پھر اس کے واسطے اک مرشد برحق کی حاجت تیرا خلاف اس کی ہدایت کے ترا اس بال بھر تیرا منازین جو پڑھے حق کی دعائیں جو کرے حق سے نہیں ہر لفظ میں شامل اگر خلاص دل کا ہے یہی حالت دعاؤں میں یہی صورت ہو قرآن میں نمازوں کے جو رکن اکثر صناعات حق پائی ہیں دعاؤں کے میں جتنی جملے اوں میں گر لکڑا ہٹ ہو رکوعوں میں ہوا اظہار تمنا کے قدم بوسی قعودوں میں شب معراج کے کلے جو دل میں ورودوں اور دعاؤں میں تنہا ہوشیت ہو وظیفوں اور دعاؤں کی جگہ ممکن جہاں تک ہو مصلحت جب کوئی آتی ہے سر تو ترسے لے اسی ڈھب سے ادا رکھان اگر عیون کل غاروں کے شیرعت میں تو یوں بھی پیوستہ کی جہاں جہاں تک ہو سکے یاد خدا میں ہو بسیر تیری</p>	<p>نمازوں میں جو محبتیں ہیں ہے خاصا تیرا جو ہو وصل بحق تا فرزد دنیا مقصد تیرا لقین کرے کہ کو سون ہٹ گیا تجھے خدا تیرا سمجھ لے سنا ہر اک کا مدعا ہو مدعا تیرا نمازین وہ ہیں ہیں ہے تو اوٹھنا بیٹھنا تیرا سمجھ کر دلیں پھر کہنا ہو منہ سے مدعا تیرا وہاں اظہار غلطیم خدا ہو مدعا تیرا جہاں خوف درجا ہو ہو دہان خوف واپس تیرا مگر سجدہ نہیں و اسجد و اقرب سے سامنا تیرا خدا ہو دامن بامیں پر رسولی تجھے تیرا سلاموں میں کر اما کا بٹھیں سے سامنا تیرا نوافل میں ہو زائر صرف وقت بے بہا تیرا نکلتا ہے کن اندازوں سے ہر حرف دعا تیرا تو پھر ہو بجا نیگا تو بھی خاکا اور خدا تیرا ہو بطریق طریقت بھی طریق مستطیع تیرا ہاں تک ہو وہ تلیف ہو درود مصطفیٰ تیرا</p>

روا شد : و اکثری بگزیده و ایم باقرار ماند

لکھے گا کہ نبی کیا وصفت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خدا نے اپنے زو اپنے مالک کی جنت میں  
 اسی امید پر ہم لوگ بھی کچھ لکھتے رہتے ہیں  
 خدا نے جنت کی مدحت ساری نبوی قرآن میں  
 خدا کا ساتھ نیز یہ لاڈ پیا اس درجہ ثابت ہے  
 یہ قرآن فہیم اور انکی ساری آیتیں انکا  
 بہت آسان شمار اسکا بھی کر لینا ہے قرآن سے  
 اور دوسرا اور انبیا آیا ہے مینکا ذکر قرآن میں  
 یہ قرآن جو ذخیرہ نبوی ساری نشوون کا ہے  
 یہ ہے راز اس کے عید پیارا اور کاظمی جنت کا  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو خصوصیت پر دی کچھ سے  
 اور دوسرے کہ میں قائم اور میں ملا لکھیں  
 ہوئی میں بعض دیگر انبیا کو بھی جو سر احسن  
 چاندیت انکی سراجوں کو جے جلی سے تیری  
 ائمہ فرائض الشریعہ سے مناجات ہے کہ اگر کوئی ہے  
 خد کیا حق خاطر تو ہے لیکن یہ کہ نہ ہو  
 ائمہ شیعہ آقا کریم خداوندیوں نے فرمایا  
 یہ ہے کہ انبیا و ائمہ شیعہ سے یہ توفیق دیا گیا  
 کہ ان کے بعد ان کے بعد ان کے بعد ان کے بعد

فتح آن عبد مظلوم ز محبوب خاں است

نزدان ندان کہ یک دم از خدائے خدا با شد

میرے مرشد مرے مولیٰ نہیں چلتا پتا تیرا  
یقین ہے مجھ کو وہ ہونگے جہان میں جی ملن ہونا  
ہوا درخت اٹھارہ سال پہلے آج گردن سے  
عباس کشمکش اس وقت بھی تھی صن مانے میں  
مہینوں وہ کبھی نیپال کے جنگل میں تھا بہان  
نگہ با این سہرہ بھولا نہ وہ جھگڑا سرور  
وہ عالم علم قرار کا ہے پابند ایک ظلمو کا  
تجھے دے دارا بار خانیہ مرشد یہ کد تیرا  
مدایت وہ ہو گیا کف اور الحاد کھائی  
شہر اویسہ کہ ہے ہر جہنم کا بے تر ویت  
نکاہ میں کبھی تھا وہ جلال صابر کا بیان  
قل وہ تارا قدرت تالیف میں مسکرا  
اطاعت رہا نہ تھی سبھا رشک کر کے میں  
نہ نہ تھی سے ان جہنم کے ملاقات تیرے  
ابھی اٹھارہ سو سال پہلے مرگے تیرے  
مرگے رہا کی شہزادہ کیسے تھے ہوا میں  
اثر کرتی تھیں کبھی مجھ پر تھیں ان کی اور  
موانہ وہ چشم بہر اور تیرا کہ جبرنا با  
ازین بیکار اوٹیکے اعضا اور جہنم تیرے  
اگسٹہ نہ پاتا اور کھٹے نہ پاتا تیرا

تبا وے تو پہنی جگہ مجھ پر احسان اے ہا تیرا  
تھدا کے فضل سے یہ بھی کرم ہے اسے خدا تیرا  
غلاموں میں اوسی کے یہ ذریعہ ملینا تیرا  
بچے سودا ہوا اسکا اوسے سودا بڑھا تیرا  
مہینوں وہ کھاتا تھا تپاٹوں پر تپا تیرا  
باجب سب جہان بھی وہ تھے شیدا ملا تیرا  
میں اوسکا بندہ اور وہ بندہ فرمان روا تیرا  
خدا تیرا تجھے دے یار رسول محبتی تیرا  
تہ را وہ دیکھتی ہے آکے روئے حق نما تیرا  
طاعت وہ کہتے تھیں علم مرثیٰ تیرا  
بولڑ جاتین فلک تجھے سے نہ چھڑتا پتا تیرا  
خل وہ کہانے مہر و مہر بھی دید با تیرا  
عبادت رہا نہ تھی چاہتے ہیں قتل تیرا  
ساہتا مہر خود آکر مگر تجھ کو خدا تیرا  
کہ ہو سارے جہان پر زمین میں ہلوہ نما تیرا  
مہر کرنا کہ کہ شان نام ہوا اس سے سدا تیرا  
لگا پٹھہ تھیں تھیں پٹھہ تھیں تھیں تھیں تھیں  
آریہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
کہان لڑا کہان یہ سہرا یہ سہرا یہ سہرا  
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں



<p>بھرا اون پر پھرے مجھ پر بھی وہ دست عطا تیرا کہاں تھے حضرت یونس کہاں دست عطا تیرا وہ آتش ہ مٹھل اللہ وہ باغ و لکشا تیرا</p>	<p>افضل اس عیاض اک مرے پیران طرقت سے مجھے تو دور لیکن تجکو میں اقرب سے اقرب ہوں مجھے ممکن بھی ناممکن تھے ممکن ہے ناممکن</p>
<p>الہی تاکہ در دنیا کہ در عقبی وطن باشد بدست ماسہ یک دامن ارث حسن باشد</p>	
<p>جسے دنیا و عقبی میں فقط ہے آسرا تیرا ترے فضل و کرم سے نازن مشکشا تیرا برابر پند رہ دن سے ذبح بیوا تیرا کہ وہ بھی ہے عمازی ایک بندہ خوش آدم تیرا ذکی الطبع دریا دل عبید پارسا تیرا سمجھتا ہوں جسے میں فضل اے بار خدا تیرا نہ کر سکتا ہے جس کا شکرا داہر گز گدا تیرا رہے وہ اس کا دنیا میں درجہ عطا تیرا عبدا ہوا اسکے دامن سے نہ اب دست سخا تیرا ہر اک آفت سے بچ کر وہ رہے تو منتلا تیرا</p>	<p>الہی تجھ سے پھر سائل ہے یہ مسکین گدا تیرا بھرا او سکھو ٹپکنی شکل بھرا او سکی کردے حل مشکل مقیہ فتح گدھ کے وہ شفا خانہ میں ہے ہاتھ تک بیان بنوائی ہے آنکھ اپنے اک ہنہام سے اپنے سول مرحن بیان کا ہے جو معیل خان نامی کہوں کیا اس نعل چسپی جوبی ہر کام میں میرے وہ الفت وہ توجہ وہ آخرت وہ کرم او سکا کر او سکھو کامیاب او سکے ارادوں میں راہوں میں رہے محفوظ وہ یارب زمانے کے حوادث سے فرزند کر او کی توفیق اپنی طاعت میں عبادت میں</p>
<p>جہر کارے کہ او بند و کمر زو کامیاب آید بہر خارے کہ در پائشیں تھکد خراج عذاب آید</p>	
<p>بیان سے جاؤں خوش آئے بی حکم خدا تیرا کہیں بن میں رہوں لیکن رہوں بلکہ گدا تیرا ہوا ہے میری کتنے سے ملکر خوش گدا تیرا وہ جہن کو کھو چکا ہے یہ ذبح بیوا تیرا</p>	<p>رہوں دنیا میں یارب نام میں رہتا ہوا تیرا تجھے دنیا سے نفرت دیر مجھے عقبی سے رغبت تیرا جدا ہے اب اس سے یہ دنیا کا گناہ اور کامیاب میں نہیں باپ ان زولار بھلائی و بیان شافلی</p>

ایمان یہ بھی سب صوم بنایے جتنے نہ رہے یا  
 سرے امنین جو بالغ سب ان امراض میں  
 نہیں یہ کچھ بھی آخری است اس کی ہے  
 ہے سب سے بڑھکے یہ جن بھی غفار کی ہے تو  
 سرے جتنے عزیز اور اشرار دنیا میں تھے اور ہیں  
 رہی یا جو رہنے باقی رہی اولاد بہت ہے  
 عظیمین بھلو لیں رہیں متنا سب تیار غنیمت  
 تنگدست انکے اسپین کوئی برپا نہویا رہ  
 اگر فحش نہ ہو تو یہ میری لطیف وہ بچاؤ  
 جو گزری اور گزرے سب رسول پاک کی نسبت  
 میرے پیران انہوں الطلیق زبہ دہرہ  
 ز آؤ تم نابہ ہندی جتنے مومن مزیا زن ہیں  
 مرے میں جو نہ سودا تراطل اسکی قیمت میں  
 ریاض الدین اور مہربان میری نظم نے کامیاب  
 عطا کروہ اشرار سے رب الا ابا انی دعا دین

جوان میں جب مرا بڑھتا ہوا کلمہ مرا تیرا  
 شہادت کی نہر لایا رسول مجھے تیرا  
 تیرا تھا ایک بندہ مجھ پر تیرا مصطفیٰ تیرا  
 یہ عاصی میں تو ان پر بھی کھٹے دست عطا تیرا  
 رہے اون پر بھی فضل و جہات بار خدا تیرا  
 رہے ان پر بھی دریا کوشہ چشم عطا تیرا  
 رہے تو ان سے خوش رہی رسول مجھے تیرا  
 تو کل یہ کریم تھے پر نہ چھوڑیں آسمان تیرا  
 جو تیرا لکھ چکا یا اور لکھے یہ کہایت تیرا  
 رہے سب پر تر فضل اسے رہے بار خدا تیرا  
 رہے سب یہ کرم تیرا اگر نہ سب آسکا تیرا  
 رہے باب کرم تار و زخم شرب پہ دایت تیرا  
 نے جو وہ اک سب سے کمران فقیر تھا تیرا  
 تیری درگاہ سے اک کوئی بلجاسے صلا تیرا  
 کہ نازان حشر کروں یہ فوج بنیاد تیرا

و فتح آن ہر دعا کہ دل سے آتیز ہر خیر و

احابت ہم ز حق بزمست در تسلیم سے بریزو

نظم در توحید و عشق الہی تصنیف ستمبر ۱۹۲۵ء

شعبہ ۱۹۲۵ء

نامہ لاتن فیلیں - فاعلمین بنامین

۱۹۲۵ء

ایک پر وادہ پر وادہ میں نے لکھا

میں نے رک کر دین اسکی سبب لکھا تھا

وہ ہوا پلہ چھتے ہی اوزیر باد مضطرب  
 حسب دیا میں نے دل اسرا تو پھر امیری طرف  
 تم کو توجہ حق نے خلافت کا دیا ہے درجا  
 تنکو دی روز ازل حق نے وہ علی لغت  
 اوسکی حسرت ہے جو اذکو کوئی اوسے پوچھے  
 خلقی حسن کو عشق اوستے تو اوروں کو دیا  
 تم کو دولت یہ عنایت جود خانے کی ہے  
 تمہرا اوسکی نہ کرو تم تو تمہاری قسمت  
 تم ہو مخلوق نہ اسے ماکا علی اسے  
 ہم جو مخلوق میں اوسکی عشق بے بقوت  
 تم ہوا علی بختیں محبوب بلا علی تر  
 کہیں میں اوسین سمجھ ہے نہ ہے عقل و شعور  
 نہ سب تین کچھ اور سک نہ ہے کچھ اوسکو قوت  
 ہوسچہ یا کہ غلط ہے مگر اپنا یہ خیال  
 رہ وہ عشق بھی اوسکا نہیں کہ سک نہ دینا  
 ہم سب جانا اردیا زبیر بجان ہم کو  
 اپنے دلی جود عزت ہے ہمارے دوست  
 ہمارے چہ بیکہ کو نہ اسے خبر نہ ہے چہ نہ  
 تم نے نہیں ہے ہمارے ہزاروں کی نظار  
 جمال ہم ہمارا بہت اس سے بڑھ کر  
 اتنا فائدہ ملی ہم میں جیسے یہ دولت

مہو ہو ما ہی بے آب کی صورت بنکر  
 اور کما تم کو تو ہے ساری تلاق پر نہ  
 ساری دنیا پہ تمہاری ہے حکومت بریا  
 خاک میں جیسے فرشتوں کی ملا دی عزت  
 اوسکی خدمت ہے جو اذکو کوئی اوسے پوچھے  
 حسن کا اپنے مگر عشق بختیں کو خوشا  
 حق تو ہے کہ بڑی تم کو عیادت دی ہے  
 اوسے جان اپنی دوتم تو تمہاری نکبت  
 ہم بھی خلقت میں ہیں اوسکی ماکا علی اسے  
 دی میں بختی شمع کی اوسے الفت  
 ہم ہیں ادنیٰ امیں معشوق ملا ادنیٰ تر  
 بر ہے تر اوسکی تمہاری بھی کچھ نہیں ضرور  
 عیش رانوں کی تمہاری پہلو پر قوت  
 شمع بھی حق کی ہے اک جلد کو جمال  
 ماکا الموت کا بھی کام نہ اس سے تیا  
 ہم لو سب شمع ہلا کوئی تو جاتا تک  
 ایسا مختار کی بھی عزت ہے بھلائی میں  
 اپنے دلبر کے مقابل ہے وہ بکونا پیر  
 کر لی نہ شمع کہ گرد آسے جو بازن کو شمار  
 جانے میں شمع کی سر پہ تو تسمیق ہو کر  
 ہم سب شمع ہیں نہ اسے چہ بیان نہ کرت

دن میں ہم اس لیے گوشہ نشین تھے ہیز ہنہیں  
 اس طرح سے نہ تلف جان ہماری ہو جائے  
 اب ذرا میری مصیبت کی کہانی سن لو  
 شمع کے گرد پتنگوں کا ہجوم آتا تھا  
 میں بھی شمع پڑھنے کے جیسے شمع کے سر پر ہوتا  
 کل سے میں اپنے نصیب کو پڑا رہتا ہوں  
 ابھی روتا ہوں کبھی خوب تر پتا ہوں میں  
 اب مٹی میری جلدی نے مری کر دی خواب  
 یہ تو بھٹی میری کہانی اسے اب جانے دو  
 میں خطا دار مقرر اپنی خطا کا ہوں میں  
 تم تو اس مالک کو میں کا کچھ حال سناؤ  
 ساری مخلوق میں ہوا اسکے تھیں کہیں  
 میں تھا سے جو رسول انکے بڑے دیے میں  
 نعمتیں انکے توسط سے جتنے پائیں  
 تم جو کرتے یہ خیادت سے تلافی ان کا  
 پیچھا نہ جو ماز میں تم ادا کرتے رہو  
 اس سے پھولے نہیں پے میں سماتے ہو تم  
 خاک میں تم کو ملا دے نہ تمہارا یہ غرور  
 تم پر احسان میں اسکے وہ ہیں خارج شمار  
 سو برس تک کی تھیں عمر مٹی اس نے بخشی  
 اس پہ بھی موت سے تم اپنی ڈرا کرتے ہو

کرم خور میں جو پیرندے وہ نہ کھا جائیں  
 مبتذل عشق کی سب شان ہماری ہو جائے  
 کل بڑی بھڑکے میں آیا میں قدموں کو  
 سانس کی آمد و شد کا بھی نہیں رہا تھا  
 اس کی لو سے مرے پر چلنے پر میں نہ چلا  
 اپنا منہ اشکِ ندامت سے پڑا دھوا ہوا  
 ہو کے بخود کبھی سراپا بکتا ہوں میں  
 حشر کے دن بھی خدا کو تجھے پتا ہے جواب  
 پری حالت پر نہ تم بیخ نہ افسوس کرو  
 مترقب بھی مگر اس کی عطا کا ہوں میں  
 اس شمشادِ حقیقی کے کچھ سہارا بناؤ  
 تم کو قربت ہے جو اس سے کیسی بھی لینا  
 کل ملا ایک شخص مجھ پر اکتے میں  
 دولتیں ان کی بدولت تھیں ہاتھ میں  
 کیا سمجھتے ہو تلافی ہے وہ کافی ان کی  
 روزہ رکھتے ہیں زکاتیں جو دیا کرتے ہو  
 جس کو دیکھو اس سے نا اہل تباہ ہو تم  
 نیکیاں ساری یہ اگر جانیں شکر کا فور  
 تم پر انعام ہیں اس کے وہ ہیں بھوکنا  
 بادشاہی تھیں دنیا کی بھی اس نے دی  
 بھاگتے بھی ہو مگر بھڑکی داکر تھے

ایک ہم ہرین کہ بنشائے خداے اکبر  
 حب یہ لایہ ہے کہ ہے ہر کو مقرر مرنا  
 جان ہم رتے ہیں جہان سے جان پنا  
 یوں کو لکھنے کو لکھے تم نے ہزار دن دیوان  
 شعروہ شعر نہیں حسین نہ ہو چھوٹے سفید  
 عشق و عشق کہ اوس عشق سے بد بچاے  
 ہمیں نفاش کی پلاؤ نہیں گرفتار کمین  
 جتنی چیزیں ہیں جلال اب ہیں وہ تم پر جام  
 تم پر اوسکے وہ کرم اندر مٹھارے یہ عمل  
 چاہیے تم کو کہ دم بھر بھی نہ ہو سکھو لو  
 یوں تو غفار ہے وہ چاہے جسے کوئے عیا  
 ہم بھی مخلوق اویسی ہیں مگر خوار و ذلیل  
 تب بھی یہ دم اوس ہم باہ کیا کرتے ہیں  
 میرے ذہن ممکن تھی محتار غی غلط  
 میں سمجھتا تھا کہ کل خلق کہیں میرے دراز  
 لکھتے ہیں ہمیں میں جن میں سے بچا ہوں  
 آپ نے مجھ کو قرار دیا وہ دلا سا جو دیا  
 خیر خواہی یہ ہے میری یہ لاف و گداز  
 ہر گناہ میں عرق نہ زمین یا بخلاب  
 نہیں وہ مرے یہ کیا اوسکے لیے آئین  
 سے ذہنی آپ سے پردہ نہ کاہن کرنا  
 خود خدا ہوتے ہیں عشق پر اپنے ہمار  
 تو کسی اچھے کے سر ہو کے بہتر مرنا  
 تم کو لا کھ مگر کر نہیں سکتے زہار  
 راستی کا ہے مگر نام کو ان میں نہ نشان  
 نہ وہ مضمون ہے بچائی نہ ہو میں ناپید  
 حسن و حسن جو دوزخ میں نہیں بنائیں کھائے  
 گرم ہے پردہ لواطت کا ہے باز کہیں  
 اور جتنی ہیں حرام اوسکے ہو تم عاشق تمام  
 دین کا اوسکے کیا خوب اور اتنے بدل  
 اوس سے ڈرتے رہو کر لی پتہ اپنی پھولو  
 نہ بچے کوئی بھی دوزخ سے کرے جو انصاف  
 عمر بھی ہم کو عطا کی تو نہایت ہی قلیل  
 زندگی ہم نہیں برباد کیا کرتے ہیں  
 اس لیے میں نے تیرے کی طرف کی رجعت  
 یہ نہان اور کہان میری مٹی لکھتا  
 وہ بھلا کیڑے مکوڑوں کی سینکے ہنیں  
 اوس نے اس بے ادبی پر مجھے آمادہ کیا  
 اس لیے میری خطائیں بھی کرین آپ عاف  
 دیکھا اوسکی کسی بات کا بھی میں نہ جواب  
 اوسکی باتیں مر جھیں تو کارا تین مٹھیں  
 ہے یہ سچ یا کہ دوزخ کا تین آئین کرنا

ہاں یہ سچ میں نہیں یہ جھوٹ ذرا کیجئے غور	ہے زبان حال کی اور اوزیاں قاتل کی اور
قوم کو اسکے تہہ حال سے کرنا آگاہ	جھوٹ سمجھو تو غرض سب ہے ماشاء اللہ
غزل مشاعرہ فتح گڑھ منقذہ ۲۵ جون ۱۹۲۴ء عیسوی ورتو حیدر	۲۸ معرفت جناب باری تعالیٰ شانہ شعر
مفعول - فاعیل - مفعیل - فاعول	
<p>نفس ایک بہنیں پاتوں پر اپنے جو کھڑا ہے اسے اپنے طلب خضر کی حاجت سمجھے کیا ہے ایک اپنے ہی محبوب کو خالق نے دیا ہے یوں تو ہر اک آفت کی دعا درودا ہے یار رب، تجھ میں دنیا ہے اور تجھ میں عیش کی عیا ہے آنکھوں سے جو گر کر ترے قدموں پہ پڑا ہے اسے - گلبدون دیر سے پرتول رہا ہے اولیٰ یہ سمجھ رہے کہ خدا ہم سے جدا ہے کہنا ہے غلط یہ کہ خدا نہیں جدا ہے اسے طائر محبوب تر بھی فریادو بکا ہے احمد کو احمد سے شہبہ راج سر عرش چھوٹے مریے دل کو وہ فتنہ ہے یہ فتنہ دیکھو تو ذرا پردہ کثرت تم اوٹھا کر مشکینہ پر باد جو انی کا ہے عالم</p>	<p>قائم ہے جو بالذات وہ اک ذات خدا سے تجسس کو تو مرا تاثر مل قبل نما ہے وہ بندہ جو آئینہ اللہ نما ہے نبدہ وہی سچا ہے جو راضی برضا ہے لیکن ہر سے بندوں کو تو یہ دایم پنا ہے یہ میرے بکر کا نہیں کھڑا ہے تو کیا ہے یہ رنگ رنگ اک طائر ہم رنگ حنا ہے رگ رگ میں ہماری جو بسا ہے وہ خدا ہے آنکھوں میں خدا دل میں خدایا ہے یا تاتہ کیسے کی یہی بانگ خدا ہے سورج سے تر کو سبق کسب و دنیا ہے بس فتنے میں کل سا قیامت کا دبا ہے وہ شاید وحدت ہی تو خود بلوہ نما ہے جب تک ہے بھی آئینہ ہوا سر ہوا ہے</p>

نور تو ہے عبادت کا تو یہ عالم یہیری  
 دوزخ کا ہے جہنم کا ہے جنت ہی کی پروا  
 اسے پیکار میں کچھ لے لو بھی کہ پس از مرگ  
 کیا اوسکو خبر ہی نہیں اس سوختہ دل کی  
 جنت کے نہ جانے پہ پوچھا دل مشتاق  
 وہ صبح ازل جام الست اور کف ساقی  
 نکلا تھا کبھی یہ تری آبرو کے مقابل  
 رونا سری تنہائی پہ کیا اب دم رحمت  
 یا رب رخ تو حید سے پردہ وہ اٹھا دے  
 کیوں ہم پہ شیاطین نہ مسلط ہیں تاخر  
 جتنی بڑھی عمر اتنی ہی گھٹتی رہی طاقت  
 دینے کو پس اک جان مرین اب بھرے پا  
 تھے تا کہین چھ مرغان حین کے

مجھو نہ فریج جگر افکار کو مردہ  
 وہ زندہ جاوید بامید لقا ہے

قطعہ وراثت توحید و ترغیب عبادت جناب شیخ محمد

۱۹۷۱ م - مفاہیل و مقاصد فیولن

رے فافلو شک آمین میں مجھ کو را ہے  
 تم کو تو یہ دنیا ہے پس اک کھیل تماشا  
 رونا ہے این آنکھوں کو کہ چلوہ قدرت  
 ہر کام میں غفلت کا اثر ہے تو جڑا ہے  
 اوس کی بے خبری نے کہ یہ سوانح سچا ہے  
 جنہیں نہ سما یا ہے نہ جہنم کھیا ہے





<p>اب کر لو قیاس اوکی تعلیمی پر کہ تم نے          ہم چھ کرین روزی نہیں کی اور نہ مگر سب          اور اسلے سو کرتے ہیں ہم جتنے بڑے کام          دنیا میں نہ کوئی نعل رشتہ کر چیں جسم          ہم کرنے ہیں یا ہم نے لیا یا ہو کر سینگ          ہم طاقت پہنچ رہے ہیں جو کچھ دیکھو مذہب          دنیا میں لٹا ہون کی سزا پائیں نہ پائیں          اس میں نہ جو اور نہ بڑا اسے جو پہنچ رہا ہے          یا رب مسئلہ تیرا ہی ترفیق عطا کر          ہم سب ہیں گنہگار خطا کار و لکین</p>	<p>جو کچھ کیا اور سکا جواب اُس نے دیا ہے          اولاد بھی دی مال بھی کیا کیا دیا ہے          یہ کر کے یقین بھی کہ یہ ہر کام بڑا ہے          کر لیں جو یقین حاضر و ناظر وہ خدا ہے          یہ خوب سمجھ لو کہ وہ سب بکھیرا ہے          متبانی یہ سمجھ لینگے کہ یہ کام بڑا ہے          پر سارے گناہوں سے خبردار خدا ہے          اب بھی کرو توبہ کہ در توبہ کھلا ہے          دنیا ترے بندوں کے لیے دام بلا ہے          تکبیر تری رحمت پہ ہر روز جزا ہے</p>
--	--

نوا مان معافی ہے فرما آپ کا جس نے  
 یہ وقت لیا آپ کا کیا چھین لیا ہے

مسند مختصر و مفید جناب ابراہیم علی شانہ معروضہ ارجون ۱۹۲۵ء

۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸
۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳
۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹
۴۰	۴۱	۴۲
۴۳	۴۴	۴۵
۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱
۵۲	۵۳	۵۴
۵۵	۵۶	۵۷
۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳
۶۴	۶۵	۶۶
۶۷	۶۸	۶۹
۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵
۷۶	۷۷	۷۸
۷۹	۸۰	۸۱
۸۲	۸۳	۸۴
۸۵	۸۶	۸۷
۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳
۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲

	<p>تجھ کو بے دیکھے ترے نام پہ وہ ہے قربان بے کے میرے ترے نام پہ دیتا ہے وہ جان</p>	
<p>تو وہ لیلیٰ ہے کہ زلفین زری شہائے فراق فصل عشاق میں ابرو ترے گہ میں مشاق</p>	<p>نیرے قامت پہ قیامت کا ہے پورا اطلاق لیکن اونکو تو یونہی زہیت کا یہ ہال ہے شاق</p>	
	<p>پاکے روزی بھی تری وہ نہیں کھا سکتے ہیں کیونکہ فرقت کے نہیں صدمے اٹھا سکتے ہیں</p>	
<p>بترے عشاق میں لہو جکے مدارج میں بلند بترے دلدادوں میں ادنیٰ جہیں میری تہند</p>	<p>اونکا کہنا ہی ہے کیا وہ تو ہیں سب صدمہ پند اونہ بھی کیا در دولت ہے مری طے بند</p>	
	<p>دستگیری ہے ضرور اونکی بھی میرے مولیٰ اون کے صدمے میں جو ہم سب سے ہیں اعلیٰ اولیٰ</p>	
<p>تجھ کو سبکی ہے خبر کیا مگر اپنی روداد تجھ سے حبیب کہ زمانے کی ٹہری تخت افقاد</p>	<p>نہ کہوں تجھ سے تو کس کے کون جا کر فریاد میں نہ بھولا ہوں کبھی تجھ کو مرے رتبہ عیاد</p>	
	<p>نوجوان مرگئی اولاد کے پانچون صدمے سنا زبانی مرے افعال زبون کے تھے مجھے</p>	
<p>سے کیا پہلے تو وادی رشادت میں نے پڑھ کے پھر اک سبق ابجد و حدت میں نے</p>	<p>سر کے بھیل سر کے آداب رسالت میں نے کیا کہوں پائی ہے کیا کیا نہیں دولت میں نے</p>	
	<p>زندگی کے مری ہر خبر کے ابر و ثباب صفات سندرج میں مری نظریں میں بقیہ اوقات</p>	
<p>اب میں جس حال میں ہوں کیا میں تباؤں تکو ہے عیش چہرے کے دل بھی جو دکھاؤں تجھ کو</p>	<p>عالم الغیب ہے تو کیا میں سناؤں تجھ کو میں کو ارمان ہے کہ اب بلبلین پیمان تباؤ</p>	
	<p>کیا عجب ہے کہ مٹا سری پو نہی ہو جاسے</p>	



<p>             کثرت پکارتی تھی ہم جو دیہوں تو میں              کثرت پکارتی تھی میں تو سرایا فروش ہوں              کثرت سرباز برابر جھگارتی تھی              وحدت کا یہ جواب کہ بالکل غلط اور غ              سب کچھ جو دیہوں سو میں کہ فنا ہی نہیں              ناپائیدار چیز کی نابود ہو گیا              میری تو ذات پاک بڑی بے نیاز ہے              معلوم ہو رہے ہیں بڑے سے بڑے کا              چوٹی کی تیری آنکھ میں ہوتی ہے بقدر              میرے پیچھے نہیں ہیں وہ کچھ وہ بے اختیار              اُنکے لیے وہ باعث نازن مزدور ہیں              پروا تجھے کسی کی بغاوت کی کچھ نہیں              ایک لے ایک چیز جسکی عدیم الثبات ہے              تیرا تو کوئی چیز بھی دنیا میں ہے لوہ              نیل و جیوش و جاہ و شمع نصیر و ظفر              بھر جا کے دیکھتے ہیں تو وہ دین کی ملک              اَلَا بِحُکْمِ قَادِرِ قِیَومِ ذُو الْجَلَالِ              اچھا ہے اُسکے ہاتھ اگر مملکت ہو              ہو رہے ثبات اُنکی میں جس میں بھی ثبات              بننے بڑے ہیں جس میں وہ ہوتے ہیں ہر پ              بعض نہ نہیں مذہب تھے میں نے نہ پائی           </p>	<p>             وحدت پہ کتنی کتنی درمقصود ہوں تو میں              وحدت نے جب کہا کہ میں شمع خوش ہوں              وحدت جو کیر و ناز کے جلوے دکھاتی تھی              کثرت نے جب کہا کہ ہے مجھے تجھے فروغ              تو کچھ نہیں ہے جبکہ بھاری نہیں ہے              لازم زوال ہو جسے اُسکی منہ و کیا              خلقت تری تجھے سبب فنا نہ ہے              تجھ کو یہ عرش و کرسی و گیتی و آسمان              میری نظر میں اُنکی وہ وقت بھر ہر قدر              دریا ہوں کوہ دیہوں کہ ہوں صحرائے غزار              یہ ساری چیزیں جہلی وہ جائے ظہور ہیں              حاجت مجھے کسی کی عبادت کی کچھ نہیں              تو کیا ہے۔ اور کیا یہ تری کائنات ہے              لپٹے سے تاہم پل کہ ذرہ سے ناکوہ              ملک و سپاہ و مال و معاش و فاش و ز              میں آج ملک زید و فل میں کیا کی ملک              ہوتا نہیں ہے ملک حکومت ہمارا حال              سلطان حسین مادہ سلطنت نہ ہو              ثابت ہے اس سے کہ ہے پیاری کائنات              ہوتے ہیں چھوٹے جسم بڑے جلد تر فنا              وہ چھوٹے جسم خورد و خوار ہر کس           </p>
---	---

نزدیک تیرے گرجہ بڑا سا ہے یہ نظام کثرت نے شش جہات عوالم کو دیکھ کر وحدت سے پھر لفظ ادا ہونے یہ کہا اتنی پرانی اتنی بڑی پر یہ کائنات مانا کہ کام یہ تجھے دشوار بھی نہ ہو اجرام میں قوی سے قوی نوکا ذکر کیا مہر و توابت و سیار و آسمان کرنے کو سلب طاقتیں انہی میں بس کثرت کے منہ سے جب پینا دشکن کلام وحدت میں ایک جوش قیامت کا آگیا	چھوٹا مری کرشمہ قدرت کا ہے یہ کام اجرام کے قوائے سوا لم کو دیکھ کر تو نے جو کچھ کہا ہے وہ برحق ہے اور بجا اسکا بگاڑنا بھی نہیں ہل سی ہے بات تکلیف بھی تجھے نہ ہو اور بار بھی نہ ہو چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے جتنی ہے جتنی را دریا و دشت و بیشہ و کوہ گران گران دو تین چار سال انہیں سیکڑوں برس پھر ہو سکی نہ شان جلالی کی روک تھام خس میں تمام عالم کثرت سما گیا
--	---

محنت تری فریخت ہے میکا را بر قبول  
کر لین اگر نہ سید طارث حسن قبول

### مباحثات - ۱۰۰ - ۱۰۱

شعر

مفاعیلن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن

بروز محشر یہاں مرا منہ کہ حاضران کی جناب میں ہوں  
پڑے گی بیون کو لغنی لغنی تو میں بھلا اس حساب میں ہوں  
نہ نقد طاعت گرہ میں اپنی نہ پاس نہ رایہ عسبادت  
فقیر منہ اس غریب عجب مال خراب میں ہوں  
کئے جو اعمال میں نے یا رب خلالت احکام شرع تھے سب  
نہ را سے رفیق نہ روئے ماڈرن غضب کے میں پیچ تو اب میں ہوں

گھٹون کی صحبت میں خار تھا میں۔ بتوں کے دل میں غبار تھا میں  
 زمین کے کنارے پہ بار تھا میں۔ فلک پہن تو عذاب میں ہوں  
 کسی کو طاعت پر اپنی تکبیر کسی کا حامی ہے زہر و لقمہ ہے  
 مجھے نو تنکے کا بھی سہارا نہیں ہے اس اضطراب میں ہوں  
 جنھوں نے مجھ سے وطن چھوڑا یا جنھوں نے نیچا مجھے دکھایا  
 بنھوں نے مجھ کو بُرا بنایا۔ اوٹھیں کے بھر حساب میں ہوں  
 مجھے ہوا تمبار سے گلہ کیا کہ آج میرے ہی حق کے اعتصا  
 بنے میں دشمن مرے خدایا۔ کہ مبتلا میں غذا میں ہوں  
 وہ کشمکش سے خربج جنت۔ وہ دار فانی کے بیج و زحمت  
 وہ قبر کی رات کی معصیت پر آج روز حساب میں ہوں

زنجیر سے جکڑا ہوا ہے۔ کپڑے کے درمیں ادھڑا ہوا ہے۔  
 وہ آج کل کی سارا ہے۔ مگر میں غفلت کی غویں میں ہوں

غزل در ترغیب پاداشی عزائم تصنیف ۱۹۷۰ء

۳۱	فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن	شعر
کیسے یوں پیپ کے اپنا کام اوٹھتے بیٹھتے اُس رہی غفلت فاذکر مئی کا تو وعدہ کرتے دیدہ و دل گر بہ بحر معصیت کے میں جناب آرزو سے خلدین زار ہو پڑھتا ہر نماز خار مھراے جنوں سے کرتا ہوتا التیام وحشت دل چلتے پھرتے کیا ستاتی ہے مجھے	لیجے یہ سردی کا نام اوٹھتے بیٹھتے سہم نہ لیں دھوکے میں اس کا نام اوٹھتے بیٹھتے پیسے میں تو میری ہی کا جام اوٹھتے بیٹھتے کیوں بکاتا ہے خیال خام اوٹھتے بیٹھتے آسے کرتے یہ یوں پر نام اوٹھتے بیٹھتے مان غبار خاطر نا کام اوٹھتے بیٹھتے	۱۲۶۱۲۱

بٹ رہا ہے دوست کا اتمام <sup>کھٹے</sup> <sup>بھٹے</sup>  
 کام کرتا رہے دل ناکام <sup>کھٹے</sup> <sup>بھٹے</sup>  
 دلاوب اچھیل کر رہے دل ناکام <sup>کھٹے</sup> <sup>بھٹے</sup>  
 ایک دن اسے گردشِ ایام <sup>کھٹے</sup> <sup>بھٹے</sup>  
 آئے آنکھوں میں بصدِ ارم <sup>کھٹے</sup> <sup>بھٹے</sup>  
 بس فرشتے کیوں نہ اوس کا نام <sup>کھٹے</sup> <sup>بھٹے</sup>

کلیا لہذا اگر کسی خان نام او

قطعه در بیان توصیف عشق ذات جناب باری تعالی شایسته مصنف

12

مفعول - مفاعیل - مفاعیل۔ فاعلہیں۔

کل کیا تھا خرشا بخت سہ آج میں کیا بدین  
 کج بخت و بے بد گو ہرزہ درامیوں  
 دیوانہ مہون و خوشی مہون اگر قرار ملا مہون  
 خود کہ نہیں سکتا مہون کہ میں کن ہوں کیا مہون  
 سو مہون کہ ہزار ایک میں گشت نما مہون  
 دم میں کس دنا کس کی میں خاک کین یا مہون  
 میں خافے و ولولہ کے لیے بانگ راہ مہون  
 میں خازن گنجیہ نہ اسرار خدا مہون  
 آسید اپنے ہی خجال میں یار وین ہنسنا مہون  
 تشبیہ کی عالم میں فقط عورت سہرا مہون





کہوں آ کے انا بمقام فنا۔ مجھے اور کسی کا تو ڈر ہی نہیں  
 نہ ہے غائبش حورو و قصور مجھے نہ ہے ذوق شراب ظہور مجھے  
 تری دیار سے ہر دم کے ضرور مجھے۔ کوئی چیز ہے مد نظر ہی نہیں  
 وہ ودیعت خالق جل و علی۔ جو ملائکہ کو بھی پہنچی نہ عطا  
 یہ مشرف جو ملا تو بشر کو ملا۔ جسے عشق تہین وہ بشر ہی نہیں  
 کوئی گل نہیں حسین نہیں تری بو۔ کوئی بت نہیں حسین نہیں تری خو  
 کوئی جا نہیں جگ بین جہان نہیں تو۔ مگر آنکھ میں اپنی نظر ہی نہیں  
 یہ ہی عشق بینا بین فرق جلی۔ کہ ہے ایک شجر سے گت انکی ملی  
 کوئی شاخ ملا کی ہے پھولی پھلی۔ کوئی خشک کہ حسین تر ہی نہیں  
 نہ کسی کے سنے نہ کسی سے کہے۔ نہ کسی کی طرف نظر او سکی اوٹھے  
 جو کرے کوئی کام تو کون کرے۔ کہ ذمت کو اپنی خبر ہی نہیں۔

### در بیان رجوع طبیعت بہ عشق الہی تصنیف ۱۸۹۲ء

شعر

فا علما تن فعلن فاعلین فاعلتن۔

تھپکیان دینے لگا جی دل شیرا جھو کو  
 کہہ رہا دھوکے سے نہ سمجھیں کہیں موسیٰ جھو کو  
 کیوں دکھاتا ہے وہ قدرت کا تاشا جھو کو  
 مردم دیدہ سمجھ کر سب یلدا جھو کو  
 بن گیا داغ جگر شمع بجلی جھو کو  
 سبت آتا ہے نظر عالم بالا جھو کو  
 ہون میں دریا وہ سمجھتے ہیں نظر جھو کو

لے چلا جوش تنون پھر سوئے سحر اچھ کو  
 جذبہ طور کا دین آکے نہ دھوکا جھو کو  
 حق نے نبشتا نہیں گردیدہ بنیا جھو کو  
 ہون سے بخت تو آنکھوں میں جگہ دیتی ہے  
 لہذا رکھ کہ ظلمت کہہ مر قد میں  
 چمٹھ گیا طائر اور اک چہر اشنا او چنا  
 ہون میں کونہ نظر دیکھی نظر و لہزین کو ناہ

<p>نشہ بادہ و حیرت میں چھکا رہتا ہوں دل کے بھلانے کو اک خیال چھایا کھا ہے دفع کرتا ہوں اسی ڈھکے طبیعت کا بخار باغ فردوس میں کل تک تھا نشیمن اپنا میں تو دانستہ تجاہل سے بنا ہوں جاہل زندگی اوسکو بے پیاری تو مجھے عزت عزیز میں وہ یا جاہون کسب اک بھر میں چھین ہاتھ اور پاؤں زیادہ نکال اور جیون برہمن دبیر پر اور شیخ حرم پیرا نان</p>	<p>جام مے زہر کا ہے ایک پیالہ چھکو کون کہتا ہے کہ ہے زلف کا سودا چھکو شاعری کا نہیں دراصل ہے دعوہ چھکو اسے قضا آج کہاں پہنچ سکے ڈالا چھکو حیف نادان کہیں مردم درنا چھکو چھوڑ دین تیری طبیعت پہ مسیح مجھ کو چھوڑنے والے کی اللبتہ ہے پروا چھکو تنگ آتا ہے نظر دا من صحران چھکو تیری دیوا کی تکیہ پہ سہارا چھکو</p>
---	---

اور بھی راز کی باتیں یہاں کر دے قات

ہے فریخ جگر افکار سے کھٹکا چھکو

۳۷	الغیات ذبیح معروضہ نومبر ۱۹۷۹ء
----	--------------------------------

<p>مجاہد چھاتے ہیں بہت امیر و ان الغیات ہو گیا دل تیرہ درد سرشتی نفس سے راہ صدق و راستی سے دور افتادہ ہوئیں فرق کر سکتا نہیں ہوں کفر اور اسلام میں جھپٹائی جیونانی بیوانی سے ہوں تنگ نچکے ہیں گہرے بوسے دام زد و حرص و ہوا حب حق حب نبی کی چاہ میں ہو جاؤں غرق</p>	<p>میں ہوں ظلمت میں گھرا لے تو عرفان الغیات یا نبی یا شمع جمع دین و ایمان الغیات یا اے بیکبر اے مرے صدیق و مران الغیات یا عمر یا فاروق فی اللہ و ایمان الغیات اے شہید نص قرآن میرے عثمان الغیات یا علی یا شاہ مردان شیر یزدان الغیات میں جھی یا محبوب محبوب یزدان الغیات</p>
--	--

<p>جنگو یا خاتون کا رخ و باغ ضوان النبیات          خطاب حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام          اسے شہ مسموم اسے شاہ سہیدان النبیات          خطاب بکرت المہم خطاب حضرت امام حسین          اسے خلوص طبع کل اصحاب ذی شان النبیات          اسے امامان طریق دین و ایمان النبیات          اسے سرے شامہت ملک لجان النبیات          کے سب سن لینگے پھر میری اسی آن النبیات          سبہ ہیں ایک اور سب سے میری یکساں النبیات</p>	<p>رنج و عسمن شکر کیا صبر کرنا ہے محال          آپ کے جانوں کے غم پر ہمدانی میری جان بھی          اسے وفور اختیار آل و ازواج رسول          اسے گروہ انبیاء المسلمین و اولیاء          اسے شہ و ارث حسن اسے میرے پیرو تنگیر          گیش دل سے میری فریاد آپ اگر سن لیجیے          سن بزرگوں کی طرف ہے رخ مری فریاد کا</p>
---	---

<p>شعر</p>	<p>شرودہ بادا حشر وہ بادا اسے فریج نیکذات          بیوگی مقبول تیری یہ پیر ارمان النبیات</p>	<p>۳۵</p>
------------	--	-----------

تذکرہ معظیہ حالت خاص مرتبہ ۱۸۹۹ء محاطہ بذات و تعالیٰ الشاہ

مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین

<p>ذبیح اور خون کا سراو سکے ہر دیکھنے والے          تجھے بھی دیکھ لیں تیرا کر شہاد دیکھنے والے          خود اپنی آنکھ سے اپنا تماشا دیکھنے والے          تری برق تجلی کا ہین جلوہ دیکھنے والے          تو پھر گویا تیرے دیکھ لیں ملک و نوا دیکھنے والے          شہ پار و سارے در پر حشر برپا دیکھنے والے          سہرے صدف کاہ و زرو صفا دیکھنے والے          تجھے صد فرین او کا سراو دیکھنے والے          ترے شہاد تری بلک ثریا دیکھنے والے          کہان ہین وہ مری شکل تمنا دیکھنے والے</p>	<p>ادھر آرزو سہل کا تماشا دیکھنے والے          نکل آؤ اس سے ادب و بلوہ اپنا دیکھنے والے          تجھے بھی دیکھ لے دیتا ہوا بیان اپنے قدموں پر          در آقدس سے شامہ کے ہنسن یہ لفظ جان ہرگز          ترا نہ دیکھنے کی جگہ آنکھیں دین نہ دیکھیں ہم          کرین احوال و نظائر کیا خاک ہم خود قیامت کی          لہار سے میری آنکھوں کی جی احوال شہاد تو لے جا          ہر سے ہر وقت یہی شہاد تو ہی نکلے          پر پائے ہر لکے کیا نہ خود شہاد تو احوال          کہان کہ شہاد تو کی شہاد تو کی شہاد تو کی</p>
--	--

تو اہل سے جا کر اسے شوق زیارتانہ مانگیے | تو وہ ہمدرد بن گئے اور انکو ہنسے دیکھنے والے

وہی اچھی طرح پہچان لیں گے قذریوں کو بھی  
تقدیر سیدی ارنج حسن کا در-کھینچنے والے

## ۳۹ غزل در بیان تقرب الہی ۳۹ نومبر ۱۹۰۹ء

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

رہے جو دہلیں رہے آنکھوں سے نہ بڑی کیا ہے  
ہیں جتنے پست ہیں اوتی ہی تو ہیں نظریں  
جھینس ہے مایہ ناز افوازا ہدا ورتوں کے  
بتوں کی آبلہ فرتی کا عذر پیش نہ را  
دل آتش نہیں مضمون کن اقرب سے  
ستا۔ اہوں ازل کی تباہی کے پتے  
قفسا ہے تنہا عرش ہی تو ارا کا کھر  
گناہگاروں کو شان کرم دکھاتا ہے  
شرہ سے کر کے ہوتا طفل اشک خاک راہور

جو اہل سے دور اسے قریب سے ہی کیا ہے  
یہ ہم سے دور بلندی طور ہی کیا ہے  
اوٹھیں سزوت رب غفور ہی کیا ہے  
خدا کی یاد بتوں کے دوسری کیا ہے  
وگرنہ سب روئے سے اپنے دور ہی کیا ہے  
عزیز عقل میں میری فوری کیا ہے  
ابھی چلے۔ ابھی ہو سچے نہ دور ہی کیا ہے  
وگرنہ حاجت روز نشور ہی کیا ہے  
خدا سوار ہے اچھی آواز شور ہی کیا ہے

۳۹

قرین مجھ کو بت اویں چو تھی قرین ترین  
پھر دلی تجھ کو سب سے دور ہی کیا ہے

۳۹

یہ محسن مانج سلسلہ اہلین سے خود ای غزل پر نہیں کیا  
تھا جو تو حیدر اور معرفت بنایا تھیالی شہانہ پر بھی طہنی سے ہے

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

صبح دم چاک اگر صبح کا دامن دیکھا	شام سے چرخ ہر انجم کو درخشان دیکھا
جلوہ مشتری وز ہرہ و کیوان دیکھا	مہر دیکھا کہ فلک پر مہ تابان دیکھا
دیکھنے والوں نے تیرے مجھے ایجان دیکھا	
حشم ز گس میں جو دیکھا تجھے حیران دیکھا	زلف سنبل میں جو دیکھا تو پریشان دیکھا
ہر جگہ اک نئے انداز کا سامان دیکھا	ایک سو غنیمت تو اک سو گل خندان دیکھا
تجھ کو مید اکہین دیکھا کہیں نہان دیکھا	
تجھ کو دھند سے نہ تو کیا کو کوئے صلیصا غرض	یا دتیری ہے فقط نالہ بلبل سے غرض
رنگ تیرا نہ ہر جس گل میں بھرا ہوا گل غرض	مجھ کو آشفنگی گیسو سے سنبل سے غرض
ہوں پریشان کہ تجھے میں نے پریشان دیکھا	
آجکی رات میں بارش ہوئی کچھ بھٹم بھٹم کے	بیٹھے یا قطرہ شبنم گل پر جم کے
میرے کس کام کے فقرے یہ میرے ہدم کے	قطرے پانی کے رخ گل پر لکھیں شبنم کے
چہرہ یار کو میں نے عرق نشان دیکھا	
اس میں کچھ شک نہیں میں آپ کے اوصاف بڑے	نام سے آپ کے ہو جائے ہیں بیمار اچھے
خون میرا جو بھل ہو تو کہوں بے کھٹکے	کیا اگر زندہ کئے آپ نے لاکھوں مردے
اسے بیمار کو اسے عیسیٰ دو ان دیکھا	
تسبت عشق کسی طسایہ الیقین سے	مدعی حسن کے ہوں چھوڑا کھٹے بیٹھے
سہا یقینہ سلیم سے سہنریا انسان نہ دے	دیکھنے والے حقیقت کے بہت کم دیکھے
گلن و گیل کا زمانے کو ثنا خوان دیکھا	
کہا وہ نشہ ہے جو چڑھتا نہ ہو بے تہ نہرا بیا	نغمہ کس کام کا محتاج ہے دنگ درباب
جلوہ تیرا میں کس خیر میں اے عزیز نہاب	قطرہ آب یہ ہم نے ہفت بادہ تاب
یہ سے متوالوں کو مست سے تازان دیکھا	

دوڑ کر کوچہ قاتل میں وہ آنا میرا	بھر وہ مردانہ صفت جان کھپا نا میرا
خود تڑپ کر پے پا بوس وہ جانا میرا	رقتیں سبیل پر تو جھبٹہ وہ دلا نا میرا
اور کہنا وہ کسی کا کہاجی ہاں دیکھنا	
راہ وہ کوچہ قاتل میں بہ دقت پاتا	منہ وہی بڑھ بڑھ کر کہے وہ تلو ار کے ہتھ پرا نا
بیٹ بھرنے کے لیے بے مزہ کھا نا کھانا	دہن زخم کا کھل کھل کے وہ رہ رہ جانا
یار کے ہاتھ میں خالی جو نمکدان دیکھنا	
بہرہ دیتی یہی محکومہ دھوکے کیا کیا	سبز باغ اوس نے دکھائے مجھے یہ سبج بوسا
رستے دم ہو گئی بیگانہ صفت مجھ سے جدا	میں نہ کہتا تھا کہ ہے اس سے غلط چشم و قفا
زال دنیا کا زہیہاے دل نادان دیکھنا	
بھول گئی وہ لکھنویوں کا جاں مجھے	بہرہ دے جی کے وبال اپنے پر وبال مجھے
بھیرے لائق وہی آشفگی مال مجھے	آئیے یاد وہ بھر بھر بھرے ہوئے بال مجھے
دیکھو بھیر میں نے وہی خواب پریشان دیکھا	
ہو گئی جب حدود سرفیل کی قانون میں صدا	ہو گیا خوف مکافات سے اک شور بپا
سرمگن تھا کوئی خجلیت زدہ تھا کوئی کھڑا	ناز کرتا تھا مرست قتل پہ قاتل کیا کیا
حشر میں محکوم جو شہر مندہ و ہسان دیکھنا	
کہتی تھیں اوسکی نگاہیں باشارت صریح	کل کروہ شہدا پر ہے اسی کو ترجیح
آگئی آڑے مگر شامت اعمال فنیج	یاسے قاتل کا یہ ارشاد ورنہ فنیج
کوئی تجھ سا بھی نہ کہنت گراخان دیکھا	شعرا
غزل جو توحید اور نعت پر بھی مٹی ہو بنا میرا شاعرہ فتح محمد شہزادہ ۲۶ فروری ۱۹۲۷ء	
فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن	

کاش وہ روز ازل ہیکو نہ پیدا کرتے  
 ہم کو پریشیہ وہ رکھتے کہ نہ پیدا کرتے  
 ہم مین چھوڑا ہی تھا کیا تھے ہم لا کرتے  
 ہم تھے کیا آپ کا عذاب بکی ہو جا کرتے  
 جانے کیا روز ازل سترہ برپا کرتے  
 ہم تو حرب و سخت اعجاز مسجا کرتے  
 عمر کی بڑی جہتیں طاعت بنائی کرتے  
 مصطفیٰ کے یہ خلق نہ پیدا کرتے  
 کل رسولان سے جہت ان کی نہ انلی کرتے  
 البقیہ ہم کو وہ دروز کا یہ کڈا کرتے  
 جذبہ عشق جہان میں وہ نہ افشا کرتے  
 حشر کے دن وہ ہم دیدار کا رہا کرتے  
 اسے بتو تم جو خدائی کا یہ دعویٰ کرتے  
 قید خلوت سے جو باطلع ہوتے آزاد  
 کون ستا جھڑی محفل میں ہماری فریاد  
 کیا ہے فزا سے قیامت ہی ہمارا فردا  
 نفس امارہ سے ہاتھ میں ہماری ہنگام  
 نقا جان دیکے ویرین انکی بلیا میں لیتے  
 ڈالتا تو نہ نفس پوش بہرے صبا  
 ہیکو ہوتا جو نہ دریشیں نہ عصبی کا

اور کرتے تو قیامت کا نہ پروا کرتے  
 ہاں نہ پیدا یہ ہمارا دل پیدا کرتے  
 اپنی الگا سے نہ بھر سکے جو زندا کرتے  
 آپ ہم پر نہ مارا نہ جو کپا کرتے  
 ہم نہ کہتے تو ملاکات میں خدا کرتے  
 کشتہ ناز مختار کوئی زندا کرتے  
 اولکار و ناک وہ دودن میں کھلا کرتے  
 مشترکین وہ شہ لاک کا خطا کرتے  
 اولکو بھی حرم اسرار فادجی کرتے  
 اُست احمد برسل میں نہ پیدا کرتے  
 فاش کیون دامن یوسف کا وہ پروا کرتے  
 نہ ابرون ہم تو جنم میں سویرا کرتے  
 سنگ اسود کی طرح ہم بھٹک جوا کرتے  
 اپنے محبوب سے بل میں پرہیز کرتے  
 حشر میں جا کے بو ہم حشر نہ برپا کرتے  
 عمر آذر ہی سے تھکین وعدہ تو را کرتے  
 اسے بتوں در نہ ہم اولسا میں سجدہ کرتے  
 روز بار بار ازل ہم تو یہ سودا کرتے  
 ہم نفس ہی میں جیتے دور سے بکھا کرتے  
 ہم بھی آراستہ آسائش دینا کرتے

ہم جو در دل مفتون کی وہ کرتے عریج

شعر	رایگان کیون عشا وقت سجا کرے	۲۲
قطرہ معہ رباعی بنا بر مشاعرہ منقذہ ۱۹ مارج ۱۸۹۰ء بروڈ لوکس مجی شیخ ارادت اللہ صاحب سوم نائب پست نوا		
مفعول - فاعل - مفعول فاعل		
سہرات پر آتسو بڑکا آنا کیسا بے وجہ یہ خوانا میں سنانا کیسا	آنکھوں میں لہو کا ڈبڑا بانا کیسا لکھایا بے کہیں ذریعہ زخم کاری	
آتش زبان میں پہلے لہیہ نیزبان نہ تھیں تاہوں میں تھا شور قیامت کا دلوہ آنسو نہ بات بات پر باہر نکلتے تھے را تون لور سفار نہ بدلتے تھے کر دھن باتوں میں یہ اثر نہ یہ جاوہ بیان میں تھا رہتے تھے ہونٹ خشک نہ چہرہ کارنگ نہ رو ریاے عنعم میں جوش و خروش ہقد نہ تھا کیا تو فوج خنجر ناز و ادا نہ تھا	آتش زبان میں پہلے لہیہ نیزبان نہ تھیں آہوں میں اس سلا کی شرر نیزبان نہ تھیں شور و فغان ان اتنی شرر گہ زبان نہ تھیں اوشٹ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں شیر سخن میں ایسی شکاری زبان نہ تھیں آنکھوں میں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں طوفان آشاک میں یہ بلا نیزبان نہ تھیں کیا قاتلوں میں آگے یہ خود نیزبان نہ تھیں	
شعر ۲۹	بھر پور چڑھ گیا سے گھر رنگ اب کے بار ورنہ کلام میں یہ دلا و نیزبان نہ تھیں	۲۳
یہ نظم سلیس لفظوں میں مین نے اپنے ناخواندہ اور کم فہم مسلمان بھائیوں کے لیے ۲۸ اگست ۱۹۲۵ء کو مرتب کی		
فعل - مفعول - فاعل - مفعول فاعل - مفعول		



اُس بھائی مسلمانوں کچھ دین کی باتیں سنائیں ہم  
جسکی جڑ پتال میں ہے آکاس میں جسکے پل پتے  
نام ہے اور سکا للہیت۔ اپنے سدا کا رشتی رکھنا  
اپنے کاموں سے وہ رشتی نارہت برے کاموں سے ہر  
چوری۔ جھوٹ فریب رناس میں جھٹھ انکو برا  
تم جو کام کیا چاہو۔ اسکی بھلائی بڑائی سمجھ لو  
بھلا کام تمھارا کیا ہے اپنی خدا کی عبادت کرنا  
روزہ نماز زکوٰۃ اور حج چار یہ فرض ہیں خدایکے  
ان پڑھ لوگ سارے بھلوں کے معنی خیر سمجھ لیں  
پڑھ لکھوں کو بھی چاہئے جتنے ہوں سچے یاد لو  
ہوں جو نمازین اور اس کے دیکھی مزاد زیادہ ہے  
روزہ سب کچھ نکو ستارے جھڑ پاس آنے پائے  
مال زکاتی پاس ہے پئے لکے مال کا کیا انا  
جن کو خدا نے دیا دی۔ اور ساتھ ہی اچھی قسمت دی  
دوسری شے بخلق کی خدمت اسکی میں تاملوں جتنا  
سب بڑھ کر ان اور باپ کی خدمت تم پر واجب ہو  
بعد ہونے کہنے کے سب سے بعد وہ جو تم میں لڑکے  
اسکے سوا ہے اور جو خلقت انسانی یا حیوانی  
اس کا مطلب ہو پتہ نہیں کہ نہ کار حلال نہ مار و تم  
یہ دو باتیں خدایت میں نے یہ ہر نظر خلق کی خدمت

کس کا دین محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم  
ہیں سے جتنے میں ان پڑھ ہم سب میں کوئے اور جھٹھ  
جو کام نہ اسکی مرضی کا ہو اور سکے پاس جا کے بھٹکنا  
اور تم میں واقف جی ہر آل چھوڑے کاموں سے ہر  
ان پڑھو ہو یا پڑھا لکھا اور عبادت میں تنک کا طر کا  
مہو جو بھلا اس سے بھٹ پٹ لڑا اور پڑے کے ہیں بھٹکو  
جو مہو کام تمھارا کیا ہے اسکی خلق کی خدمت کرنا  
وہ پہلے کہے نہ تجھ اور اور جو بھٹے کرنات دے  
تاکہ وہ جان میں مطابقت کے اس کے خیر جو خدایت میں  
یا جو پڑھ میں وہ غار دن میں دن کا مطلب بڑو  
تم کو چھوڑا اسکی رنج و لعنت جب ملیں گی اسے یہاں سے  
انظار کے وقت خوشی منائے میں بڑھ کر کھانا کھا  
نہ پڑھائی روپے ہر آل انکو زکوٰۃ کے دیکر رہنا  
رہے میں نہ کا فر فیہ اور کہے میں نہ رنج کی  
پرورش اہل عیال کی اپنے اسکی بڑوں کی نوبت  
یہ جو کر لی اچھی طے سے۔ نوجنت تم پر واجب ہے  
بعد اپنے وطن کے مسکین جو میں مسافر باہر کے  
کا ر ثواب یہاں تک بھی خدمت دینا انکو دینا پانی  
سودھی حیوان یا انسان انکی مدد کر دیا و تم  
حکم ہے قرآن میں انکا مسئلہ یہ بھی ہر حق کی عبادت

خدا کا خوف

<p>یہ بھی سمجھ لو اچھی طرح سے حق ہو بڑا ہی دانا بینا          تنے اپنے دشمن کو۔ زہر کھلانے کا قصد کیا          اوسکی موت نہ تھی اوسدم۔ تم اوسے بہ کھلانے کے          ایسے گناہ سے جو تم کو توبہ تو کوشش بھی دیتا ہے          دیکھو گو ابھی ہمشہر کے دل پھرتے تھے عرسات عضا          اسلیے واسب ہی ہم سب پر بھائی مسلمانوں ست لو          کوئی تمھارا فعل نہ کیے۔ لیکن نہ تو دیکھا ہے          یہ نکتہ بھائیوں کے دل میں اچھی طرح جو سما جائے</p>	<p>اوس سے چھپا نہیں بال برابر میں سے کھینک دیا          حق نے تمھارے ارادے کو اپنے علم سے جان لیا          تب بھی اوسکے گناہ سے تم اپنی جان بچا سکے          لیکن ہو گئے عیب وہ صادر تو اوکا جو کھا لیا ہے          کوئی عذر نکھارنا اوسکے گناہے چل نہیں سکتا          سب کو ایسے کام کی نیت اپنے خدائے خون کرو          ایسے ہم وہ کام کریں کیوں۔ جو بخلاوت حکم خدا ہے          کوئی کام بڑا ہم سے سزا دینا تو ہونے نہ پالے</p>
--	--

تم: فوج ہو نازل ہر دم بد میں ایسے خدائی قوت  
 قوم کی خاطر تھے اٹھائی آگے بیان جہت ہی قوت

۴۴	<p>دور تو حمید و نصرت و نصیر - ۲۹ / اپریل ۱۹۹۲ء</p>
----	---

فا علان - فعلان - فاعلقن - فاعلقن

<p>ہر ننگا کہ فلک پر مسہ افور نکلا          پردہ تو رے سے جب دوسے پیر نکلا          امینا کا بہت اس راہ سے شکر نکلا          یوں تو اصحاب میں ایک بڑے ہلکے نکلا          دولت و سلطنت و اربین عمر کو بخشی          جو دیا جب کو اسے بخت دیا اوس میں کمال          جان شیریں لب شیریں پیو اگر پہلے          وقت تھا مہربانی عمران بہ بڑی پتہ تھا</p>	<p>جلوٹ یار ہر اک رنگ میں ہیر نکلا          بوسے عیسیٰ کہ افق سے شہ خاور نکلا          کوئی انہیں نہ محمد سا پیر نکلا          یار غار ادینین فقہ ایک لاور نکلا          ابن عفان حیا کا سرو ضر نکلا          صلیم میں کوئی غلام کے نہ پراہر نکلا          انتہی انتہی جن سے دم آخر نکلا          ان سنی یان معاشیہ سے برابر نکلا</p>
---	---

ختم تھی او سپہ رسالت تو ہم ہی آخر کار	حامی رز جزا شافع محشر نکلا
نیک و بد کی بیتی جانتے ہیں شروع	بدترین بندہ تر الا کھوں سے تبر نکلا
زندہ ہو جائے فریج آگے جو کوئی کہہ دے	
کہ ترے ذبح کو پھر بار کا خنجر نکلا	

۴۵	در بیان فکر الہی ۱۸۸۹ ع	شعر
----	-------------------------	-----

امفول بمفایل مفایل بقول

کہتے ہو تو لو ایشیہ نام خدا کا	بندوں یہ کوئی نیتیں کام خدا کا
لینے ہو کھانے کو اگر نام خدا کا	گردن پہ تختاری ہو یہ الزام خدا کا
ہیں شش و قدم و طبق سیران سے	بٹتا ہے ہر اکس آن میں لغام خدا کا
پلوچے کوئی ہیر سہل سے بندو کی حمایت	ہو پوچھتا ہے جتنے بیون کو جب پیغام خدا کا
سہراہ سکر کا شیکے قرہ بولے کہ نہ بولے	یہ کام ہم ہمارا ہے۔ تو وہ کام خدا کا
کیا میرے نگہ یہ سنہ ہم بات کر شیکے	دنیائیں نہ بھوکے نہ یہ نام خدا کا
قافی ہے مہمان۔ اور غل اسباب ہوائے	باقی جو رہ گیا وہ فقط نام خدا کا
آسان دل بہت جان ذکر الہی	نور سیتہ تن قرینہ حکیم نام خدا کا
کتر سیتہ وہ انسان جو ٹیڑھی طرح غبی	پیشے ہو یا فطیغہ سر در نام خدا کا

کراہت قرینہ او سہرہ عقدر دل دالہ

بر نام فریج ہر خدا نام نہ نہرا کا

اور حکمت فریج پاک حیا و عفت الہی	۴۶
تمام ناموں میں	۴۷

<p>چھپ گیا رنگ کہ میں ہو کے کہ میں ہو ہو کر تو کبھی پیر میں کل میں پھولا بھی سما ہے کہیں بلبل کے لیے بن کے قنار تو آیا کل میں تو غنچہ میں تو برکتیج شاخ میں تو شرق کیا غرب ہو کیا کیا ہر شمال اور جنوب جاؤں صحرائی طرف جوتیرے پائے کے لیے غم کو نین سے تو پاک اگر کر دینا شکل آئینہ مرے دل کو صفائیں کر صل تیرا نیر کا خوش پہر ہو تو فرور ایک ذرہ بھی ترے نیر کا ادھون ملا میں تو ایک نذرہ عی ہوں ہری کیا قدرت ہاں مگر اتنی تمنا تو ہے بیشک کہ میں آرزو ہے کہ مرے تن کا قفس بٹوے دل غمدیدہ سے پہلو مرا کچھ نفا آباد</p>	<p>ایک دن تو نہ ملا بیف مجھے تو ہو کر سراوٹھا تابے کبھی سر دلب جو ہو کر کہیں قمری نے یہ نعرہ کو کو ہو کر جائے کس کس میں نکلتا ہے نہان تو ہو کر آئے آنے پہ تو آجائے تو ہر سو ہو کر جھاگ اوٹھے مرد کا دیرہ آہو ہو کر ڈھونڈتھا میں تجھے ہر چیز میں کیس ہو کر تو کے مجھ سے میں غیبت کہن بر ہو کر اپنے مطلب کو ملتا ہے تو ہر سو ہو کر برسون مجھے میں مراقب حوزا ہو کر تجھ سے مانگوں نہ تو نور سیر ہو کر دیان دون میں غم کو تین سے کیس ہو کر روح پرواز کرے طائر یا ہو کر پہ گیا حشمت تما سے وہ آئسو ہو کر</p>
<p>چرخ و دار و رخ چکرانگا کو حیف ۲۷</p>	<p>۲۸</p>
<p>در حمد و ستایش جناب پرستہ عالی و اعلا خدایا لا اله الا انت سبحانک اے پرستہ عالی</p>	
<p>مفعول فاعلات متعایل - فاعلین -</p>	
<p>ساقی ملا دے حیا ہم شہر یا ہمارا مکدوسہ کہ درجہ دے سچہ قدر و قدر</p>	<p>لون نام مجھ کو مجھ کو کہے رہا ہو یہاں سا میں دیر کا ہون آفر ہو</p>

نہیں سے فریق پاستور باد کے کہ علم کو روک  
جڑھنا بھی حد سے کام نہیں لایا ہو گا

غزل بطور مباحات کتاب پارسی از آیت الله العظمیٰ الخراسانی

١٠٠٠

آئی پھر فصل جنون پھر بڑھی وحشت میری  
 دخت رز کر سکی پھر وہی جاہت میری  
 تو عروسان سخن نے مجھے بھرا گھیرا  
 پھر اٹھیں گلے ترا نوئی بندھی صحن دل میں  
 پھر مرے طائر ادراک نے بازو کھولے  
 آئین پھر غیب کی آوازیں مری کا تو نہیں  
 اس کے جلوے مجھے ہر شے میں پھرتے ہیں نظر  
 نہ تو مہر ہے درون میں جو تجھ کو دیکھا  
 تیرے توحید پر بیشک تری خلقت ہے گواہ  
 دیکھتا ہوں میں اوصاف ہر گل میں تجھے  
 گو باہین چھوٹیں درختوں سے کہ نکلیں شاخیں  
 عام ہے عام ہے انعام ترا خاص نہیں  
 تو کمان اور کمان جلوہ قدرت نیرا  
 قدر نعمائی الٰہی سے جو میں کرنے بیٹھا  
 اپنے منہ سے نہیں بنتا ہوں میں شیدا تیرا  
 یوں تو دیکھا ہے ہر اک چیز میں تجھ کو میں نے  
 التجا اب ہے ذبیح جس کے دکھ کی یہ  
 شائق ہیں شائق ہیں دنیا کے یہ جھگڑے جھپڑ  
 غم روزی غم اعدا و غم اہل و عیال  
 بھانسا ہی تھا جو مستور ملاؤں میں مجھے  
 شہم جن میں سب جتن کوزا حق ان کے مجھے

لیجلی پھر سوے صحرا مجھے عادت میری  
 تازہ پھر پیرمغان سے ہوئی بیت میری  
 پھر بگڑنے لگی ایک ایک پینٹ میری  
 پھر وہی لٹنے لگے کرنے بڑی گت میری  
 پھر چڑھی عالم بالا پہ طبیعت میری  
 پھر خبر لیتے لگی دھڑکی سماعت میری  
 تمام حق کھل گئی پھر چشم بصیرت میری  
 گھسٹ گئی میری نظر بڑھ گئی حیرت میری  
 وزن میں سیسے گراں تر ہر شہادت میری  
 تکتی رہتی ہیں اوصاف بلبلیں صورت میری  
 اوٹھ کھڑی ہوئی ہر گشت شہادت میری  
 میں جو بھاگوں تیرے در سے تو یہ بھاگ میری  
 میں کمان اور کمان کی یہ بصارت میری  
 اس طرف سب تھیں ادھر ایک یہ صوٹ میری  
 نکل و لبیل کی زبان پر سے حکایت میری  
 تو نے دیکھی ہے ہر اک وقت میں حالت میری  
 کاٹ دے بار خدا جبار مصیبت میری  
 سخت ہے سخت ہے حیران طبیعت میری  
 کھائے جاتے ہیں مجھے واہ ری صمت میری  
 نوبت تا ہی نہ آزاد طبیعت میری  
 رنگ وحدت میں بوڑھائی ہوئی کثرت میری



<p>خرام ناز سے اک دن سپا کر قیامت کا                  نماز ون میں ہے قذافات سے کیوں غنایات کا                  حقیقت میں وہی ایم قمریوں دن ہو قیامت کا                  ہمارے حال آئینہ ہے آئینہ قیامت کا                  ہمارے مرنے جینے کا ہدیہ یار بن قیامت کا                  قیامت کے لیے سامان نافع ہے قیامت کا                  کرین کیوں جمع ہم دنیا میں بنان کی قیامت کا                  عبادت وعدہ دیدار والا دن قیامت کا                  اونٹے گائے سے جب بقی وہ ہو وقت قیامت کا                  وہ سپورانیہ نازاؤں کے بازار قیامت کا</p>	<p>ازل میں مجھ سے کتنا تھا اٹھان اُس سر قیامت کا                  کیسے قزو قیامت میں نہیں جلوہ قیامت کا                  ہوا ہے وہ مگر من کے لیے اوزن قیامت کا                  عبت ہے پوچھنا وقت اب قیامت کی قیامت کا                  نہ دے تو عالم برستا میں ہو حکم قیامت کا                  دامن شتاق بھگو بس ہے اکبر لہذا قیامت کا                  سفر میں وقت پا کر صرف دو دن قیامت کا                  رہے تو نے بڑا سب کو میری بھی شبہ غم سے                  صد ایسے تصور پر مگر ناگہن کیا قیامت ہے                  انھیں کے پاس نکلا جھکو تم کہتے تھے سوائی</p>
---	--

مسطح عالمی

<p>یہ ہے کون نہیں، پر تو جو میدان قیامت کا                  انھیں کے اذیت ہوگا پلہ میدان قیامت کا                  چکا نہیں، گئے تھے سیرانی بازار قیامت کا                  بڑا نام ہے یہ ہے یہاں کیا قیامت کا                  وہی اونٹے ہیں، یہ ہے یہاں کیا قیامت کا                  اگرچہ مل چکا تھا اختیار وہاں قیامت کا                  وہی ہے یہاں کیا قیامت کا                  انہیں کے اذیت ہوگا پلہ میدان قیامت کا                  چکا نہیں، گئے تھے سیرانی بازار قیامت کا</p>	<p>یہ ہے کون نہیں، پر تو جو میدان قیامت کا                  انھیں کے اذیت ہوگا پلہ میدان قیامت کا                  چکا نہیں، گئے تھے سیرانی بازار قیامت کا                  بڑا نام ہے یہ ہے یہاں کیا قیامت کا                  وہی اونٹے ہیں، یہ ہے یہاں کیا قیامت کا                  اگرچہ مل چکا تھا اختیار وہاں قیامت کا                  وہی ہے یہاں کیا قیامت کا                  انہیں کے اذیت ہوگا پلہ میدان قیامت کا                  چکا نہیں، گئے تھے سیرانی بازار قیامت کا</p>
---	---

الہی رحمت سے



شعبہ ۱۳ ۱۹۲۵ء	ذیح زریہ ہر مرحلہ روز قیامت کا	۵۱
غزل در اظہار توحید و معرفت جنات ری عزیمت ربنوی		
مفعول - فعلات مثلاً علیل - فاعلین تر		
<p>کھی ارج اوی کی عید اوی کا دوکانہ تھا جو چڑھ گیا نظریہ وہ اوکا نشانہ تھا رندوں کے پاس اپنیں کیا اور کیا نہ تھا زلفون کا اونکی جبل صد چاک بٹانہ تھا دنیا میں کیا ازل میں بھی جس کا پتا نہ تھا تھا دل اگر ہر توجہ گر بھی نشانہ تھا پہلے ذرا جو رنگ سخن عاشقانہ تھا تقدیر سے اوی پہرا آسٹیا نہ تھا چھوٹی بلا سے موت کا تو اک سہا نہ تھا تھے ایک ہم ادھر تو ادھر کہ نہ مانہ تھا ہے ایک وہ غفلتوں کا مری تازیانہ تھا نچھ کو خبر نہ تھی کہ وہ تھا سا تھ پانہ تھا</p>	<p>بیگانہ زمانہ جو اپنا یگانہ تھا نہ گمانہ ازل بھی عجب سید خانہ تھا جامِ مے است اگر نشت زانہ تھا اندوہ بھی ایک ہمارا زمانہ تھا اوس تیرے نشان کے نشانہ بنے ہیں ہم تر چھی نگاہ ناز سے دونوں کی لی خبر تھا وہ نسا دھون جوانی کے جوش کا جس شمع پر کہ آتش گل اب ہے شعلہ بار تنگ آئی تھی ان نفس غصری سے روح محشر میں بھی کچھ اونچہ ہماری نہ چل سکی یارب جو مجھ پر گزرے میں نیامین حادثات اے بھووی وہ سانے سے میرے جھک گئے</p>	
شعبہ ۱۴	<p>در بختی گئی عدو سے بھی اوستی نہ کیسی تریت و بیج کی فقی فلک شامیاء تھا شعبہ ۱۵ ۱۹۲۵ء</p>	۵۲
مفعول - فعلات مثلاً علیل - فاعلین قلعان		
<p>زلزل میں کس قبکون کا تو اک بہانہ تھا وہ فیکہ ہیں یہ تقدیر تان نانا تھا</p>	<p>زلزل میں کس قبکون کا تو اک بہانہ تھا وہ فیکہ ہیں یہ تقدیر تان نانا تھا</p>	

<p>کھری پر اپنے ہی متوالوں کو پلانا تھا          کہ بگلیاں صف عشاق پر گرانا تھا          بلاکشان محبت کا آستانہ تھا          وہ بکھری زلفوں میں ساتی کا منہ چھانا تھا          جو گلبنوں کی قلم کا نگار حنا تھا          اویسی کی شان پر لیر بھی آشیانا تھا          طر زمانے والو سہارا بھی اک زمانہ تھا          اویسی کی بوسہ میں جلا کر جھٹے مٹانا تھا          اویسی زمانے کا ہنک بھی آزمانا تھا          سپرد دھربس انا الحق کا اک ترانا تھا          زمانہ بھر تھا مراجب مرا زمانہ تھا          قریح وہ بھی مٹھارا کوئی تانا تھا</p>	<p>ازل کی بزم میں مدعو تو اک زمانہ تھا          پلا کے جام وہ ساتی کا مسکراتا تھا          وہ خال جس کا پیرتارا ک زمانہ تھا          بنا کے رند بھراون پر بلا بھی ڈھانا تھا          ہمارے خسرو شغل کا وہ آستانہ تھا          وہ گل کہ بوسے بسا جبکی اک زمانہ تھا          کبھی چمن میں سہارا بھی آشیانا تھا          وہ شمع جس سے کہ پرنور اک زمانہ تھا          وہ دور جب کہ وذا ہم سراک زمانہ تھا          صریر سان سیردار اوسکو اک زمانہ تھا          تم ایک کیا میں زمانے کا اب میں سودا          وہ جس میں فکر و ترد کی تھی نہ گنجائش</p>
---	---

### در بیان عشق ذات جناب باری تعالیٰ عزہ تعالیٰ عنہ تصنیف ۱۹۸۴ء

شعر	فاعل ثن - فاعلاتن - فاعلات	مفعول
<p>ہر نہان تیری نعل ہی میں نشان کو ہے دوست          کیئے اوس پہلو کو پہلو ہو جو ہم پہلو ہے دوست          چھوکتے ہیں چشم دشمن میں بنبار کو ہے دوست          کشمکش سے فائدہ ہم پہنچ رہے ہیں سود          دوست ہمیں جب کھینچا کہ ہم کھینچا سود          ڈھل نہ جائے میرے چہرے سے چہرہ کو ہے دوست</p>	<p>فرخ سے تاغش ناسخ شور بائے ہو ہے دوست          دل ہی دل ہے جو ہے آئینہ زانو ہے دوست          پھینکے تہیں چرخ پیراوس کی گلی کی خاک ہم          خون پہنچتا ہے رگون سے خواہ کھینچی ہیں رگین          عقل کے دشمن نہیں کھینچ جو فرق وصل و ہجر          آب کوثر سے وضو کروں یتیم طور کر</p>	

اپنی اپنی راہ پر چلتے ہیں شیخ و برہن شیخ کو مسجد مبارک برہن کو بت کدہ گردش حشیم صنم ہے گردش لسل دھار لیلۃ القدر اپنی خوشبو میں ہے تہک پست آسمان بھی ہے ہمارے قتل میں ادکا شریک ابو یوسف بھی جرم دل پر شک لگھنے لگا	دوست دشمن ایک ہو جائیں جو آئیں سوئے دوست مجھ کو محراب عبادت ہے خم ابروئے دوست جنتش ارض و سما ہے جنتش ابروئے دوست برہن لگایا تھا سایہ کیسے غیر لوتے دوست قوت دست عید وہی قوت بازوئے دوست لکھو دیانبل کو کس نے زلف غیر لوبے دوست
---	---

میں گیا ہوں آج خار ویدہ دشمن بہن  
میں ازل سے ہوں خوشیخ خبر ابرو دوست

یہ نظم و پسند اوس مضمون پر مبنی ہے جس کا استخراج میں نے مثنوی  
مولوی معنوی کی ایک حکایت سے کر کے اپنی حالت میں لکھا

شعر ۱۲۲

کے ساتھ منطق کیا ہے

۵۴

مذہب - مغالین ستون

آنکھوں کی تیرنگہ دربر میں دے  
یا تیرے کام کی ہو دل میں  
ہو مجھ کو وہ ناپہرہ اسیت  
او بہر ہی میں سمجھوں کچھ کو قادر  
تو ان جو کہے تو میں بڑا دن  
از تو۔ یہ او وہ قدر تیر مطلق  
دو جا۔ کتا ہے اک تو ہی نو کرتار

یار بے مجھے رو بہ لبیقین دے  
خطت ترے نام کا ہو دل میں  
قرآن کی میں پڑھوں جو آیت  
سمجھوں بہن جسے حال و قادر  
گورائے میں راہ ہے غیر ممکن  
تبعیت جسے کہ اوہر ہے برحق  
سے پہا۔ تجھے۔ ایک۔ شوار

دیکھوں میں تجھے ہر ایک شے میں  
 اسفل میں میں تجھ کو پاؤں اعلیٰ  
 دریا ہوں کہ کوہ ہوں کہ صحرا  
 درون سے سنون تری بڑائی  
 راحت ہو ذرا جو تجھ کو حاصل  
 کھنس کر جو بلا میں ہو تر حال  
 پس سکھ میں رہوں کہ دکھ میں  
 دل میں ہو مرے تو ہو تر اذوق  
 ہاتھوں سے جو ہو تو کام تیرا  
 تاروں سے بھری ہے رات تیری  
 میں اپنی جو دیکھتا ہوں سستی  
 پہلے تو دنیا میں قطرہ بنا کر  
 تھا ایشیت پدر میں ایک تدبیر  
 گذرا حیدم کہ دور او کی  
 لپٹی بزیان دور ثانی  
 زندان بھی وہ حسین زندہ کر  
 جگڑے ہوئے سر سے بانوں تک بند  
 جنبش کی نہیں تھی ایک صورت  
 گردن میں بھی طوق اک پڑا تھا  
 تالی تھی غذا کی بھی یہی تو  
 کیا عرض کروں کہ کیا غذا تھی

پرکھوں میں تجھے ہر ایک بے میں  
 اعلیٰ میں تجھی کو سب سے بالا  
 سب میں نظر آئے جلوہ تیرا  
 فطر و ن سے صلا کے آشنائی  
 سمجھوں کہ کرم ترا ہے شامل  
 سمجھوں میں اوسے سزا ہے حال  
 ہر حال میں شکرا داکرون میں  
 آنکھوں میں جو ہو تو ہو تر اذوق  
 ہو ننھوں پہ جو ہو تو نام تیرا  
 درون میں ہے کائنات تیری  
 پاتا ہوں ہر اک طرح کی پستی  
 ناقابل و نابکار و نایاک  
 پھر مان کے شکم کی کئی نوبت  
 تیار ہوا مرا ہو لی  
 زندان میں بلائے زندگانی  
 مشکل ہے گذر کسی کی دم ہر  
 منظر آنکھ زبان پلک پلک بند  
 ہر لاکھ طرح کی گر ضرورت  
 جس کا سہناٹ سے ملا تھا  
 سانسوں سے میں کھینچتا تھا جسکو  
 ناپاک و خبس ذرا ذرا تھی

<p>             چھونا بھی ہے جس کا ناگوارا              آنے لگے پیش کچھ حوذاست              غمخواری کو روح مولوی روم              اور میری غذا کی وہ رداست              ہو گا کسی دام میں نہیں صید              رونگٹ رونگٹ پھنسا ہوا ہے              لیکن نہیں السی قید محکم              دنیا میں کہیں نہ دیکھی بھالی              دونوں ہاتھوں سے سر کو دھن لے              ہے سب یہ گزرنے والی حالت              جو کل ہے وہ اگلے دن نہ ہوگی              اصلی جو نجات کے سبب ہیں              کٹ جائینگے خود بخود پھندے              عزت ہے جہان و ہاں ہے تبدیل              اب عام میں جلے خاص ہو گے              کرتے ہیں تمھاری یاد و شد              سر پہ کوئی کاندھوں پر دھریکے              ہر طرح کی وہ کرنیکے خدرت              دینکے وہ مزے عجیب بہم              خود صاحب اختیار ہو گے              قرآن نے جسکی دی بشارت           </p>	<p>             کھانے کا ہوا اس کے کس کو یارا              تھا ختم پہ جبکہ دور ثالث              آئی مجھے سسکے زار و غموم              دلیبی مری قید کی جو حالت              بولی کہ ہے جس ستم کی یہ قید              ہر عضو بدن بندھا ہوا ہے              میں نے بھی میں دیکھے چند عالم              ترکیب غذا بھی ہے نہالی              پھر اوس پہ صفت جو اسکی سن لے              دیتی ہوں مگر میں یہ بشارت              جو آج ہے کل کے دن نہ ہوگی              آثار عیان وہ سب کے سب ہیں              نصبر سے کام اور چندی سے              نصرت ہے جہان و ہاں ہے سہیل              اب بند سے تم خلاص ہو گے              سب کہنہ کے لوگ چشم در راہ              ہاتھوں ہاتھوں لیے پکڑیں گے              بالین گے تھیں باز و اہمت              نگین کے تھارے دہشت جہدم              پڑھ لکھ کے جو ہوشیار ہو گے              پاؤ گے وہ درجہ خلافت           </p>
--	--

<p> تم کرتے پھر دگے ہو کے مختار  ان سب پہ لے گا تم کو قضا  صحبت میں بھی مہ جین ہو گے  ہر کام کی تم کو ہوگی فرصت  ہر جا پہ ہے ریل استادہ  تو دودی جہاز پر چڑھو گے  بادی بھی جہاز اب میں موجود  گو میں نے سنی یہ دل سے تقریر  کچھ میری بھی عرض مجھ سے سن لے  میرے تو سمجھ میں کچھ نہ آئی  کیا اس پہ کوئی یقین لائے  فطرت کے خلاف میں وہ یک یک  جس تخت پر اب میں جلوہ گر ہوں  جس چرخ کا اب ہوں شاہ خاں  دنیا یہی عاقبت یہی ہے  ہوتی ہے کہیں وہ یوں بڑا لی  لایا ہے بیان جب آب دانہ  عالم کوئی اور اس سے اچھا  رہتے ہوں وہاں یہاں سے نور شد  یہ لونی سے یوں گذر ہوا وہی  کرتے تو نہیں گنہ کم از کم </p>	<p> آزادی سے سیر وشت و گلزار  بھڑو برو کوہ و باغ و صحرا  خلوت میں جو ناز میں ہو گے  ہر فصل پہ تم کو ہوگی قدرت  ہو گا جو سفر کا کچھ ارادہ  دریا کا سفر اگر کر دگے  ہوگی جو ہوا کی سیر مقصود  مجھ پر نہ ہوئی ذرا بھی تاثیر  میں نے بادب کہا یہ اس سے  یہ تو نے جو داستان سنائی  جو بات سمجھو ہی میں نہ آئے  باتیں جو سنی ہیں میں نے اب تک  جس ملک کا اب میں تاجو ہوں  جس بحر کا اب میں ہوں شاد  اسد کی مملکت یہی ہے  ہوتی ہے جو بات ہو نیوالی  محب کو بھی گذر گیا زمانہ  میں نے تو نہیں سنا ہر صلا  جائے ہوں جہاں یہاں کے دانند  یہ فکری ہے یوں سیر ہوا وہی  مانا کہ پڑے ہیں قید میں ہم </p>
---	--

<p>             آزاد سی اس کی قید بہتر              آنکھ بنان تو چھٹکے نہیں خاک              دوسریا کا وہ دوان لین ہم              جاننا سہجہ وہاں ضرور ہم کو              آستے ہیں نظر ہمیں بڑے طور              آج ہمیں لغتیں حسد داد              کیا اب سکو عظم عبادت حق              الزام سے بھول تو وہ بری ہوں              مشکل ہے کہ بن نہ جائے شیطان              اسباب جہان ہوں مصیبت کے              بہتر ہے مجھے یہ جینا نہ              فرما ہے لگی وہ روح صافی              تو نہ ہو آیت سہ ماہ باصرار              تیری نہیں اس میں کچھ خطا ہے              لکھتے ہی صحیفہ اوپر آئے              اگرچہ تیرا تیرا تیرا تیرا              یہ ہو گیا ہے سہ ماہ باصرار              پائے کا ہر اک وہاں چل اپنا              دوان ہو بدوان کا جزو قسمت              تیرا نہ کہ غیبی جاننے ہیں              یہ تیرا ہے جس پر ایک ایمان           </p>	<p>             انسان جو ہے مصیبت کا خدگر              سب کچھ ہے غدا ہمارا اپنا              سچا بھی ہے جو جان لین ہم              کر لین بھی یہ ترغیب ہم کچھ ہوں              کر سکتے ہیں تیرے بیان چہ بظور              اس درہر شہ جہان و آزاد              کیا اس سے اسید طاعت ہیں              جان انہیں ہی بھولنا یاد ہوں              اور ان کے سوا تو کوئی نہ ہوں              ان کے پاس ہے آیت بگہ ست              اس سے ہمیں چھٹکے ہی نہ ہوں              سہ ماہ باصرار سہ ماہ باصرار              دینا ہے جو چاہے سہ ماہ باصرار              سہ ماہ باصرار سہ ماہ باصرار              جیہوں چہ تیرا نہ ہوں آیت              کر سکتے ہیں تیرا نہ ہوں آیت              اک مرتبہ تیرا نہ ہوں آیت              یہ تیرا نہ ہوں آیت              تیرا نہ ہوں آیت              تیرا نہ ہوں آیت              تیرا نہ ہوں آیت              تیرا نہ ہوں آیت           </p>
---	--

ان سے کوئی یہ تو جاے پوچھے  
 اوس نے جو یہ لاکھوں تختیں دراز  
 علم و خرد و فنون و اقبال  
 جاہ و چشم جلال و سلطنت  
 پا کر انھیں اتنے پھول دیا ہیں  
 رکھیں تہ ذرا بھی اوس سے یہ کہا  
 پھر بھی نہ کرے وہ شہر بہار  
 رہتی ہے فقط یہ بات باقی  
 ہوگا کوئی حشر نشہ کا دن  
 کی جس نے یہ کائنات قائم  
 دیتا ہے جو غیب کی کوہستہ  
 مردوں سے نکالتا ہے زندہ  
 تنجوں کو برکت کر دھاسے  
 تابع ارض و سما ہیں جس کے  
 کیا اوس کے لیے ہے کوئی ڈھار  
 نیکیوں کو بل دے نیکیوں کے  
 یہ سچ ہے کہ کلام کا است  
 تجھ کو کیا نہیں نہیں دینے  
 ایک ہونے کا اول بیت  
 تو تھا اسی ایک مہضت نہ جان  
 تجھ سے کہ نہیں خبر یہ جان کا

ترہیز انکا نہیں خدا کے ذمے  
 دنیا کی بھینس کھوتیں دن  
 ملک و زور و سیر و آل و اسوال  
 جیل و خدم و عیال و عسرت  
 نعم کو بھی اتنے پھول دیا ہیں  
 نہیں اوس کا یہ نعمت نام  
 دے جی نہ اوسین کہنے کا بدلا  
 سلام کوئی آخر بہتہ کا پیر بھی  
 یا یا تین سو سو ہیں غیر عن  
 جو تھا جو سہہ رہے گا باغ  
 رہا کہ نہیں یوں کو کہ پستی  
 زندہ رہے نکالتا ہے مردہ  
 اب تخم نے لاکھ پل بنائے  
 خدام آں دہوا ہیں جس کے  
 محمد سے کیا کرے یہ گرم بازار  
 یہ کارون کر پھل براہیوں کے  
 دکھاتے ہیں اوکھوں نہ بالہ آ  
 اور بھی نہیں ایقان عقیق  
 تو خدا در یہ زلزلہ طغنت  
 یہ دیا نہیں بن سچین انجان  
 راز اسے کھلا ہوا نہ کا



<p>چکھا نہیں تو نے آب و دانہ نچھ تک نہیں پونچھے ہیں پیہر ممکن ہے کہ تو کرے تیار دنیائے خیال آستے بیشک بڑے خوف کا مکان ہے کتنے کو ہیں نیستیں ہزاروں مشکل ہے بیان سے پاک جانا یہ کہہ کے وہ روح پاک بنیاد گزرے وہ تیر کا زمانہ</p>	<p>یہ چائے ہوئے ہیں اک زمانہ ان تک صحف و پیہر اکثر وہ جو نہ کرین تو ہیں وہ اکفر تو نے جو بیان کیے ہیں مجھے دنیا نہیں دارالامتحان ہے ساتھ اذکے ہیں جہنم بھی کون بے خطر و بیم و باک جانا رخصت ہوئی تجھ سے بادل شاد دنیا میں پڑا مجھے بھی آنا</p>
---	--

دنیا میں تو مع پر جو صبر ہے  
گزرے وہ ہیں فارسی میں لکھتے

غزل در لغت جناب رسالت پناہی در ذوق شوق دیدار الہی عرصت

قیامت معروضہ

شعر

۵۵

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

<p>کسا تھا کس نے جا کر عرش کے پائے ملاوینا ذرا سا مسکرا کر گوہر دندان دکھاوینا گر ہے کار حق چشم حقیقت آشناوینا جو کچھ نام خدا دیتا ہے اب پیش خداوینا خدا کے نام کا لینا خدا کے نام کا دینا دوئی کا دریاں پھر وہ اس کے بعد کھاوینا</p>	<p>شب غمی انہر صوف ادھولے آہ رسا دینا دیج زار کار و زبیر لایں غل بہا دینا ہر اک صنعت کا ہے کام اپنے صانع کا پتا دینا دور دولت سے ہم جانتے ہیں تم اذکے جہا دینا مخمر کے سوکس نے بتایا ہے تیا دینا بروز حشر احد اھد کی شاہین کچھ دکھا دینا</p>
---	--

<p>پھر اوسکے بعد دیوانے کا دیوانہ بنا دینا مجھے فرصت میں سب کے بعد اتمام تھا پینا فرشتوں تم نہ ہرگز جھگو داد و درجہ دینا مجھے دھوکا نہ تم لیجھکے بالائے سما دینا کسی مہوش کے پردے میں حال اپنا دکھانا دم ملکیت نہ گس کو ذرا آئیں دکھانا</p>	<p>سیری چہرے قومی کر کے جلال اپنا دکھانا میں تیری ات میں دیکھنے کی تیر کی تیرا دکھانا وہی دیکھا جو دیکھ جس نے دیکھا نہ بانہی ہو فرشتوں پاس اوس کے لیجھ جس نے بلایا ہے ہوس کچھ ہو دل مشتاق کی جھگو دم آخر شرع فصل گل سے بڑھ علی شریح خیال کی</p>
<p>منہ درت سے یہ تم کو کارا کسیر شفا دے گی وہ صبح زرا کی مٹی کھٹکے سے لگا دینا</p>	
<p>وہ</p>	

### و میرٹھ الہی ولعت رات پناہی تصنیف ۱۹۳۱ء

<p>مقام میل - مقام میلین - مقام میلین - مقام میلین</p>	<p>مقام میلین - مقام میلین - مقام میلین - مقام میلین</p>
<p>وہ نام مصطفیٰ ہوگی تو یہ نام خدا ہوگی قفس سے بلبل بارغ خان گویا رہا ہوگی دل شاق کی حالت جو یہ میر جاہل ہوگی مقدم آئیں وہ ہوگی جو میر جاہل ہوگی خبر کیا تھی کہ وہ بھی میر جاہل ہوگی وہ شوقین ہیں تالانم باقیہ مشقی ہوگی میری گم کردہ رو سی میر جاہل ہوگی صدا دہ ہو میر جاہل ہوگی لگی دل کی آواز میر جاہل ہوگی</p>	<p>بروز حشر بھی کچھ حشر تھا ہوگی تن خاکی میری رور جہاں کیا ہوگی کارا اس بندہ عار کی چھبے روز میر ہوگی وہ کلام حب لغت دہ از خاں کو صفا ہوگی یقین تھا اپنی رچی رہن قبول ہی عا ہوگی انہیں جس وقت حکم سیدہ آؤں لاہوگا میر جاہل تو رہی کا سا میر جاہل ہوگی جسے کہے میں ان کے سر پہ تینے دیکھا ہے میر جاہل کہ اپنی پناہ میر جاہل ہوگی</p>



کہ یہ سب بڑے شہادے فرعون یہ ایمان تھا  
بہتہ کس سے ہی نکلا کہ ایک خواب پریشان تھا  
نہ لیا کا تھا لہذا اور حضرت یونس کا ایمان تھا  
کسی کی کہیں جسے نہ تھی کسی کا کہیں ایمان تھا  
حیوانہ جلا تا تھا نیز ہاں تیرے اور کے ایمان تھا  
یہ چہ ہوا و نکا اور احسان ایک بلا سے ہم سب کو  
رہا کیا کہ میرے ہمتا میں اسے بنا چکا  
وہ وحی کے پورے ماری تھا وہ تہمت ہے ان تھا  
اگر نہ کہے سر جانے تو اس کا کس پر ایمان تھا  
حقیقت میں وہ ایرغندار شمع سوزان تھا  
نکولان کا بھی تو صر جاکا دیکھے ہاتھ نیچے ایرغندار  
خدا دیکھے کا نام میں جس جز دل جان تھا  
بیرات سے اور شہید ہوا ہر ایمان تھا  
ان سے تو ایمان ان راز کو نہ لایا تھا

17.11.2013

*[Faint, illegible handwritten notes or bleed-through from the reverse side of the page.]*

<p>بقی تنگی میری جانب سے دل دشمن میں ہے اسے زینجا چاک جو بوسہ کے پراہن میں ہے ہم کہ میں عیاد دشمن باغبان میں غمشیت پر باغبان نے پھول اپنے اچھے سارے چن لیے تو ہے مالک گل کا چاہے بسا دے یا چھین لے کام کوئی حل نہیں سکتا ہے بے رنج و تعب میری ساری حرکتیں ہیں تابع امر قضا الا ان او نفس نافرمان فشار قبر سے امو عزیزوں میرے ساتھ اور اتنے ازانوں کی فوج ایم دے ساتی مجھے اتنی تو دے میر خدا</p>	<p>اوس سے بڑھ کر کیوں ترے دیوارِ ارض میں ہے اوس کا دھبہ اونکے دامن یا ترے دامن میں ہے آتش گل ہر طرف بھڑکی ہوئی گاشن میں ہے بلبل ناوان دھوا کیا تھخہ گاشن میں ہے ایک دانہ میرے نہیں دو سر اخون میں ہے سر بریدہ ہے قلم سوراخ اگر سوزن میں ہے میں وہ دھاکا ہون جو سفید روزن سوزن میں ہے کیا یہ کچھ سختی بن سختی ہے جو جان کنڈ میں ہے میری گنجائش بدقت بے برے دشمن میں ہے جتنی گنجائش مرے ٹوٹے ہوئے ہے توڑ میں ہے</p>
--	---

ایک دو او مجھے ہوں اونکو کوئی سلجائے ذوق  
زلف چہان کے ہیں بھندے دل لب لباب میں ہے

### در تصوف مشاعرہ شفقہ ۱۴/ دسمبر ۱۹۲۵ء

معاہلین - معاہلین - معاہلین - معاہلین	شعر ۱۸
<p>میری پھر کھا کے پٹا کیا میری تقدیر پھرتی ہے مرے سینے میں آؤ غولی ترے لگیر پھرتی ہے میں مجھوڑی سے گو بیٹھا ہوا ہوں کس غزلت میں نکلتے تو گئے ہیں وقت جیتا ہے ہم امر مولا رہا ہے یہاں شتی سخی کی پاکدامانی شہرہ شہرہ الہ آباد تاسہ ہے یہ عشرہ محرم کا</p>	<p>میری آنکھوں میں پھراک تو کیا تصویر پھرتی ہے ترے در سے دعا میری جو یہ تاثیر پھرتی ہے مرے گرد اب بھی میری گردش تقدیر پھرتی ہے مگر آنکھوں میں اب اب بھی وہ تصویر پھرتی ہے پھرانے سے نہیں اب آئینہ تہا میر پھرتی ہے میری آنکھوں میں یہ شکل اب بھی تصویر پھرتی ہے</p>

نہ وہ عزت بھرتی ہے نہ وہ توقیر بھرتی ہے کہ لیلیٰ بن کے خود انیس کی تصویر بھرتی ہے نمائین ادھر شیرین کے جوئے شیر بھرتی ہے نہ تو بھرا در نہ تیری خواب کی تعبیر بھرتی ہے	ہے اپنے ہاتھ اپنی آبرائیں دی اگر تم نے اثر سچی محبت کا ہوا یہ مرگ مجنون پر ادھر شیرین تلاش تیرے فرہاد میں کم ہے ہزاروں چیزیں جا کر لے اہل پرانی جاتی ہیں
--	---

فوج اب وقت وہ جا تا رہا پھر بھلائے گا  
کہ نیرے ساتھ خواب مرگ کی تعبیر بھرتی ہے

غزل تصوف معہ ایک باغی دو قطعات بنا بر مشاعرہ نائش گاہ

۵۹ مین پوری مستعد ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

رباعی

کتنے لگے حامی کہ نہ اچھی نہ بُری ہے انسانوں کے رہنے کی جگہ میں پوری ہے	اس تہی کا حال کے کیا میں نے جو تحقیق کہتا ہے مگر خلق بیان کے رُوسا کا
---	--

قطرہ

رات دن بھی فکر اپنی جھان اپنی بین کی ایک میرے دوست کی کیا بلکہ دو باتیں کی ایک سوتلی قدر دانی میر زین الدین کی جس طرح مصرعہ کو خواہش شریقتین کی گوئیں وہ سخی ہے دادیا تحسین کی	لکھنؤ میں تھا میں حاضر اپنے بند کے حضور سپوٹین تاکید میں مگر جب بیان سے میرے پاس اک طابعتی ان مرے احباب کی یاد آوری کھینچ لائے میں تجھے یہ دونوں جذبات اس طرح گوئی دل سے مری فریاد آپ اب سن لےجے
--	--

قطرہ

طی ہے اس بزم سخن میں جب کی یہ تصویر ہے	بھائیوں ہے فیض روح حضرت مرزا دانی
--	-----------------------------------



<p>مجھ کو تو مانے خیال کوئی دل آزاری کا ہے ایسی اپنی ستان سے دوزخ میں میرے بستان داعظون پہلے قلمزد کر دو بھر بھڑے کھو</p>	<p>وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی آدبے تاثیر ہے آپ اگر گویا تو خاموش آب کی تصویر ہے میرے ماسکھے پر جو یہ تھہیر کی تحریر ہے</p>
<p>درستون بسم اللہ اللہ فضل ما یشاء یہ فوج خجہ تسلیم کی تکبیر ہے</p>	
<p>غزل صنف - ۲۸ اگست ۱۹۲۷ء بنابر شاعرہ سالانہ فرخ آباد برو و لٹمانہ جناب شی کشوری لیل صفا قرظہ شہر فرخ آباد</p>	
<p>۱۱۱</p>	<p>منا عین - منا عین - منا عین - منا عین</p>
<p>رباعی</p>	
<p>اکیس سترے قریح زار و جہل پر قبیل ما اکی کتل صعب بالحبیب کی</p>	<p>کشتک ایک بڑھ جاتی ہے ہر روز ایک کشتک پر وگرنہ آہنے کی جان پر اب تک جو ہے دل پر</p>
<p>اچھن زافون نے کچھ دین پرستہ بار پھر نہ لیا وہی نکھیں میں جلی نظر زار و جہل پر زنی ایر و جو غالب تر ہیں ہر یکا تر قہار پر تلا آتے ہیں ہم کو جیتے جو ہر تیغ قاتل پر دو جہاں اکبر بڑھو کیا تو قہار پر فوج تیغ تسلیم پر شاعر قہر سہل پر کرین ہم باز کیا ہیں سچی ریوڑم ہل پر</p>	<p>کشتک میں آتے ہیں کچھ بھینکے سرے کاشانہ دل پر فوج اکبر بڑھو کیا تو قہار پر زنی ایر و جو غالب تر ہیں ہر یکا تر قہار پر تلا آتے ہیں ہم کو جیتے جو ہر تیغ قاتل پر دو جہاں اکبر بڑھو کیا تو قہار پر فوج تیغ تسلیم پر شاعر قہر سہل پر کرین ہم باز کیا ہیں سچی ریوڑم ہل پر</p>





بائے تجھ پر بخودی طاری مرز خون گنج	خنجہ قاتل کو در و مر جادہ بنے لگا
اب ہوے کان اب در کچھ در نادینے لگے	حب یہ نالہ عرش کے پائے بادینے لگے
کلمہ سیر زم سخن حب یہ وہ ہوئے شکر فشا	لعل لب فوش مرید مومین فرودینے لگا

نشانہ جلدین یہ بیت کی رو سے  
کیا وہ کچھ نام فریح بنے فرودینے لگے

در تصوف ۲۵ رگست ۱۹۲۲ء

شعر

فلاطون - فلامانی - فلامانی - فلامانی

۹۳

چہرہ مورت اسمانی عنبر افشان گوین	کیا کہین نصیب کسی کی پھر پریشان ہو
خواہشیں جب تلب مرصی یزدان ہو گئیں	نہ کلین یقینی تیرین تجھ پر وہ آسان ہو گئیں
ان جہان کی ہستی ان جس دم نایان ہو گئیں	میرہ دل ان ملکوتی سب غیر ایمان ہو گئیں
نامہ گون یسوعا پدوس کی کلیان ہو گئیں	کہ خون گرم یہ نالہ خندان ہو گئیں
نور کی غنیم ہو تیرین دن نوکلون کی صورتیں	یہ بیت ہمہ ان ملکوتی سب غیر ایمان ہو گئیں
مست تھے ہو پے چاند پورے خنیں قنایا	شغیر او کو خشک جو شکستہ کلیان ہو گئیں
اون کی قبروان پیر جو اسال برو یا بار	ساتھ رہتے روئے مری اچھین چینی ہو گئیں
آسمان سے تیرین جتنی بلاتین آجکاب	میرہ پیتے ہی غم گیسو جانان ہو گئیں
فضل دل میں بڑھ گیا شور نمازل اسقدر	ترجم گل پر دکانی نتھارین نمکدان ہو گئیں
اب تو اسکا ہر گون مجھ پر لگے ہونے شمار	خیر سے کہ یہ ہری کلان پر نشان ہو گئیں
باعث تیرے خاطر سمجھتا تھا جنھیں	یہ رہی چہر میں دیر جوش کا زمان ہو گئیں
ایک جم سورج نہ بنیں بین خنیں ہر ثبات تیر	اک دور رہتے تیرے میں وہ گلان ہو گئیں
مجھ کو اب قید نا کہ غم نہیں غم سچے تیر	ہر جی سدا ہی حسرتیں پری یا باران ہو گئیں

دام میں پھنس کر نہوا پھرہ میں میں جسم میر رنگ تو تھا ہی زلف و چشم و ابرو و مژگان یار جل گیا وہ رکھ دیا جس نے میرے سینہ پہ ہاتھ	قہم چڑیاں مجھے سونے کی چڑیاں ہو گئیں میرے حق میں یہ بھی سب آیات قرآن ہو گئیں سبکیاں بھی میری کوہ آتش افشان ہو گئیں
--	--

حشر کے دن اسکو بخود پاکہ حق کی رحمتیں  
رہبر شوق ذبیح تیغ ارمان ہو گئیں

غزل و معرفت عشق الہی جل شانہ بر طرح مشاعرہ کان پور

۶۷ منقذہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء شوال

ما علان - معلق - فاعلن - فاعلن

لاٹین کس طرح سے تجھ تک ترے تانے کو شیخ رخ کی ہے نقطہ تو ترے پروانے کو دہی سمجھائے اوسے جا کے جوڑ کا ہو جو یوں تو عین ہن ہزار بان ہی مگر ایک بی بی ہے مرنے دے امریت بہت بندہ اپنے بچھتا ہے تو کیا رستے اور مردان کو بھی جفا نہ بہت لکھن ہائے فود خام است اور وہ بی کھ افزار تم کو مرنے کا ہے غم محکو ہے جینے کا الم مرچ عام تھے گل ہم بھی تھے جیب پر سطر مرچ انارش سے نسبت ہے جو طہارست ہے کل فسانے سنگے جنت سے بدولت ہے کی معارف میر مخان چشم کمرہ رسم میری	تنگ ہے عرصہ محشر ترے دیوانے کو نور و نار ایک ہے درندہ ترے دیوانے کو ان دنوں جوش جنون ہو ترے دیوانے کو کرے آباد جو پھ قیس کے ویرانے کو قلب میں دیے جگر ہم ترے بت خانے کو جان تزاری کا جو پردہ تو پروانے کو توڑنا پھر اوسی پیمان کے پیمانے کو دیکھ لو آنکھوں سے تم میرے عزا خانے کو آج آتے ہیں خوش اپنے کو نہ بیگانے کو قیس کے قدم سے نسبت میرے فسانے کو ابن لھاسے نیر بر غبت ہم اوسو ادانے کو نقد دل لائے میں ہم آپ کے نذرانے کو
--	--

سہے انہیں کے تو ہونے کے لیے رشتہ جان	کرنے برباد دُر اٹک کے ہر دالے کو
موت سے بچنے کو طیاروں پہ کیا لائیں گے	خبرج جیہم سے سبھا کے شفا خانے کو
وہ نہیں اوسکے ذہن تو گنہگار ہے	کل ذبیح جگر انگار کے انسانے کو
محس قومی نظم بر طرح مشاعرہ منعقدہ ۱۵ اربویر ۱۹۲۵ء در سلمہ تیم خانہ شہر کانپور از تہنات طبع الیومضا من مولوی محمد امین رضوی المخلص	
۶۵	بہ ذبیح چھپر اموی مصنف
فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن	
کیا کون کیا درد اٹھا قلب ذبیح زارین	پڑھتے ہی یہ طرے بکا منہ کسی انبیائین
قوم کی کشتی پڑی ہے آج کل خبر بھارین	منتہا بقا دل اوی تکلیف اوی آزارین
پائی ادس نے یہ نوید آثر نفس کے تارین	
بھائیوں آؤ چلیں سب اس بڑی سکرارین	جسکی اک تہمت ہے طاقت رب و باد و تارین
اک دو گنا نہ پڑھ کے ہلو کر جو استغفارین	تام کے مسالہ بہانہ مسلمہ نہیں کرارین
پھر رہیں بھی بچتے ا - یہ تہل بین قرائین	
جو کر میں یہ کام لاییت ادس کی ہو بنا	صبر اللہ صبر اللہ صبر اللہ صبر اللہ
صدق دل نہ کل زلف سحرین اپنے ادا	ما محمد صبر اللہ صبر اللہ صبر اللہ صبر اللہ
پہلے یہ سودا کیے گا حشر یہ ہر تارین	
گیٹے بگڑتے رہ گئے ہیں تہم تو سہ نام کے	ہاں ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہو گئے تھے گل نزار بید جبکہ دام کے	جب دکھائے جو ہر ادنیٰ تیغ نے سلام کے
اب بھی ہے وہ کاٹ چھانٹ سلام کی تلوار میں	
پر وہ اپنے دست و بازو اپنے وہ قلب و جگر	ہو گئے افسوس ایک اک تذرا حال ہر
لیکن اس کا سکو ہے مطلق نہیں خوف و خطر	ہے وہی اللہ وہی ہم ہمت خیر البشر
ہم وہی ہیں ایک تو بیک ہتھیار میں	
کر لیا اللہیت کو ہم نے جس دم اختیار	جان کے جانے کا غم ہو کونہ ہوگا زینہار
پھر تو دونوں شکلوں میں جیتا ہی ہو یوں آشکار	سہم رہے زندہ تو کھلائی گئے فازی نادر
ورنہ بگ چھٹ جائی گئے ہم غلہ کے گلزار میں	
گو نہیں ہیں اب وہ اپنے ناخین ساقین	کیا رنگ ویسے میں ہمارے خون بھی دھار میں
منجھ کچھ ہو گیا ہے یہ دم بیکار دین	دوڑ کر بٹھیں گانہ خود بخود ہر اک رنگ پین
نعرۂ شہیدہ والا اللہ کی لکار میں	
ہم تو اس اللہ واحد کے ہر سار دین میں	وقت پر جکے فرشتے اپنے نچوڑ دین میں
ہم گلزار میں گل سن اور تلوار تلوار دین میں	کونسی تلوار جکے چرچے کفار و غین میں
کس ملا کا کاٹ تھا سلام کی تلوار میں	
ساتھ اس کے یہ بھی تھے جن کا تہہ ہے حضور	اپنی جانب سے نہواں خلائی میں حضور
کا جائزہ یہ روکے ہیں ہم کو آ کر بے قصور	ہو پوٹیس یا کوئی حاکم تم سے اقرب یا کہ دور
روک کر کام اطلاق او ملی کر مرگاز میں	
اگر آتے تو وہ بڑا نہیں تہہ خواہ نواز	دھنا جانوں کا کرو جب تک ملے تم کو نیاہ
موت خیمہ گو بڑا حالاً کچھ نہ تھے بیکار	صبر کرنا چاہیے ادھر یہ توفیق اللہ
گل ایلے گا بڑا خوش کے دربار میں	
چو کچھ چھاپے گی بھیا کون کہہ رہے تھا	بالقواتر بلور ہے ہیں سکون کی جان پر

سنگھٹن کا اور شدھی کا ہے یہ پورا اثر	اس لیے سہکوا بھی لینا چاہیے اپنی خبر
سہکوا بھی مشاق ہونا چاہیے ہر کارین	
ہم سپاہی فطرتی ہیں ہم کو اس کا غم نہیں	ماہران فن بھی ہیں اپنے یہاں کچھ کم نہیں
خلق میں اسلام کی تلوار کا دم خم نہیں	ہم نے جدم ٹھان لی اب وہ نہیں یا ہم نہیں
دیکھیں گیا کرتی ہے آکر سنگھٹن بیکار میں	
ہم کو لازم پہلے اپنے حفظ کا ہے نظام	بعد ازین اپنی ضروریات کا ہے اہتمام
ہم مگر یہ صنف تنظیم کے رکھنوں کے کام	جو کریں تجویز وہ کل قوم کا ہر وہ نظام
اسا کہ ہم تھان فیردن کے ہنوں ہر کارین	
سنگھٹن کی جڑ جو ہیں شکھ دیونڈیت ماوی	اونکی من مانی جو اچھا تھی وہ پوری ہو گئی
ہتھیا مانس کی ہے سب ہتھیاؤں سے بڑی	سنگھٹن نے اونکے جن جن بیکسوں کی جان لی
کیا ہے اچھ اونکے بھون پھل کسسی مارین	
سوامی شردھانند شدھی کا کریں شدہ جلد تر	اسا کہ ماتا ناسیڈو کے شیر کی بھی لین خیر
اوس کے شدھ کے دن کریں سوار جا کر اوسکے گھر	آمرین گئے حب تک اونکے اور دیک نامور
رہتے ہیں کب تک وہ ان شدھوں ہی کے پکار میں	
یہ جو حملے بیشتر اضلاع میں ہم پر ہوئے	جن میں ہم مارے گئے یا خون میں ہم تر ہوئے
گھر ہمارے ٹٹ گئے یا جن میں ہم بے گھر ہوئے	پھر بھی ہندو اہل کاروں کے ستم بھر ہوئے
یہ جفا میں اب بھی میں کیا بردہ اسرار میں	
اب تو اون مسلم نمایندونہ حیرت ہے مجھے	اتحاد باہمی پر وہ جو بیٹھے ہیں ٹٹے
وہ ہمارے تشہ خون جبکہ ثابت ہو چکے	وہ ہماری مسجدوں میں جا بجا حبس پڑے
تو بھی ہے تسلیج اونکی رشتہ زار میں	
وہ چلائیں ہم پہ لاٹھی ہم او میں دین خبر باد	وہ چھری بھونیں ہمارے ہم پکارین اتحاد

وہ کریں برباد ہم کو ہم نہیں سے جاہیں داد	وہ تو سمجھیں ہم کو دشمن ہمیں باقلب داد
اس سے تو ہم ڈوب رہے گئے خود بخود جاہیں	
یہ امید ان کی کہ ان کے ساتھ شیوراجی نہیں	یہ امید ان کی کہ ان کے ساتھ وہ شاہی کریں
یہ امید ان کی کہ ان کے ساتھ وہ مل کر رہیں	یہ امید ان کی کہ ساتھ ان کے حکومت سے لڑیں
نہم ریزی ہے زمین شور و ناہوار میں	
ہاں اگر وہ آشتی کو خود ہی ہاتھ پٹا بڑھائیں	اور آئندہ کو اپنی سرکون سے باز آئیں
مسجدوں کے سامنے آکر وہ بلجے جاہیں	خاصاً وقت نماز آکر نہ وہ اور ہم مجاہدین
ہم بھی سپاہیں متفق و فحیت کرا رہیں	
لیکن ایسی صلح کی امیدوں سے گریں	سلطنت کا سایہ کیا ہم لوگوں کے سر پہ نہیں
کیا وہ دیکھے گی ہماری حالت آہستہ	کیا وہ اوسکو دیکھ کر ہوگی ذمہ منظر نہیں
وہ کر لی سخت قانون وضع اس مہیا میں	
گرتے ہو یہ بھی تو ہم میں اور اڈکا سنگھٹیں	سرکف حاضر سرور پر باندھ کر اپنے کھن
ہونہ دست انداز لیکن سلطنت اور یہ سخن	طے ہو تینوں کے مقابل پہلے باطرز سن
ہوں وہ دو گئے اور ہم یکے چند اس میں	
مصلح دنیا جو کر لیں فرض ہم گاندھی کی ذات	ناید و ماتا کو بھ ہم ان لہجے کچھ خوش صفا
دیکھیں موتی لعل نیڈت سے بھی شہم التفات	لیکن اس ہر بے نگاہیت غتا ہے ان کی کون بات
اور ہم بھی یہ سب کیا اس سنگھٹیں پر جا رہیں	
مسلمین فاتحین جزائے اگر پاتے تھے وہ	استہالی راہیں بھی اوسکو پہنچاتے تھے وہ
غز ہی کام ان کے آزادی سے کروائے تھے وہ	لیا آتے تو ما عزا ز اوسکو ٹھہراتے تھے وہ
فرق کرتے تھے نہیں وہ پار داران	
پٹ پٹ کھلتے نہ تھے اور مینہ بھر سونہ نہ تھکے	نور سے ڈرتے نہ تھے بیمار وہ ہوتے نہ تھکے

زندگی کا کوئی دم بے کار نہ ہوتا ہے	غیر کے غم میں ڈھال اپنے ہیں تو روز تھے
رہ گئے تھے حق کی رہنما پروف لکھنوی	
جسم خاکی تھے یہی اونکے یہی تھے خدا و خال	روز و شب اور یہی تھے اور یہی تھے یہ و مال
خواب و خورین تھے وہ کہ تھا اگرین لیکن یہ کمال	ہاتھ اوٹھیں کہ ہر جا رہتا تھا میدان و مال
یہ خدا کا لاکھ دوست کے ہاتھ کے ہر تین	
تھا یہ کیا اور کس یہ تھا اور کجا و تھا خدا	تھا خدا پر او کو ملک تھا میں او کا خدا
ہم خدا کے آج ہوں ہے آج رہی اپنا خدا	ڈھونڈنا حبیب پڑے یہاں نہیں ایسا خدا
وہ رہا کروں سے آج سے مرے پناہ میں	
بھائیوں تم سب سے پھر یہی ہی ہو ایک ہے	وقت ہے تیرا اور زمانہ ہم پر ہمارا کیسے
وقت اپنے امتحانوں کا بہت نزدیک ہے	بٹ منہ کی ہے کون نکستہ میں باریک ہے
پہلے ہم مسلم بنیں پھر ان میں ہم رہیں	
اہل تنظیم اسے ضرورت کو کرین محسوس اگر	پہلے اس کا انتظام اس کے رہے پیش نظر
جس کا دنیا پر نہ ہو کم بقی ہے پورا اثر	جہانے دینا چھوڑ دینا تقبلی میں ہم ہوں بہر دور
ہم چلی ہوں تامل نہ کرنا اس کے یہ (دین)	
اے بیچ نہ اسے تیرا اسے سودا سے خام	دل میں نہ نہ بے یارین کے کر گیا تھوڑی کام
ہو گئی قیمت و ہول آج اس کی گویا دھرم دام	ہو سکا بدست سے گرنے میں مقبول نام
پوسند دام اس کا جو میں گئے تیرے باز میں	
غزل شاعرہ بروہتہ کی شہینہ لاکر چلی دھار میں	وہ گئی شوق و شہینہ
۲۵ اپریل ۱۹۵۵ء	
۱۸	۱۸
مقام ملتان	مقام ملتان



ورس فکر تو پھر آج قصر دل سے نکلیگی  
 کوئی لیلیٰ صبح نہ اور دھڑکے سے نکلیگی  
 فرشتوں میری جان اور دم تیرے نکلیگی  
 فوج آمد جانے کہ بہت دیر سے نکلیگی  
 طبیعت نکور روحانی حیرت ہے نہ ہسانی  
 انہماکی ہے ولایت نوک فرکانِ خلش و مہین  
 مجھے تک ہے کہ تم اُمیہ میرے نزدیک  
 مری پیاس اور تبون کی تیغ کا پانی معاذ اللہ  
 فرشتوں تشریف لے جا رہے ہیں کوئی دم نہیں  
 سیرہ کوٹتا ہے آج تیس سٹاکون ہے  
 وہ جنت الہیہ کے لیے دوزخ نہ ہو جائے  
 سخن الہی تو ہے کام و زبان کا کار معمولی  
 وہ آئین اور نہ کوئی اور تکیہ آفتاب کو جائے  
 ان کے سیم اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 ہمارے اُمیہ کی کاغذی ہو گا فیہ  
 نہ ستر پانچ لیا قلم کس انسانی تو ان کو  
 زبان گنجینہ دگر ہے آواز کا کاپر واد

مری لیلیٰ پھر اپنے پردہ محل سے نکلیگی  
 مری حسرت اور میرے پر دم دل سے نکلیگی  
 مری حسرت جیسا کہ جنتی قاتل سے نکلیگی  
 مکر سے تیغ بسم اللہ لب قاتل سے نکلیگی  
 نہ نہ منصف سے ابھرے گی نہ یہ سہل سے نکلیگی  
 نکلیجے گی جان اور نہ ہرگز دس سے نکلیگی  
 صدائے غیب نکلیگی جو میرے دل سے نکلیگی  
 مری دل کی یہ حسرت میرے دریا دل سے نکلیگی  
 تمہاری پار ساری بھی چہر بابل سے نکلیگی  
 جھلک لیلیٰ کی اسپر یہ وہ گل سے نکلیگی  
 گلی تن کی وہان ہی میرے آب و گل سے نکلیگی  
 مگر دل میں نکلیگی وہی جو دل سے نکلیگی  
 مری جان ایسا ہے کہ پہلے مستقبل سے نکلیگی  
 صدائے امتداد ہر گرج بسل سے نکلیگی  
 جیسا کہ تیغ ابھرنے قاتل سے نکلیگی  
 کہ شمع نہ تہا ہر گز قاتل سے نکلیگی  
 جگمگ نہ تہا جان اس قاتل سے نکلیگی

اگر میں آتا ہے وہاں بھی تو سہل ہرگز

میری حسرت جیسا کہ جنتی قاتل سے نکلیگی

وہ ستر پانچ لیا قلم کس انسانی تو ان کو

رہیں وہ اور جتنا ہم سے اب بڑا رہتے ہیں  
 ہم اونکی بادہ الفت میں اب سرشار رہتے ہیں  
 نہیں دشت جنوں میں ہم ذلیل قرار رہتے ہیں  
 نہ ہم غریبان نہ ہم بے خیمہ و دستار رہتے ہیں  
 ہم اپنی زندگی سے آپ ہی تیرا رہتے ہیں  
 کسی کے ترگس ققان اگر ہمارے رہتے ہیں  
 خدا جانے کہ ہم دونوں کا ابا انجام کیا ہوگا  
 اوجھر چکر میں ہے دن رات جینے اپنے محور پر  
 ہم اپنے دل کے داغوں سے ہم نے تن کے داغوں سے  
 غذا کے واسطے ہیں غنچہ سرستہ ترکش میں  
 سیارک زراہد وہم کو ہماری نصیحت کا ری  
 میں اوس فوج غم و اندوہ کا ادنیٰ سایہ نہیں

فوج اونکو نہ سمجھو تم کہ یہ غافل قرار رہتے ہیں  
 جو نظروں میں نہ تھاری بخود دیکھا رہتے ہیں

نزل شاعرہ فتح گڑھ بر طرح خورشید چہاں نصرت علی صاحب قنداری  
 ۱۸ ویں کلکٹر فتح گڑھ ماہ جون ۱۹۶۶ء شہرہ

نا عاتق - قاتل - قاتل - قاتل

ترش تکڑی ہے جسکی کوئی فریاد نہیں  
 جن کو اپنے وہ سہا سید ازل یاد نہیں  
 تجھ سے بڑھ کر کوئی کیا بانی سید نہیں

کہا فوج جگر افکار نہیں یاد نہیں  
 زندگی سے سوا غیر کی یاد نہیں  
 اب ملک تو کچھ الہ کیا تم انیا نہیں



<p>نہ جتیا بندہ تیرا ایک دم تجھ سے جدا ہو کر          دعا یہ ہے کہ نکالیں سب کی سب نام خدا ہو کر          کہ راہ سکتا نہیں ہے گوشت سے خون جدا ہو کر          کہیں ہم کس سے اون ساتا خدا جہا خدا ہو کر          کہوں کیا نعرہ دس فکر سے بین کت خدا ہو کر          اگر رہنا ہے دنیا میں بھین کچھ دن خدا ہو کر          جنھیں تھا عبادت پر ناز محبوب خدا ہو کر          نہ تو تابع کسی کا تابع حکم خدا ہو کر          وہ رہ رہ ہو کر آئے تھے نہ آئے تھے خدا ہو کر          وہ آئے تھے صحیح آئینہ ذات خدا ہو کر          کہ وہ آئے تھے قطعی حجت ذات خدا ہو کر          فزون سے عبادت حق کی محبوب خدا ہو کر          نہ مانو دیکھو لو تم اپنے ہی گھر کے خدا ہو کر          رہو بیت تک رہو لیکن رہو مرد خدا ہو کر</p>	<p>نہ لیتا تو خبر ہر دم اگر میرا خدا ہو کر          مری سالیں جو جاتی ہیں سے تن سے جدا ہو کر          جدا بندوں سے اپنے وہ نہیں او کا خدا ہو کر          بھنور میں آج ہے دین رسول اللہ کی کشتی          ہو کیونکر زادگان طبع کی بدخت پیری میں          بتوں اب سب کی طرح تم بھی کرو رحم اسکے بندوں پر          مثال دینی ہے دنیا میں محمود اور ایاز اونسکے          خدا کا خون جسکے دل میں ہر ایک کو خطر کس کا          ہر اک نہ سب کا سارے پیشوا بندے خدا کے تھے          جو ختم المرسلین آئے تھے آخر سب کے دنیا میں          صفات ذات حق نہیں اکثر ان کی ذات میں نہاں          وفا و صدق و حلم و صبر و رفق و رحم و ہمدردی          خدائی کام بندوں میں نہیں ہو سکتے ہیں ہرگز          ذبیح آئے ہو چھ دن کو خدائی اس خدائی میں</p>
---	---

مکملہ اولہ در لغت و معنی ص ۵۵، ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء

<p>نہ تو شر آدم جو محو نعمت جس خیمہ سنی ہو کر          تو بیت اندر میں اترتے علی عیسیٰ رقصی ہو کر          نہ آئے وہ اگر و نیاسن اس الانیہ ہو کر          وہ تیرے یہ پار و تہہ چاہیہ یا رسم نوا ہو کر          ہر دیا اسلام جہاں اور نہ آئے ہو کر</p>	<p>ہوئے کیا ہم حریف نغمہ تر قالیابی ہو کر          محمد زو ر مطلق سے جو شکیل مصطفیٰ ہو کر          بنی بیت سر کی صورت کا لبر تہا رسالت کا          کیا قالیاب اسلام کی بریت بہ جن سے          ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر و علی و آیت</p>
---	--

<p>وہ نور احمدی قرآن میں ہے اب بھی ہو گستر خدا کے فضل سے ہم وہ نصیب کے سکندر ہیں خدا کو موبو ہم سب کو پہنچوا گئے ہیں وہ تن بے سایہ اوس کا وجہ استعجاب ہی کیا ہے</p>	<p>اکسین شمس الصفا ہو کر کہیں بدر الدجی ہو کر بنتی ہم کو ملا آسینہ خالق نما ہو کر شب معراج پہلے تھے جو صورت استفا ہو کر جو آیا ہو جہان میں سایہ ذات خدا ہو کر</p>
<p>ستم دیکھو کہ کوئی تابع آل عبا ہو کر بالآخر سب کے سب پابند تسلیم و رضا ہو کر غم شیریں پیچے جو آنسو میری آنکھوں سے بچے اک عابد یا صرف اعدائے اعدائوں سے یہ وہ غم ہے کہ اُنکے جدا مجی ہوتے گرتے تغیب ہے کہ تم کلہ رسول اللہ کا پیڑھ کر</p>	<p>مطالع تانی انکھیں پر جا کے لو گئے کر ملا میں سلا ہو کر خدا پر ہو گئے قربان رضی بالقضا ہو کر یہ وہ دامن محشر میں درے بے بہا ہو کر بے لاکھوں آج جنگی ذریات آل عبا ہو کر خدا جانے کہ کیا کر بیٹھتے شان خدا ہو کر بہاؤ چار آنسو بھی نہ میرے ہم نوا ہو کر</p>
<p>معاذ اللہ رب سکتا تھا دنیا کے حوادث سے و فتح آل بتول آرزو لطف شیر خدا ہو کر</p>	
<p>تصنیف ۱۹۲۶ء</p>	<p>شعبہ ۱۶</p>
<p>مرا ہر شعر ہے عرش معلیٰ شان مولیٰ میں ملا ہے جو سبق مجبور ازل کے درس اولیٰ میں مگر میری ہر اک لہر ہر اک پہ میں ہے ہر ساری میں آں دریا کا قطرہ ہوں کہ موج اولیٰ میں جس کی میں ذرہ ہوں تو اوس غور شیا یا باک ضیا کی یہ میری پہنچ ہو اہستی خبر اوس مبتلا کی سہ ہے</p>	<p>مری بہ بیت بیت اللہ ہے محرق تعالیٰ میں مکین ہے وہ میرے بیت الحجد کے قصر بالین اوسکی ہے حکومت میرے تن کے سارے عفا میں کبھی ہو گی نہ ملکہ ختم اوسکی موج آخری میں رہیگی یہ تو افکن مجھ پر دنیا اور عقبے میں نہیں اتنا کہ ہر جسکی ابتدا انسا میں بالین</p>

<p>نہیں ہے نام کو حکایتان عرش معلیٰ میں  جو ہے لایدرک لا بصائر کے مشکوٰۃ انھی میں  جو ہونا چاہیے عقلاً فیج اسنے واد نے میں  جب آثار قیامت میں نمایاں ساری دنیا میں  کہ میں ہوں بہت خیر لوسی کے منفذ فی میں  کہ میں اک بندہ حق سب ادنیٰ تر ہوں دنیا میں  کہ مجھ سا کترین بندہ نہیں ہے کوئی عقی میں  بدل دے نیم سے اپنے کرم کے دور آخری میں  مری تو وہ متناسر مرا ہوں میں تمنائیں</p>	<p>میری فطرت کی یہ سستی ہے مجھ اوس بلندی کی  کہ ان عرش اور کمان وہ ذات یکا شرف ارفع  نہ ہوں میں است و دور اتنا تو نہ بہت ہی غلبہ ہو  مری تخلیق ہے اس دور آخر میں مری حجت  کوئی مانے نہ مانے مجھ کو لیکن ناز ہے اس پر  اعالیٰ سے نہیں دعویٰ ادانی سے ہر یہ میرا  روز حشر یہ دعویٰ میرا اگر ہو گیا ثابت  نہیں ہے مجھ بعید اس سے کہ کافی کتری میرا  مگر مجھ کو نہیں ہے اے فریج مکی بھی کچھ رواہ</p>
---	--

کہ میں پاچار ہوں نعمت تقاے رب اکبر کی  
رہوں دوزخ میں یا جنت میں یا عراوی میں

## باب اول فصل دوم - در زبان فارسی در توتید و معرفت جناب باری تعالیٰ شانہ

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات مع شجرہ طیبہ صابریہ باستد طلب  
نور عبادت بعد دو سال از حصول بعیت معروضہ شد و اعلا واسطہ  
بزرگان دین علیہم السلام مع شجرہ طیبہ چشتیہ صابریہ

۴۲	فَاعْلَامُنْ - فَاعْلَامُنْ خَالِقِ فَاغْلَامُنْ	۴۳
<p>اے خدا ہے کار ساز ہے نیار  یا فریج زار خود سنجے ہزار</p>		

<p>             اے بفریاد گنگاران سے              من نمی خواہم ز عروج آخرت              حور و غلمان آوری در خدمت              روز محشر گرم با زارم کنی              اتقیا و اصفیاء انہیں              تاسدے تاکے ناکارہ              من کجا وان نعمت عظمیٰ کجا              راہ ہر جرم و خطا پیو دہ              دامن از یاد خدا افتا ندہ              خیر چشم و خیرہ کار و خیرہ گو              ذرہ درد دل اے بندہ لوا              وانکہ سوز اندھن خاک من              وانکہ بخشد ذوق سراقندگی              وانکہ جان راقوت و رحمت دہد              از بند او از خودی ماہر کند              در زند آتش زیا یم تالفرق              آنکہ افر و زو بہ یک دل صد پراغ              وانکہ جان را در تب تاب آورد              تاب سوداے تو خوش خوش جان بہر              تا کہ یرم دامن لاہوتیان              دل بہ نیا سے ولی اویشم           </p>	<p>             رحم کن بر حال زار میکے              من نمی خواہم ز دنیا سلطنت              من نمی خواہم کہ بخششی جہنم              من نمی خواہم کہ سردارم کنی              انبیاء و اولیاء انہیں              منکہ با شمع بندہ آوارہ              من کجا وان نعمت عظمیٰ کجا              عمر در حصر و ہوا فرسودہ              سالہا در خواب غفلت ماندہ              تیرہ قلب و تیرہ صدر و تیرہ رو              از تو مے خواہم بصیرت و نیاز              آنکہ تاباند چو آتش خاک من              آنکہ تفقد دل بشوق بندگی              آنکہ دل را غیبت راحت دہد              آنکہ شان عبدیت ظاہر کند              آنکہ سوز و خرمن جانم چو برق              آنکہ سازہ سبب ہم ادغام              آنکہ دل کرب سیاب آورد              تا کہ مروت و سیادت ہم              تا کہ ہم از صحبت ناستویان              در تہ زند کز درت بگذریم           </p>
---	---

چه کردم کرده ام ناکردنی  
 چه گفت گفتم ام ناکفتنی  
 بوده ام یارب نه اعمال تباه  
 سنگ بربنگ از حوادث خورده ام  
 گوسر او ای معافی نیستم  
 رحم کن رحم اے خداوند کریم  
 سوئے من منکر بسوئے خود نگ  
 اے خدا جانم بنام پاک تو  
 بین که انیک بر درت افتاده ام  
 انت مولائی مرا از در مران  
 من نگویم برترین جایم بده  
 ناکسم دور از کسان خویش دار  
 تا کشد بر دم و اعنم بوی تو  
 اے خوشا و قتیکه ساز دیا کمال  
 اے خوشا و قتیکه بنیم خویش را  
 از برای ذات پاک مصطفی  
 آنکه لولا که آمده در شان او  
 آنکه آمد حستہ اللعالمین  
 آنکه از صد جان نثارم در پیش  
 از برای حیا ریا رقیبین  
 او من بوی بکر با صدق و صفا

چه خوردم خورده ام ناکردنی  
 چه خفت خفتم ام ناکفتنی  
 هم بدین و هم بدینار و سیاه  
 تا بدرگاه تو رو آورده ام  
 لایق عفو معاصی نیستم  
 زانکه نام تست رحمن الرحیم  
 روئے من منکر بر روئے خود نگ  
 وای سیر من بسته نر تاک تو  
 دل بشوق نبذ کیت داده ام  
 انت آقائی مرا از در مران  
 بلند دریا بین مسر بایم بده  
 لیکه گرد آستان خویش دار  
 اگر چه کاشم از سنگان کوی تو  
 چون منی را بر درت بازو بکمال  
 از حضور دل بر اهت جب سا  
 آنکه لا ریب است محبوب خدا  
 و آنکه قرآن و فتر احسان او  
 و آنکه خوانندش شفیع المذنبین  
 سر چشم غبار در گمش  
 هر یک ذرات العما و قهر وین  
 جان نثار و یار غار مصطفی



اوان عمر فاروق مرد عدل وجود  
 شرم ذبی النورین عثمان غنی  
 اوان علی مقتدا سے صوفیان  
 انہ برائے اہمات المومنین  
 آمد آیتے کہ در تطہیر شان  
 بالخصوص از بہر نبی عالیشان  
 از برائے حرمت نبوت رسول  
 آنکہ چریت نبوت را چراغ  
 و رطفیل آن امام المتقین  
 نور چشم مصطفیٰ نامش حسن  
 و رطفیل آن امام تشنہ کام  
 مصطفیٰ و مرصفاً از نور عین  
 از پے صبرا امام الساجدین  
 بہر مظلومان و شہیدان کر بلا  
 بہر آن سر کردہ آل عبا  
 بالامام جعفر عالی جناب  
 بالامام موسی کاظم لقب  
 بالامام حضرت موسیٰ رضا  
 و رطفیل آن امام متقی  
 بالامام ذی شرف حضرت نقی  
 بالامام شکر علی پیشوا

فاروق فی الکفر و ایمان بالشہود  
 آنکہ بدستش بدنیائے دنی  
 علم حق با طالبان حق رسان  
 لعینے کل ازواج ختم الملین  
 المضاعف گشتہ زبان تو قیر شان  
 آنکہ بود آن مہر دین را ہجومہ  
 فاطمہ زہرا لقب باقبول  
 باغ فردوس از قدومش باغ باغ  
 شش لبم کشتند ناحق اہل کین  
 جان اہل بیت و قلب پیچکن  
 کاسمان در ماتش شد تیرہ فام  
 سرفروش کر بلا نامش حسین  
 عابد متراض زین العابدین  
 ز اہل بیت و ہرمان با صفا  
 حضرت باقر امام پیشوا  
 آن ز آل پاک فردا انتخاب  
 در تقدس فضل از اہل عرب  
 آنکہ در اولاد او ہست ابن گدا  
 آنکہ بدنامش محمد با تقی  
 رہنمائے ہر بغی و ہر شقی  
 بالامام مہدی صاحب لوا

<p> بالتامی ادیباً المقلین  قادری و سهروری حق پسند  آرکبر اسلامه شان نادر دشت  انجمن رشتان حیدر رخ برتری  هر یک حق بین دهر یک حق تا  ذکر سر از پیک ایشان کم  سیدی و اثرش حسن عرفان پناه  شیخ ابداد الله لاریب نیر  دراز بر ای حاجی عبد الرحیم  بهر عبد آمادی دی دستگاه  هم خسته سعادت کتی و ذی  هم خسته الله پیر و مرشدی  هم نظام الدین محلی ذی وقار  قطب عالم عبد قدوس شریلی  هم احمد عارف و الاخطاب  هم احمد الدین باذیت و طین  هم رشید از فیض مرشد جنی  هم علی احمد صبا بر لقب  هم رشید الدین کانی نجیب یار  هم الدین رشید هندوستان  هم از پیک سید شریف زندنی </p>	<p> بالجمع الانبیاء المسلین  بهرار باب طریق نقشبند  بالطفیل زمره اصحاب حشمت  خاص ازیشان جشتیان صابری  هر یک از بحر حقیقت آشنا  شجره شان نذر غویشان کم  بهر پیر دستگیرم یا آل  بهر مولانا رشید احمد نقشبند  از پیک نور محمد جی کریم  بهر عبد الباری عسکران پناه  بهر رشید الدین شکر حق  بهر ابیم رشید و محمدی  بهر رشید ابوسعید زاهد  هم جمال الدین حق نظامی  هم محمد عارف عالمی صاحب  هم رشید الحق و ذی المیزان  هم رشید الدین ترک یاقی  هم محسن طالب دینار باری  هم رشید بابا فرزند و ستار  هم رشید قطب انقلاب  هم رشید عشاق بارونی </p>
---	---

<p>خواجہ مودود و سر دا انتخاب          بو محمد محسن زار بقلب          شاہ ابو اسحاق شامی ولی          آن امین الدین ہمیرہ بصردا          بہر ابراہیم ادہم ذی ریاض          از پے بو الواسعہ عالی مقام          پس بکن سرگردا و ایسا          کن شفیق الذہین عالم پناہ          بود آسنا نفس و تالو پناہ</p>	<p>ناصر الدین ابو یوسف خطاب          ہم سبک ابو احمد ابدالی نسب          پس کریم الدین مشاد علی          وان سدید الدین حذیفہ عرقی          ہم جمال الدین فضل بن عیاض          و از ابو خواجہ حسین بصری امام          در ہنایہ بنی سیدہ شریفہ          احمد بن زکیا ہ مجذوب الہ          ہم ہنایہ اینچہ نصیر علیہ السلام</p>
<p>صدقہ سر باک پاکب انجم          عفو کن عصیانم کہ رب کریم          رہم ابراہیم زار بقلب          ہم بکن سرگردا و ایسا</p>	<p>سے بعض پاکب خاکب اینہ          انہ ربی انت تو ایہ کریم          ہم ابراہیم زار بقلب          ہم بکن سرگردا و ایسا</p>
<p>بارک اللہ اسے ذبیح نیک نام          بر تو راخوان الطافیتہ السلام</p>	<p>بارک اللہ اسے ذبیح نیک نام          بر تو راخوان الطافیتہ السلام</p>
<p>تصنیف و تصنیف و تصنیف          تصنیف و تصنیف و تصنیف</p>	<p>تصنیف و تصنیف و تصنیف          تصنیف و تصنیف و تصنیف</p>

دلم وادی عشق و عرصه حشر است و دانش  
 فغانم تیر عالم سوز و برق آه پیکانش  
 مرا یاریست لایقانی که در چاه زنجانش  
 بدر یا نیکه مار کشی دل نگر اندازست  
 در و نیم را چه شبیه با نش خانگیان  
 شکفته لاله زارے دارم زنده رسته تفت  
 بسته کو مرا ز رگ گشته خاطر نباد اند  
 ندارم رسته با گل سخن ارم صحبت بلبل  
 دے کارن بار غنچه را که خلیق بود از ان ساجران  
 دے کنه فعل خود شد چون ظلم و جور جوالان  
 دے در نشه جام است از خوشین رفته  
 دے از تخم بر برگ و عمر دارفته قدرت  
 دے که صورت خوبان به بیت زکویوت  
 دے نادره روسه شاد مقصود تا انیدم  
 مگر با اینهمه نو میدی و حرمانی ناکامی  
 ازین سمت اینکه شیر فاطمی اندر گلو دارد  
 زهم او فرمود برغان خدا فیض العزایم را  
 اجازت باد عالیشان بر سبزه آباد تا انیدم  
 نغمی از عسرت دنیا بکند و هم هم نمیکرد  
 خوشتر با اینکه کس چشم حق بگردانده  
 خوشتر با اینکه در هر روز از یاد دست خدا نشود

شمع آفتاب حشر هر غار مغیلا نش  
 کمانش قامت پر خم زه او هر رگ جانیش  
 بهر آویزه آویزان هزاران ماه گنجانش  
 نباشد بحر عمان نظره از موج طوفانیش  
 شرایے دام گرفت است دوزخ از حلقانش  
 که شد داغ دل خورشید یک یک داغ دوش  
 نیرزد باغ رضوان با گل آفاده از عطانش  
 مرا کار نیست با این بدنه ای صدها خبر با  
 بسر سنها و چون تلوح سبک با عزت ثنائیش  
 بظلم و جیل و دیدم چون لایق قصانش  
 دے قلعه قلوب سینه در گردن جانیش  
 دے از قهره نیدمان نظر بر دونه لاش  
 دے که از سنگ تار استیغ از اهل نشانش  
 که بنده اسان شد آخر دین خوابه ریانش  
 بکند الله که هست اندر ترقی ابرو فائیش  
 ازین سمت اینکه بر پیشی سن پشته شاه مردان  
 بهم آخوند محمد عسرت حیات فرمودارش  
 فراغت در گریز شاه از حال ریانش  
 که حق فرموده است از لایق سیر برین آسایش  
 نمی باید بکند خالی ز رگهای لوی لوانیش  
 خوشتر با اینکه در هر روز از یاد دست خدا نشود

تیا به ذره نور از خورشید بر زمین هرگز  
 خوشم با اینکه از چشم حقیقت بین چو می نگرم  
 یک آن ابریکه سیاه از زمین مرده رازده  
 گم آن ابر که از رحمت حق میتوان گفتن  
 همان نسبت که این اجرام مغلی است با ملک  
 عذاب دنیوی بر منکران حق که می آمد  
 کنون فرعونیت هر که که در ایشان پیدا آید  
 بلائے کبر و نخوت هم بلائے مستی دران  
 ز اسیر یافت یک اختر به در خرمن جرم  
 برد آنجا سوسه بجم و خاکستر کند او را  
 فغان از جان چندین لک امان بر پی  
 بر روز حشر چون پرسند ازین خویزی ناهق  
 بکند اند که هست اینک صدای قصر جرم  
 نگاه ماست سسے جانجیم قیصر خود را  
 یه نظم و نسق و فضل بزل هم مدال جهان بانی

تبار و ابر اگر باشد بجای قطره فدا نش  
 هر نیک و بد می بینم از هر یک جدا نش  
 یک آن بر تیکه سیوزد تبار قدر دمانش  
 چنان بار ده که آرد ز حجت بر خلق طوفانش  
 همان اجرام مغلی را ایزات فیض بینانش  
 نزول رحمت اللعالمین بر کند بینایش  
 بهم بچیند و میریزد نه خون مگر عقیانش  
 که بر گنجت جرمین را بجدان قتل اخوانش  
 نماند دانه از عقل دانش هر چه بود دانش  
 دزد آسمان پر شود کل یورپا دود و پریشانش  
 فغان از بویگان و نیز فریاد از میانش  
 چه بتوان شد بخواه از جرمین انصار از خواهانش  
 که تا اکنون بر آینه هست این جنگ و سامانش  
 که باشد بر سر مائتا قیامت ظل حسانش  
 نباشد در جهان در مقابل تیج سلطان

فوج است این طراز حق بر عمر خواست جرم  
 که با دانه یان را او نگهبان حق انگبانش

قصیده پسندیده در بیان نعمای آبی و مرغیب شکرانه آنها مصنفه اگست

شاعر و فوج گد

شعر

مفعول - مفاعیل - مفاعیل - مفعول

۶۴

حمد است سزاوار خداوند نعم را  
 ستار عیوبی که هم او داند و یامن  
 علمش که بسیط است بهر نسی که توان بود  
 از دفتر امرش که بود کن فیکون حوت  
 فیضی که رسد از کف جودش بسر عرض  
 آن قادر مطلق که ز یک قطره آب  
 آنچله مقادیر که در روز ازل بست  
 تراب نه بخورشید که بروقت معین  
 دارد نه توان حضرت میثال که دارد  
 هرگز نه بود تاب و توان ملک الموت  
 آن رب کریمی که بهنگام مکافات  
 لطفش چو کند بدل نه مانع بودش هیچ  
 هرگز شک نیان و خطایت بکارش  
 آن قادر قیوم که از پشته سنگ  
 آن قاهر برحق که بحکمش دره آب  
 هر خورده سنگی را با بیل تفتیگی  
 آن رازق برحق که بایراد باشرار  
 آن رب کریمی که بار باب کرامت  
 انعطاف لشکر معنائی هوایی  
 حیوان و نباتات بی رزق که وقت اند  
 ابلان و نجوم از پیش اول خور و شیر

خلاق جهان را زنی ذوق و کرم را  
 غفار ذل و بی که حجم است نعم را  
 حکمش که محیط است ابد را و عدم را  
 حوت آنکه بحیرت نکند لوح و ظلم را  
 هم میرسد آن فیض خوش تیریم را  
 هم در بکند هم بد بهر حکم را  
 ذحل است در آن تیسر خوشن نه کرم را  
 پر نور نماید نه مقامات تسلیم را  
 از رزق حق در ذوی الارواح شکم را  
 در کار اجل وقفه کند بیکسرم را  
 بر قهر و غضب غلب دهد رحم و کرم را  
 قهرش چو زند شعله بسوزد و تیریم را  
 دخل است به قوش نه دروغ و دشتم را  
 معدوم کند هستی نمرود و دژم را  
 فرعون مع الخیل رود ملک به عدم را  
 کرد ابر به مجبور ز سیلابی حوتم را  
 یکسان بکشد دست در رزق اعظم را  
 آماده بهر دم بود او پندل کریم را  
 سازند پر از ماری جاندار عظم را  
 محض از بی انسان نگر اینها کرم را  
 از شمار و برزخ و دوم آسودن شکم را



<p>فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن</p>	
<p>قطعه تاریخ تصنیف فتویٰ ہذا طبع زاد سید محمد ایوب در اندک عمر</p>	
<p>پس ترنالت مصنف و ہو ہذا قطعه</p>	
<p>والد ماجد م بہ طرز نوین برکات ذبیح - از سر فکر</p>	<p>چون نوشت این صحیفہ از قلوب نام تاریخش نہاد ایوب</p>
<p>ایکے در ملک ہم ہر استخوانم را ہر سر مویم ز بانے در ثنایت تر زبان مویں سر مویں مرہ مویں بر دوش مویں این ہمہ در وضع خود ہا ہر چہ از بندہ خلاق از سر و از چہرہ و از صدر و پشت و درشتا با اندرون سر - دماغ و نطق و ہم سمع و بصر روز و شب ساعت بساعت کار خود ہا میکنم تحت اینما از عروقی و عصبہ ہاے بشیار در بطون اینمہ دم کردہ روح روانی در لطافت آنکہ در دنیا نیدار و جواب</p>	<p>ہر رگ و ہر ریشہ و ہر پیکر با یابی تبت بر مصلحت نیکہ هست از پوست ہر استخوان موسے پشت و موسے صدر و سر و دست ہا بنماید از ندرت کاریت را در انگشت دادہ مارا چہ حسن و لغریب و خوشیا و اندرون تن بشش و ہم صدر و قلوب گر ہم ہر دم ہر بابا دار خود ہا میکنم کار سازد ما نمودی کار کن مصدق کار جلوہ گرفتہ مودہ یا یوسف در کنار و ان در شرافت از ازل ز افراد نرد انتخاب</p>
<p>خطاب روح</p>	
<p>مرحبا صد مرحبا بلبل گلزار است بر مرحبا اسے ہر ہر فرخندہ ہے از کردگار مرحبا اسے تا کنون سرشار از جام است مرحبا اسے ہم کلام حضرت رب العالی</p>	<p>مرحبا اسے عمدہ ترا موفج با نزار قدس مرحبا اسے طایر سے از گلشنہ پور دگار مرحبا اسے تا کنون از باد تو حید مست مرحبا اسے ہم نواسے لقمہ نایاب</p>



<p>اسلام لے آنکہ چیدی گل زر گلزار حال در برم چنیدہ گلدانے نظارہ تونی اسلام لے آنکہ در دنیا تونی مارافیق اسلام لے آنکہ مسجود لایک بودہ اسلام لے آنکہ تہ ایک تونی غنچہ ارمن گر نداری ملت یاری من روز جزا آیدت زین خانہ تار یک چوین قیاس قبل از ان گردان مرانوب زبان مرد زبان تو مراد حق جسم زار من پیش پیش حیف در عہد جوانی قدر تو نشناختم بادا یاسے کہ می جستم بے بام فلک بار ہا در فصل گرما سیر داشت و مرغزار عمر من کہ چون کہ گذشت از من فقہا و مفت با اندر من آن کار کا کار عقیقے گفتہ اند من کجسا و آن جوان مردان راہ حق کجا پیش من در دست پیش من از راہ عاقبت</p>	<p>اسلام لے آنکہ دیدی بھر رب ذوالجلال مخبرم از کید و کفر نفس اتارہ تونی اسلام لے آنکہ دعبقے تونی مارافیق اسلام لے آنکہ مارا راہ حق بنودہ شوبوت مشکلات آخرت ہم یار من کن بوقت و السین یاری من بہر خدا کن بن ہالاس صد احسان یکا احسان گر اسم ذات پاک اعلیٰ حضرت کون مکان کیست در دنیا عزیز از من تر از جان عزیز حیف در لہو و لعب عمر گرامی باختتم مے شردم کار آسان جنگ با حق و ملک پا پیادہ بالکوا تر کردہ اسم بہر شکار چون کنم کار سے کہ انیکت قیاس کار دست نا تمام از عابدان کا نہا لب ناخستہ اند کرد کاناں ترک خواب و خورسے پا و خدا کو من نا کارہ و کو کار گاہ عاقبت</p>
---	--

### حوادث دنیا

<p>غیر ازین پیش من نیست کا حادثہ سے پس ازین پیش من سالہ لاتی خوش حال پیش ازین وہ بیکان خورد باسہ ام نشان اندرین بہر با تو بکوش بجا آورده ام</p>	<p>بالکوا تر کردہ ام صبر از بے عفو و نجات ہم دو منکوہ نبات و دو برادر ذی کمال کردہ ام از دست خود در زیر خاکستر نہان ز آنکہ از تو فوق حق صبر و تحمل کردہ ام</p>
---	--

<p>اگر عطا کر دے نہ توفیق تحمل لطف او غیر ممکن ہے کہ یام رستگاری از عذاب من بران لاف عبادت گزرم کا ذمہ منم</p>	<p>من کجا و طاقت برداشت این صدمات کو شد گر این صبر جمیل در جنبایش مستجاب ورنہ من کردم عبادتے کہ اکنون مسکنم</p>
صفت عبادت	
<p>صد ہزاران بار نبش - صد ہزاران بار بر کشیدند از کون پائے علی مرتضیٰ تیز از پائش کہ بکشید و چہ سان بیرون بود در نماز و مگر ما دور ہستیم از خداے تقت بران نمازے کہ فرمایم با بر این نماز ذین نماز بچو گانہ کار عقیقے شد سیاہ ورنہ بینی - وان - کہ می بنید ترا آن بے نیاز زانکہ حق فرمود در قرآن کہ سجد و اقرب گر بدان کاینک حاضر پہ پیش بے نیاز زانکہ تو استاؤ پیش خداے بر ترے نے خیال و نیست و وہم تو بروے مستتر این نماز اندر حضورش ہست بدتر از فتنہا</p>	<p>بے حضور دل عبادت پیش حق منظور نیست آن عبادت بد کہ تیز از ہر دو جانب رونما وان مصلے را خبر زین جز رو بد ہرگز نبود وائے بر ما کاین سر و پشت و سرین و دست حیث بر رخسے کہ بنمایم با بر این نماز ترین نماز بچو گانہ کار دنیا شد سیاہ ہست فرمان بنی حق را بہ بین اندر نماز آیدت وقت نماز از شوقی بر چہ واضطرب قرب حق حاصل ترا اندر نماز است و نماز کن بر دین از قلب خود وہم و خیال و بگرم آنکہ از ازل دل تو بود و از رخسے ایں نماز بے حضور قلب اگر کردی ادا</p>
مثال	
<p>از دل و از جان خود یار و فادارت منم اگر چہ گفت است و با ہر حرف از روئے نفاق اعدا و دشمنے تو ان کہ در حق بقدر یکا در حضور را چاکہ یا بچہ ز اسرار ہست</p>	<p>پیشتر با آئینہ یکے و کہ عین غمخوار ہست منم با با قرار رہا بشتر بینمایم اتقا ایمان انگیز ہست و اتقا از ہر دو پہر کہ ایں نماز بے حضور قلب را با شد چہ تہ</p>

میدم انصاف در دست تو اعر و مرد خدا من درین باب آنچه بنو شتم ز خود بنو شتم ام بودم آگه بیکه من از حال زار خوشیتن نے براسد دیگران بر اعتبار خوشیتن هر که مبیند کتہ چیدند یا کہ بستاید ویرا	این تازاندر شکایت شداد ایستد تضا نے کتاب دیدہ ام نے از کے بشفته ام آپچہ بنو شتم بے اصلاح کار خوشیتن زانکہ ہر یک راست خفتن در مزاد خوشیتن نے شکایت زان مراد نے حکایت زین را
--	--

### بانه رجوع بہ تمیم انسانی

فخاص آن موز و نیت کا ندرتن و ابیات است بر دوزقت و ابر و چشم در رخ و ب پا دوست رفق شاعر اندر جهان ہر کہ کہ آمد در کتاب لیکن این ابیات شعری کو۔ کجا بیات تر شاعران در وصف اینها گو غلو با کرده اند لیکن ایشان را در ان خطہ انحواسی بن چہ کا دین نوادر است اگر از دستکاری دیگر پس ستایش کردن اور مقتضای بلوغ است سستی جان نثاری است اگر صنائع ادب در غلا و در ملاہر جا کہ خواہی پیش تست آنکہ در ہر نغمہ سوز است از ان و ساز از ان آنکہ در ہر پردہ صوت خوش آہنگی و ہر آنکہ زبان مر کے در قبضہ نقد برادست	ہر دو مصرعہ جان کید گیر اگر گویم دوست برہمہ با کید گر موزون چہ سان افتادوست از ہمین موز و نیت با کردہ باشند کتاب این ز مخلوقات فانی۔ آن ز خلق زین در سراپائے کس و ناکس چو بخ آورده اند این لطائف ہست در دایمی ہستوار آنکہ دار و قدر تے بر سلب اینہا پیشتر ہم دل و جان بہر او دادن نشان گریست ہر کہ دل اوراد ہنے در جہان بناء ادب چون ہمہ خوشی ان شوند عیار تو او خوشیت و آنکہ در ہر عشوہ غمزہ از ان و ناز از ان و آنکہ در ہر گلشن گلہ انگ بگرگی و ہر و آنکہ قلب عاشقان مہمان نواز نیز ادب
--	---

### نعمت انسانی

این توازن این تناسب انیمہ حسن و جمال ہست در مخلوق دیگر ہم بہ حد اعتدال
---

<p>لیکن انسان را چو داد دست و شرف بزرگان پیش از آن دادش بهر شے اختیار و اقتدار هم ز بحر و بر و کوه و جلّه طبقات زمین تا که هر یک شے بکار خویش در کار آورد حاصلش این کاین تمامی عالم نادر و پای نه بودی بود این عالم اگر نایب و دیگر ز این نیکویم نگر این آدمی این زمین را هرگز او بر حال او نگذاشته هست حد عمر انسان گر چه تا هشتاد سال جمع است اسباب صحت گر چه بسیار این مان تا هم اینجا هست بیش و کمی در خوشبخت یک دایه تازه امسال است دایه و عوام از جنوب و هم شمال هند طوفان خاست است موت هر کس گر چه امروز است برودش سوار</p>	<p>از تلمط داد لغای دگر هم سیکر آن از جاد و از نبات و هم ز حیوان بشمار هم ز خاک و آب و نار و باد و تا چرخ برین یا بکلیب منفعت او را بسیار آورد از برای حضرت انسان بیامد و رشت نمود هان بودی عمر هر نو عمر اگر است برودنی از تقاضا خیر پائی بگذر است بر روی زمی رایت خود بلکه بالای فلک افراشته لیکه تا اینجا رسیدن هست یک امر محال در طفیل جابج به تخم قیصر هندوستان در که در دست سلطان هم و در موت نیست اندکے خون آمده از حلق و شد کارش تمام هر چه در راهش قتل و ان شهر هم گشت است لیکن از یاد آئی هیچ پس دار و نه کار</p>
--	---

### از اعانت هندوستان

<p>از دو یکسال آتش کین باز گرفت شمال اولاً مقتول مجروح اردو جانب میشوند هندوان آاده بر اخراج مسلم بوده اند عشره وعید الفتنه و آرام یلا است نام زین مناسد سلطنت درج و خم قاده است و دیده باید چون شود انجام این کار بزرگ</p>	<p>در میان هندو و مسلم جدال است قتال بعد از آن بردار و هم در حیل نهامیرند مسلمان هم زور خود با جا بجا بنموده اند هندوان در اصل میخواستند از ایشان تقام در حقیقت بر سرش بین تا ز غم قتل و زانکه هست از مرگ گرم این تازه بازار بزرگ</p>
---	---

تا کجا در دفع این شر بر بخیز و سلطنت  
 الغرض گرم است بازاری اهل از هر طریق  
 او نمی بیند که این پاداش و عمل من است  
 دیگران را چون تو انتم گفت چون مسلمان  
 آمد است اندر جهان بهر عبادت آدمی  
 نیست بعبودش بجز ذات خدای ذوالجلال  
 هست در اسلام بعد از حکم حق حکم رسول  
 بعد از آن و آن حکم آن کو هست بر ماکمران  
 هر سه این احکام قرآن را بقرآن دیدنی است  
 از شریعت مکه تا احکام بیان آمد بار  
 و ای بر دوسه هزاران حاجیان در دناک  
 همچنین حال تمامی مسلمان و هر بین  
 غیر مسلم نیز اگر بر با جفا با می کنند  
 بعضی از مالدعوای اصلاح قوم انگیختند  
 بانی آن آید و بد سید مرحوم با  
 آن حکومت کوست مبنی بر اصول عدالت  
 مسلم که غیر مسلم چشم نیکی داشت است  
 حیف بر مسجد که از اغیار می شود رنما  
 حاصل این اتفاق با همی بنگر که دوست  
 در آله آباد هم قهر آسمی نازل است  
 باش تا در اندک بیتی که در هندوستان

در بخیز و تا کجا خونبار یزد و سلطنت  
 عقل مایان لیکن افتادست در غار عمیق  
 او نمی داند که این <sup>بیت</sup> آرد و فعال من است  
 از حد اسلام دور اند و کم از کم بر گران  
 آمد است اندر جهان بهر الهاعت آدمی  
 نیست بسجودش جز آن یک فرض ندو شال  
 الهاعت این هر دو فرض آمد بر ارباب بقول  
 گر نباشد بر خلاف حکم از پیشدینان  
 بعد از آن اطوار هر فرد مسلمان دیدنی است  
 بنگر اطوار کسی که اساک آمده بر روی کار  
 کالعطش گویند انداز ظلم شان ناحق پاک  
 قهر از مسلم مسلم از خدا این قهر بین  
 ستمی را حق رسا نند و وفا با سکی نند  
 ابرو و قوم از چشم حکومت رنجتند  
 بانی آن آید و دستد این گروه دشوم ما  
 آن حکومت کوست مکتا و در نظام سلطنت  
 در زمین مشهور و مخفی مدعا را کاشتن است  
 حیثیت بر سید که سید اسلامیان راستکار  
 آنچه در دلی است بر پا دهم او در گفتگو است  
 اتفاق با همی و را قهر آسمی کامل است  
 در مقام همه هم از زمین و آسمان یابی نشان

تہذیب اسلام

اگر یقین کرد که این بکت که در احوال است  
 ما همه را نماند تجدید ایمان کرد نیست  
 باز آن نیست طرز شمایه ما شود  
 باز چون زان بود ما خیز و تداسه کلمه  
 باز پیش و ده کس آید یک تن واحد ز ما  
 یا خلوص دل رجوع آیم اگر سوخته ایم  
 آن مسلمانان خدا را با خدا رو آورید  
 نیست عکس کو بخیزد و بر ایداد و شایه  
 دیگران را من نمی گویم مگر بر مسلمانان  
 من ز سن بنده صد و هشتاد و پنج بنده  
 هست اندک از چه صلح کار و غیره  
 عفو شد از بنده ایستیم که در  
 اگر بقتیل قصور در اقامت آوریم  
 مان نگار از عی و دله می کشد  
 است که اگر مشغول خدا یار  
 می در پیش از عبادت بر روان  
 باقیه را از بنده ایستیم که در  
 کاش اگر ایام عمر را در پیش

کترین انوفی از شایسته های است  
 پس باستغفار با خالق رجوع آورد نیست  
 حبش لشکر بغض لشکر و کارها نشود  
 زهره شیران شود آب از صدایه کلمه  
 وان تن واحد کند از پیشه قیاس  
 با همان امر در استیم و نهانی خود  
 از نوای گشته تائب را در امر با  
 نیست مکن کو نیز و داد و فر  
 رحمت حق است در هند این  
 کرده ام ظاهر بنظومات خود را  
 رفتن از ما چندین بار  
 کاشیک از اراطه  
 هر ستر اسک که با شکر  
 از اراطه ایستیم که در  
 بهر ستر اسک که با شکر  
 از اراطه ایستیم که در  
 بهر ستر اسک که با شکر  
 از اراطه ایستیم که در



<p>ذره را خورشید کردن هرگز آسان ترست          او ترا توفیق طاعت گریه پیری داده است          تو که در قرآن هزاران کلمه الله خوانده          شکر این نعمت بجا آر از دل هم از زبان          باعث این نعمت عظمیست پیرو مرشدت          گریه بر عالم که من با این همه تقویست          یاد می آرم کجا از یاد ایش عالیه یون          دیده می دویم چو پیر انجام کار خوشن          آه آه از هر گس و پی سختی جان کنونی          آه آه از شدت دلت نگیرین آه آه          انبیاء از بول صبح روز محشر انبیاء          آه از بگشتن ما از بل پست صراط          آلمان زان غم که در میزان عدل افتاد          بر کرمی و رجبی و سست ایمان ما          هم غمی و هم منزل و قادر و جبار نیز          جمله اسماء صفاتندش صفات اسم ذات</p>	<p>یاس را امید کردن هرگز آسان ترست          در حقیقت یک نوید و شکری داده است          به دران لا تقطع من رحمته الله خوانده          ره نوافل کن فزون شکرانه شکر یک گان          سیدی و ارشاد حسن آن شکر و مرشدت          نمی کنم از خوشنیتین پیرو یشتن تعزیت          در عرواق من مطلق می شود دوران خون          کوره حداد من بمنزله مزار خوشن          آه آه این خاک شود اهر منکال فکندنی          از سوالات و جوابات انگیزین آه آه          انبیاء از عالم صبح روز محشر انبیاء          آه آن پر پست و پست از روز و محشر          پیر سشرمی شود و ما پیوسته گران          زانکه هست او را و او را و او را و او را          هم قوی و شتم هم عادل و قسرت نیز          من ندانم گیر داور کار از کدام اسم صفات</p>
--	--

### فریاد بحضور شفیع المؤمنین

<p>انبیاء اے شافع روز قیامت انبیاء          انبیاء اے باعث تکوین عالم انبیاء          انبیاء اے طالب المولی و مطلوب احد</p>	<p>انبیاء اے شافع روز قیامت انبیاء          انبیاء اے باعث تکوین عالم انبیاء          انبیاء اے طالب المولی و مطلوب احد</p>
---	---



الغياث اے رحمت حق رحمۃ اللعالمین  
بیش از انستی بیاطن گو بظاہر بندہ  
جز بعدیت نیناد حرف دیگر بر زبان  
الشہادہ و رجوع آن اختر عرش کمال  
از پید اندوزان بہتر خدا کے ذوالمنن  
بر انا الحق یا بہم چو نش کہ قربان گشتہ اند  
وین گران ظریفی کہ بر عبدشیش چاہم تبار  
بود و تا محمد و داوایجا ہمسہ نابود بود  
آمدند و بیچ وحدت شدہ تراشان ہوا  
بر در قہر الهی دست استغلاب زدند  
ز انکہ مملو ہست قرآن زابتدا تا انتہا  
عبدالہمداہیم و مدد سببی عبد نورج دیو و ہنود  
بدوشی است اندر جان قرانت ہم ناظمی بران  
بود و تقدیر اوینو شستم از زہر زلزل  
واکہ بدور آخر ویت یک بنی آخرین  
آکہ بر چاش گذشت از بگیان بی ادب  
زنا اہدی اللہم۔ اہدی اللہم اہدی اللہم  
آچہ کہ دادہ سبب ہم ازیشی آدم نکر  
یا نگ تو جید خدا از ہر طرف شد آشکار  
تا بدینا نہیب اسلام شایع گشتہ است  
ہست و راہر کہ دیو و پدم اہل دانش نہ

<p>گو مرا ہم نسبتے اقرب بذات پاک است  شرم سے آید اگر گویم کہ من مصطفی  ز آنکہ دارم خشت در دل با حروف منجی  سید خاتون جنت را چون ارشاد است  آنکہ بر حریف عمل کرد او نه از فرموده است  باعث این جرات من حسرت یاس مست  مست این حساس من ہم گرچه از تائب حق  بک سر موسی بندالم ترا دور از خدا  یا بنی اللہ اذ رکبنی بہر دشواریم</p>	<p>و اسے بہ محرومی من کہ صفات پاک است  شکستہ نیز آید اگر گویم کہ من مصطفی  انتباه۔ اعلیٰ یا بنت احمد اعلی  اسے بر ذریعہ کو طالب امداد است  و آنکہ گام سے ہم نزدیک بہر مسک نمود است  ز آنکہ میدانم کہ در قلب تو حساس مست  نیست کم پیشم مگر تعظیمت از تجدید حق  نہ جہ از خدا از زنی خدا از تو جدا  یا حبیب اللہ انصر فی بہر ناجاریم</p>
--	---

### سلام بخشودہ تہنیر السلام

<p>السلام لے ازیم وحدت دُر کیانہ  السلام لے کاف کن را مرکز کائنات  السلام لے بندہ مطلوب حق مہمان حق  السلام لے جان جان جان بآنان السلام  السلام لے پردہ داریم احمد السلام</p>	<p>السلام لے زلف کثرت را سبک کتانہ  السلام لے حرف کن را نقطہ فائے وفا  السلام لے خواجہ محبوب حق جانان حق  از پے اللہ اکبر خان خانان السلام  السلام لے بادہ خوار جام الخلد السلام</p>
---	--

### رجوع ذکر تہنیر جناب مرشد نامہ ظلم

<p>این مرا فیضی کہ مست از ذات فیضی یا تبار  نے مرا تنہا بل اکثر دیگر اغویان مرا  نام نامی گر بر سی سیدی دار نشین</p>	<p>آنکہ در سر دو جهان پشت و پیشام ذات او  آنکہ امر و نذر و رتق و ادا لایسہ است  ست در کوثر اہل انوار اگر جوی رشت</p>
--	--

هست نیز او گرچه مشهورست تنها صابری  
 بنیشش گرد قیام و در رکوع و در سجود  
 الله الله ایتها هم خاص او بهر نماز  
 در نماز انگه که او در تلاوت سیدم  
 از دلمانش برده خور و کزان هر آیت  
 و در دم تلقین جو با شترش ان رو آورد  
 زانکه با ذکر آلتی دارد او میلان تمام  
 الله الله عظمت آن حلقه است ذکر الله  
 ذکر اسم ذات باشد یا از اسمای صفات  
 حلقه ای که دیگر همه از بزرگمائی دیده ام  
 ذکرین از صد کم اند و یا که زاید از هزار  
 هر یک که خواست در ذکر عدل و جلال  
 شد مرا در سال ماضی خاص ما و پیام  
 من شبی حاضر بدم در خانقاه لکنو  
 میبشستم نیز در پهلوسه پیر دستگیر  
 سر دو چشم و سر دو دست و سر دو پا بر بسته  
 دیدمش در حلقه به از تو شش بشمار  
 نه توانم گفت نفی هم ز آیت تاب او  
 هیچ جا بی نیست در دنیا مقه ترج که او  
 چشم بدین کور بود و چشم بشین کرور  
 هست اگر میزان حدت ذات فیکن آبات او

بهر دم از نقبندی سرور دی قادی  
 عظمت رب العلی آید نظر اندر شود  
 در دم احتضار او در بارگاه بے نیاز  
 سر مستی از خوان حق ضیافت میداد  
 شاکتین را میرساند لذت بے نیاز  
 هر حجابی از میان وحدت کثرت درو  
 حلقه در گوشان او آید حاضر صبح و شام  
 سیاه شوکت عرش معلی خانقاه  
 هر چه خیزد از زبانش میناید نادرات  
 لکن این کیفیت نه دیده ام نشیده ام  
 هر یک در حلقه است از قید دنیا زنگار  
 هر یک بچود بیاد ذات پاک بے مثال  
 معاد از خوش بنیت در لکنو حکم قیام  
 نه غلط کردم غلط در بارگاه لکنو  
 گرم شد چون ذکر اہم ذات آن رب قدیر  
 پیار زانو یا دوزانو هر یک بنیست  
 درها بخا جلوه فرما زیر چتر زرنگار  
 نه توان سر زدن از نور و از سیلاب  
 اعتقاد آخا نکر دو نیز کسب نیت زو  
 تهر پیر نور او را ساخته حق حق نما  
 نه نفی لا و لم لا و فعل در اثبات او

گر بجوئی از کم و کیف بزرگانش خبر سینه اش گنجینه اسرار توحید خداست در علوم دین ستار فضیلت بسته مصطفی ما جاء الا رحمة العالمین بالخصوص آن سلمانی که زره دین نبی مست دشوار از مریدانش شمار بر مرید	هر یک و اصل بحق تا حضرت خیر البشر دیدہ اش ہم دیدہ انوار دیدہ مصطفی است در شیون معرفت ایشان حق کلدستہ مرشد ما بہر اصلاح دماغ مسلمین دور افتادند از درس علوم مغربی غیر ازین طائفہ اماست از یک لک مزید
--	--

### رجوع بعرض حال خویش

من بسال بکثر از و نهصد و هفتاد و پنج از علامتش یقین کردم چو انجاش بخیر ز آنکه او بدو از ابتدا پابند صوم و هم علو بزرغت تا دبانے مرگان نوکل ابن بدو عالم از خلوص دل بدرگاو شد نفیست نگذشت از ان کال اختر بیج مراد من بدو در فکده او بدو لک استگفت آمد و اندر دے بیت زن بگریخت شکر الله ہر دہم سال ست او بیت مرا نیست غم ہستم بے عقلی اگر بے مایہ ز آنکہ این نکل است نکل آنکہ نکل مصطفی است چونکہ من پادور کاہستم از نیجا از انجانب قبل و بعد از مردنم در حاصل وقت خاص جا	گشتم از تیغ غم آدرس ایل ال بی فتح غیر حق را از ہاندم دیدہ ام از چشم غیر ہم یار کے حق پرستے را بر دہد النقات در کلاش مرشدے کامل بسرستم کفن مرشدے کامل سلطان زود بہر مصطفی بر سر من تافتہ از قدرت رب العباد نسبت بہ ہر حق کرد کو سوہم نقد نش ششفت ابست شب یک ذرا بدر فکدہ بکدشت رفت تا اکنون ست التفانش وجہ جمعیت مرا بس بود از مرشد بر حق مرا یک سایہ مصطفی در اعتقادم سایہ نور خداست دست بستہ میکنم تحریر یک یک کاہر ثواب کرده باشند از بے این بندہ عاصی دعا
---	--

وزیر پیا ایصال خیر از حصه متروکه ام  
 زانکه ابراهیم و ایوب و یحیی ایاس نیز  
 لیکن ایان بعد من بهر من و پیشیان  
 میگذازم جا که ادم پنجه من از نام خویش  
 از من لغزش ده اربابان خوشین را میدهم  
 حاصل کیلوج بهر کار خیر چاریه  
 فاخته هر روز وقت شام بر یک مرده  
 کن بنام مرده ضم کل موئین موشات  
 بعد از الحمد قل بهر چار خوان بر فاخته  
 نام آن مرده بخوان از بهر ایصال نوا  
 و اما ایصال خیر ششم من و اخوان  
 بعد از آن روز چار و اولاد من و اخوان  
 ششم از آن در تبریه و تبریه و تبریه  
 از روح افرادم اهداد و هم جبر است او  
 آن که نبودم حق کیس ایصال خیر  
 پر سد هم زیاده چه کردی تو بدینا بهر ما  
 من چه خواهم داد او اسه سپاهندگان من چون  
 اس غدار را بشنوی از گوش لاس چینه

کار خیر جاریه مختص بفرماندهم  
 تابع حکم جناب استند و ذی عقل و تمیز  
 غیر تاکید جناب عمل نکردن میتوان  
 قیمت تخمینی او هست از هفت الفت بیش  
 نصف بهر خویش و هم ارواح خوشان هم  
 حاصل یک ربع بهر مردگان فاخته  
 بر طعنه بهر مسکنه ضعیف خورده  
 من لدن الا دم و حوا علی کل ذریات  
 هم در و پاک افزون ساز بهر فاخته  
 هم جمیع المؤمنین و مسلمین اکن خطاب  
 یعنی بلا تعلق و عمر صدیق هر سه جان من  
 در بلو خ آنرا که داد من جز یک کفن  
 ز آینه خاتون هم از ساره هم صفی مرا  
 من سیه رو چون بخوام شد بهر لسان هوبرا  
 آنکه من انداختم این بار خود بدوش غیر  
 دیگر که گوید چه اوردی درینجا بهر ما  
 غیر ازین کاین روح من از شرم گرد آب آب  
 تا باین دستور بنیم من شمارا کار بند

منجاست

کس بهر سیه از شبه عبدالعزیز دلبوی  
 گفت شخصی رفت از دیان دهان و سپهر

بر قیامت چون حساب خیر و شر شد بوی  
 شد چو از سپاهندگان ایصال خیر و نیت

گشت اگر روز قیامت بکے خیرش گران	سہت ممکن ترکہ او بیاید نجات جاودان
گردم مرگش شے تصفیہ این کار ہم	از اتلاف حق خدے بدنام آن در بار ہم
حقوق والدین واجداد	

<p>بر ہمہ ما است در دنیا حقوق والدین          حیثیت ازین سببش گردن توان پاکیزه را خد متے          والدین مولوی سید ضامن علی          در رو حق با ہزاران جہود کہ بشاقتند          چاکر ایشان پو آغشته بخون عمامہ          بد بدوران وضو غش کرد و بے سنگے قنار          آخرش او ہم غم ما خورد سالان در خورد          من بدم نہ شاکہ لیکن ہم برین ہر شے بزرگ          آن ازان ہمیری و بیدردی ابناء سے سر          آن ازان در گوشہ ما ہر چہ ہر شادگان          گر چہ بد ستر کہ آباؤ اجداد ہم سے          سر چہ در دست افتاد اورا بغارت بردا          الخوض بہ کترک زان ترکہ در مقسوم ما          آنکہ از غیش خدا بنمود بہر ماوی          آن بزرگ پاک دل بشنید چون فریاد ما          بہر ما کرد انجہ بویے ہر نازا بویں ما          حق تعالی در دہد اورا جزائے کار ما</p>	<p>سہر ان اجداد و ہم تجارت از جانین          بخوردی و فقدان ما از دست برد این نعمتے          متقی و پارسا و زاہد و عابد و بی          در زمان غدر طغرائے شہادت یافتند          مادر مارا رساند از فرق آن علامہ          ہم بران علامہ خوش ددہن نہرے کشاد          در کمان یک صد متے جان آفرین اہل ان          من بدم خود مجتہ و بردوش این بار سترگ          آن بران از چہار جانب بارش بران قہر          آن ازان بر سترے ما ہر چہ ہر افتادگان          لیکہ بد بنوشته در تقدیر ہر یک ناکسے          ہر چہ در دست دگر بود از غیانت خورد و او          بیشتر بد خارج از معلوم و از مفہوم ما          از محبان پدر حاجی حسن بڑیا علی          از پے دنیا و دین ہر گو نہ کرد ادا ما          سنت اغیار انہدے نہ از بویں ما          باز ہم مارا بقیہ دولت دہد اورا</p>
---	---

<p>بودم از حُبتِ اَخانِ خُرد خوش اندر نفس          من نمی ختمم اگر بیداد بدوے یکا زان          زانکه بر تنهای ایشان از کف پاتا سر است</p>	<p>من ازان نه سالگی بیچارگی در نه نفس          من بخوردم نموده یکا زیشان گر بخوان          من نبوشیدم لکن آن جامه کو اولی در دست</p>
<p>چهار چندان گر چه من میداشتم اولاد پیش          من نداشتم که حرفش از کجا آید بهی          کو بهر یک کار کرد تدبیر و درفش طاق بود          من هنوزم منتظر بر صدائے بازگشت          چیست او هست او کجاست او کجای جا بود          بر بیانش کرده ام تخمینه این مالیات          گزینے پیمانندگان است او نصیحت نامه          میکن او کجاست تفصیل در هر کس عیان          غیر آن کاندرو نش خون خدا دارد وجود          بلکه میدانست اولاد خود اولاد مرا          اندضا عفت ز این خود داغ زانکه زار در پیش          کاین اخوت آنچه در ما بود در ایشان کم است          میکنم محسوس من اندر دل حساس خوش          آنچه در ما بود اخوت سهر رین هر چار باد          داخل اولاد هم الیاس اخ زادن است          مستحق حصه خود هست مثل دختران          بان گراولاد ذکورش حق دهر از لطف نام</p>	<p>حاصل او هم بدینا بین که از اخوان خویش          بیکه در تولید و تقریبات و شادی و غمی          زانکه نظم و تشن آن اندر کف اسحاق بود          حینت کو شدم درس گذشته از دنیا گذشت          من هنوزم بے خبر غرض از تمامی جا بود          دیده ام نوشته اسحاق اندر کاغذات          بان گر گذشته است او یک نصیحت نامه          ز خرید از نام اسحاق است گو اکثر ازان          آنچه کرد او کار سر انسان معمولی بود          نیز تر شیع نبود اندر دل اولاد و را          گسست کو هر جا بود ز نزدیک از نام خویش          من ز اولاد خودم خوش لیکن این غم تمام است          بلکه ز ایشان پیش اندر خاطر الیاس خوش          بعد من توفیق نه یار با ایشان ابراد          نصف اول آنکه نقش حق اولاد است          هر بانو نیز یک دست از خوردم ازان          لیکن این حق بر رضیه می پذیرد احکام</p>

<p>شاید آنکو بجه یک غبت ادریس من است حق او هم بعد اوقایم نماند اندران و ا پس این حق نه با آن آجره شایسته نفع او بر دوازده اعداد تقسیم است تمام هشتت ابراهیم و یوست و مسیح الیاس چونکه این وقت است بر اولاد و بهر کار خیر یع کل یا جز و او را اگر بوجه منفعت چون فروختنش زیر غمش به نفع در دهنه چون بدست آید و را هم شامل وقف کند سود او از بخت است بستاند اگر از دایا تم کند از وراثت نام اجتناب</p>	<p>نیز حق مادرش دادن در استحقاق است گر نماند هیچ اولاد ذکرش بعد از ان چون از اولاد ذکر بر من ز غمش و سبب دو بهر مردی و بهر مردی یک یک سهام انوری و با جرم شایسته و با نوبه چار نیست کس را اختیار انتقال و غیره داند اولاد ذکر و مقتضای مسلمات جائداد دیگر است تا آنکه در دست آوزند باقیه و کل شرائط داخل وقف کنند غیر مسلم را دهنند آید اگر مفسد نظر است این دست و هیچ وجه شایسته نیست</p>
--	--

در تمنای جنون حقیقی حکیم و سمیرا شاعر اشعار ۱۲

مفولون سفا نیل - سفا عیال مفولون

<p>یار شب بیلده لای فر اقم بهر آرز این نخل محبت که نشاندی بهر آن من آب که در سینه است مرا تا که امروز از طوق تعلیق برهان گردن بسا غم بقیله که ستا زید بنفیر ره و نیش آن آتش که ز در دهان و من منصور ندان باده که بهوش از بهر سر پودی</p>	<p>والی پر تو خو غمید قیامت منتظر آر از عشق جنون بار به برگ و به نمر آر تا سینه بفراسی و بهر آن ز سبب سر آر و از قید خرد ایست من ترا بهر آر از راه سفر آورد مارا که خضر سحر یکه افکار از ان در دهان و یکت حکم آر ای با جرمه در وین دایم چار سفر آر</p>
--	--



بگذار گمیش ویم سینہ سپر آر از حافظ شیرازی یک و یک رقم آر عمری که گذشت از سر من بار دیگر آر صد دامن پاکیزه بر از لعل و گهر آر	سیر تیر بلا نیکه شوم من بد نیا او یک داغ ز من گیرد یک از لاله مهر خو اهی که کشم ناز تو چندے دگر اینجا لے دیدہ بداری هوس دیدن جان
عظمتان سر کوئے تو ذبح از دل و جان رفت در روز جزا پیش خودش خاک بسر آر	

## قطعه فارسی در تحریک یاد الهی عزه ۳ فروری ۱۹۲۲

مفعله ک - مفاعیلین - فعلن	شعر ۹
<p>از بستر غم ذبح بر خشنود خوش خوش به تهنه سفر کوش تا آنکه دل و زبان و ده کار مے بین دم و اسپین بهردم شو بار به نفس مطمئن وانگه که خدا ترادید دست ز اینجا که غم به پیشیت آید این نقش که مرشدت سپرد دست</p>	<p>میسانه عمر گشت لبریز زین و ام بلا برای و گریز از یاد خدا و مے سپر سیز میدان که نشستی ست هر خیز ز اتار ه گریز بلکه بستیز کن ذبح و بر آتاله تیز بگریز د بانه اند آوین در هر رگ جان خود بیاوین</p>
<p>آئس که تمام اوست وادش آید نه غم ذریع گرش</p>	
اوله بر طرح فارسی ۲۸ می ۱۹۲۲	شعر ۱۰
مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین	

من آن شوق تقای خالق حنی بشردارم ز یک دایم که من در سینه زان شکست دارم سپین است از ازل روحم سپین است از ازل تو متلع حسن را قدر یکمید انم نمیدانی زدشت و کوه قیس کو کهن کارم چه بر آید خدا را دهن جانم گذار ای الفت دنیا نذارم با صبا کاس نه با پیغامیان بدوش ترا حور جهان را بد مرا خاک در جاتان مرا کارس چه با امریکه و تورپ که در دل تو بصدقیر باران حوادث ای فلک بر من به پیش شعله آهیم چه آتش خانه گبران سپین ای نوجوان از چشم تحقیرم که در سری مترسان نام حق از قری کورم که و غلط درست از بزرگ و بار آنکه سازب سرور گاه کمن با من در سنج لب بحر ذخرا زلف بیانی نه از سیاه رنگان امید انصاف ثواب بدانی	که از دوزخ خط و دارم به بر صفت انور دارم بصدق خورشید اگر گرد و فنامم زان دارم خاسته از ان سر مرنگان از فانیه انور دارم تو از لطف و من از کرم صلی انور دارم که کنت اندر بر شوری و سودا کس و دارم تو جوان من خلقتی را می رسد و دارم که از شوق تقای یار و دل بالی دارم تو سودا کس و کز داری من آن کس که از دارم سپین از سینه من و تو از سینه تو دارم سپین و ای کس که من از سینه ای دارم نهان صد دوزخ در زان به من دارم تو از دوزخ و نشان من به من دارم نهان در سینه کوه و داغ به من دارم سپار کسب دیا رب غل از من دارم که من به من تو به من تو از من دارم نه از من تو از من تو از من دارم
--	---

دینج این ز جسمه که نور کماله  
مشک تا سبک بیون تران تلبیه

نورالایام	نورالایام	نورالایام	نورالایام
-----------	-----------	-----------	-----------

غزال دشت همیش چو بر من حسنی و رفتی دور وحدت من از دریا کزنت چون بدست آمد چگونه از خط و خال جمال حیرت افراست جز آنکه الله لے پیکار حل از من عفاک الله ز خود نگذاشته روز از آن دهن دولت رساندی جرعه از جام تصنیف تا بکام او هین یک کاسه بود از گل تنای دین دنیا می همان تار نفس بد کز تو با من مخبر صادق	بیک حسبت بنگانه تمام حسنی و رفتی بگرداب تعلق دست بپایم لبتی و رفتی بچشم کشش صبح از لبشستی و رفتی رماندی طایر روحم ز دایم هستی و رفتی به تیغ چین پیشانی زد و ستم رستی و رفتی رماندی رنده خود را از کف بدستی و رفتی در یغاکز چه پیرودی دلم بلبستی و رفتی چه شد کورا بکدم از میان بدستی و رفتی
---	--

رماندی رنج کبر اش یاد در جنت الماوی  
فریج خوشیستن را بر بلند از بدستی و رفتی

قطعه در مقام تحکده در شب جمعه در حالت خاص تاریخ  
۵ شهریور ۱۹۲۵ به نیت پیشکش کردن بجنوب جناب مولانا

مرشدنا بطله نوبت ششم

نوع	فا علاقی - فا علاقی - فا علاقی	شعر ۲۰
در چنین بر سر دم از یک غنچه سر سبز گر چه این دختکی محروم بر ذرات نیست اولین بر تار است تو این قبائلی اختری تا با بر تار نیست در دست افتاده است بر کنارش شمع تار لبانت سر سبز	ما نهانی گل بهانی همچنین دل خسته تا که ما را در نظر از حسن چند آیت نیاید در نگاهم کار سحر سامری از پیر تو گوئی قدرت نبایش داده است هر دم از بهان قیسم خبر می سازد نظر	

<p>ہم زگل جمعیت خاطر ترا بالا تراست کوہی بچید بن کر کار خود غافل ماست ہمچنین زین آتش پنهان بسوزم تا یک سن کنون یک اختر آتش فروزہ افتم اولین خود را و زان پس دیگر انرا سوختن از عنادل رفتہ بر انسان کامل میکند ہمچنین جذبات را خضرش نمودہ اند ہم میان قمع فروان ست صادقین دلیل در میان سرو قمری نیز ہست اورا نمود ہست آن نعمت کہ باید گفت اورا بے بدل آنکہ انسان را کرم کرد بر مخلوق تام دیگران را فضلہ این را اوریت خوشتن در مزار ان گریہاں یکدم ہم شکل تراست ربنا خیر لنا خیر منک لعلک یارب الہ</p>	<p>ماورائش ہم ترا این صوبتہ یا تراست گفت کاے نادان مرا در ہر گ جان کشے من اگر گردم نہ گل ما غم درین غم تا یکے تو مرا خوشحال می بینی و من در کلفتم کارا خگر چیت از خود آتشہ افروختن آتش گل کار بر جان عنادل میکند انبیا و اولیا انسان کامل بودہ اند جذب مقناطیس آہن بدان ہم زین قبل در تدروا متاب است این تعلق را وجود این سبق ہا از پئے انسان را استاد ازل آنکہ انسان را مشرب ساخت خیل نام آنکہ انسان را عطا فرمود حب خوشتن حیف کاین انسان از ان بزرگان غافل تراست ہربنا یا ربنا حبیب محبوب الہ</p>
--	---

لے فریح این ہدیہ لغز خیال خوشتن  
زود تر بگذار بیش سیدی وارث حسن

رباعی

<p>در گور چو ز بہمان گذران رفتم یاران من این چہ جائے بگریستن</p>	<p>شادم کہ بدوش چار یاران رفتم در عالم جان عشق جاتان رفتم</p>
--	---

A 1

۱۹۲۵ء

شماره ۱۶۱

موسى - سقا شلمى. قوسون قىلغىن

[illegible]

رفتہ جو ز غوثیتن چہ آسان رفتہ  
بود آنکہ بجست و جوش پویان رفتہ  
زان قطرہ درون کجہر عرفان رفتہ  
زان شے بسراغ کوئے جانان رفتہ  
رفتہ بر شان بز و دو پیران رفتہ  
رفتہ بکدام خولش و شادان رفتہ  
رفتہ کہ ز جائے خود بر نشان رفتہ  
سید لیم ازین چہ بہ کز آنان رفتہ  
ز کایہم چہ بن کرد ایشان رفتہ  
ز اسرار سرم اگر بیایان رفتہ  
نادان تر آدم خدا دان رفتہ  
در خانہ آئینہ بخو نسال رفتہ  
تا دیر بہ کاوش ز نادان رفتہ  
بگذشتہ ز خود بسوسہ کی بر دان رفتہ  
ز نریشقی بہ از ان نہ پیدان رفتہ  
ازیم نہ پیرش اگر چہ چو یان رفتہ

0570

البركة

# قطعه در بیان وارفتگی دل مشتاق تلباش منزل مقصود

مصطفی ۱۵ اگست ۱۹۲۵

شعر ۱۱

منقول - شاعران - مقامات منقول

۸۲

یک دوش گرم دگر ساز به پیلو	مان ایدل دیوانه بیا باز به پیلو
آرم ز کجا موش دمساز به پیلو	رفتی ز بزم ناتو من از خویش به پیلو
یک جلوه جانانه بیند از به پیلو	جوان از بزم باز روی شده زنت کیست
خاکه ا درم گریه بیند از به پیلو	گفت که فریب از نورم امر محال است
دانی چه خرابی کند آغاز به پیلو	ربط من دیوانه و با تو ای از خرد است
دارم بکلیه سوز و ترا ساز به پیلو	هستی تو خرد بنده دمن باز به پیلو
خونم که فغانم کند آزار به پیلو	خوار از آن که به پیلو است از خاسوسان
سازم به فغانیست و ترا ساز به پیلو	دارم تن آزاد و تو در بند دامن
ازم بجز نیست و ترا ساز به پیلو	من بیکم از تو نیستم و ترا ساز به پیلو
نارم به تنگ و ناز و ترا ساز به پیلو	خونم به پیلو و من به پیلو

آری خیر از به پیلو

دانشمند تبار دل ساز به پیلو

در این شعر از به پیلو

نورانی از به پیلو	از به پیلو
از به پیلو	از به پیلو
از به پیلو	از به پیلو

کشتی آسمان بگرداب است	بر سر آوردان سفینه ما
آفتاب است تاکنون بیتاب	در تنگنای داغ سینه ما
نه شد بآسمان سراپا داغ	و گرنه برخاسته بکینه ما
نیست ممکن که طائر مضمون	آفتاب از سر دهنی بزمینه ما
بهر رفتن به برترین درجات	سهر فلک تو بتوست ازین ما
قرص مه را چرخ پائے کرک	بار ده ناکب شبنم ما
آمد و رفت از ثریا تا ثور	چه بعید است از قرین ما
میش ما ذکر جنت شادان	بود کوسبده کینه ما
بود نمرود نیز بد فرعون	از غلامان کتر سینه ما
گرچه ابلیس دستن ستاین	مست یک چاکر کینه ما
خطر نار دوزخ از مادور	مست قرآن درون سینه ما
بر زبانه روان از انست که مست	ثبت قرآن به لوح سینه ما
لله الحمد والشان که سنور	مست محفوظ تر خزین ما
ماده رویان این جهان را ب	مست یک طفلک زین ما
گر برسد کاینه درجات	چون بکند بر نگین ما
حب آبک پاک و حب رسول	مست مملو درون سینه ما
رحبت شمس و شفق بدر که کرد	سرور مکّه و مدینه ما
طوبی موسی بفرش و بر سر عرش	کرسی سرور مدینه ما
زنده فرمائی دین ابراهیم	سینے مکّه و مدینه ما
کیست آن کیست آن رسول کریم	احمد پاک نور سینه ما
صلوات و سلام ما بر سالت	سید صبا بر شمع هدیه ما

دور کن دور هر بلا یارب	از سر مکّه و مدینه ما
کلمه لا اله الا الله	با دهم دم دهم بسینه ما
بارک الله کائے فریج توئی	
ایه تاز بر تر سینه ما	

## فریاد در بارگاه رب العباد مصنفه به جنوری ۱۲۹۴

۸۴۰	مفعول - فاعلات - مفعول - فاعلات	شعر ۳۲
-----	---------------------------------	--------

ای آنکه به نشان دهر جانان تست  
 این خیمه فلک که کشیده است به طناب  
 گسترده بفرش زمین خوانی نیست  
 لیکن بدوشان تو فلک است پس دان  
 دیدیم را بده اچو به جمهور انبیا  
 انداختم نگاه از آن پس بر آه لبیا  
 این هر دو طبقه را چو بدیدم چرخ غور  
 شک نیست سهرین که زلفه کس دیوی  
 ز ایشان گذشته من چو جام سست سول  
 توحید ذات پاک تو و عظمت رسول  
 تعدادشان کنون که بنیاست بی گروه  
 ز انجا که کل ذخایر نهائے دیوی  
 محروم گشته ایم ز نهائے و شیعی  
 مجبور بوده ایم اظهار این سستی

ای آنکه لا مکانی و هر جا مکان تست  
 از نشان حکمت تو یکا دنی نشان تست  
 یا هر که بنگریم به آن همان تست  
 چپه آن که او فرارخ سپه دشمنان تست  
 سحابین طبقه بر تر از همه از فاضلان تست  
 کاین ثنائی گروه هم از دوستان تست  
 شگفتی زرق هم پی ایشان بخوان تست  
 مستحق المراج دل دوستان تست  
 کردم آنکه که معترف عز و شان تست  
 گر بهشتا به زمین ز بهین مسلمان تست  
 کم بهر و منه او مگر از آب و نان تست  
 در قریه که تو هست کل مشرکان تست  
 اگر زمین بسبب که با عجب کفر این نشان تست  
 تا قیاس و حیه اسیر این بندگان تست

طالبان  
 مستجاب



منعم تونی کریم تونی بهمن تونی  
 مارا که چهل رکش و علم و عمل به  
 رحمت بختی فخته این قوم یا رحمت  
 مال و شایع این بهر بهادر فخته است  
 بازار از امداد چنان گرم کرد و اند  
 از پنج کس فروز بهین سال بوده است  
 گرماند این روش چنان این دینار  
 نسی سوز و نه معبد و نه مرقده دران  
 کریم نیا برادر چیده اگر چه از مسلمان  
 آن طاعت که کم نه دو صد سال حکمران  
 در نظم و نسق و مملکت آنکس به نظر  
 در این کار ملک گرسنه که فارست است  
 سوز و گریه و آه که به قهراد و مال و زر  
 به اجتماع قوت شد بری و سنگین  
 لشرت که غالب است به نیت بهر دیار  
 یک سوار طایر سلطان به از شرت نمود  
 یا رسد تونی محافظ این بهرگان  
 گوید از این پیش تو اینی قصه تا به

این کار هم بروی زتاب توانست  
 توفیق خیر بخش که شایان شان است  
 مزین است به جمع رفیع لیلان است  
 آنکس که سست تکمیل طبع شایان است  
 اعدای وین که فخته دل و دینار است  
 نه او آن گروه که از مرزبان است  
 هر چنانچه بهر این به نیت شایان است  
 که یا که خواجه از بهر و شایان است  
 یا نه و ان موافق بهر لیل شایان است  
 از خواهرش تو بر سر بند و شایان است  
 نیز آنکه بر تو دیده و خاطر نشان است  
 در سنان که از بهر از بهر کاران است  
 سم چند مستر از این مسلمان است  
 در فکر انتقام ازین بیگسان است  
 اینجا دو گونه بهر بهر بهرگان است  
 یک بهر بهر بهر بهر بهر بهرگان است  
 غیر از تو بهر بهر بهر بهر بهرگان است  
 تو آنکه بهر بهر بهر بهر بهر بهرگان است

شماره	مقامین - مقامین - مقامین	مقامین - مقامین - مقامین	مقامین - مقامین - مقامین
-------	--------------------------	--------------------------	--------------------------

تصویر و بازگشت و از من بپایان یار و غیار

والتفتيح والتليين (الموسم) في أي شهر

این غزل در شش بهاء در حالت سیر و شکار در شب به شرح شجاعه است

۱۰۰

[illegible]

فبال گفته پرسای اگر دستخوشم در سارایت  
آن بانگ نام و صیلاح از آن آید و شد و جامه  
ز کارگر صیلاح ازل - یک شفته بردن فکند بهشت  
یوسف که نفاذ بچاه بلا - مالک که ربود جیغرا  
هر خشت برده افتاده که در پای تو بماند به نام و  
و سفت در کجایی نه کجاستیرین ز کجا غدر او کجا

خواہی کہ رسی بقاءم ضار نہیں کن از خود خلق خدا	اگر عمر اپہ بختہ ترا یکدم میند آزار کے
آہ نکس کہ ز تو غافل نشود یک لمحہ بخواب بیدار	باشد چه عجب روز و شب را کہ کنی اذکار کے
زاد چه نند انگشت بن او کور سو او سنج میند	در آئینہ رخسار کے نظارہ کنم دیدار کے

بگذشت جو بر شاد نهم در عسرت و کلفت رنج و الم  
آمد به ذنبیچ ند که بیا کتھا کہ توئی بیار کے

غزل عارفانہ تصنیف ۱۹۲۵ ع

شعر ۱۳

مغافلن - نعلاتن - مغافلن - نعلن

۸۴۷

منم کہ خاک کہ کف پایے بو تراب خدم	ہندہ از تو دہم کہ آفتاب خدم
بملک طیب بر جان تا بدم بدم طاهر	در بین خرابہ تن آدم خراب خدم
بہ بیکدہ چو رسیدم خدا بیا د آمد	بشیخ کعبہ چو رفتی تو تراب خدم
مرا چہ سود در دنیا و بود و نابود شمس	شدم بپیش بر آبانم حکایت خدم
بہ سفر ہم ز خاک یا بشیر درین کار	بہ بیزار یار جو در عنایت کباب خدم
در سر نشہ و دشمن بختیم گر یا نم	دیشاہ شہنشاہی من آب خدم
منم کہ در صحن نشانی چو کشتی متاع	شدم چو بفرود آمدی از جانب خدم
بدین را بید کہ گرد ہم ہم بہ لبش	بہ بزم او شدم و ساغر شراب خدم
امید تد ر سخن اندرین زمانہ عبت	بہ ہند اگر جو طبعیہ بہ یار خدم
نماند فانی بھنجیچ انسان مافی	بہ ہند یار شدم با فریاد خدم
رسول ترک نہ امتا بپیش واد جہش	بہ ہند یار جو ما ہی در ولایت خدم
چو تکیم بر کرم ہے حساب او کرم	بہ ہند یار جو کشتی از جانب خدم

بہ ہند یار جو کشتی از جانب خدم

دو پنج من ز جنابش چو کامیاب شدم

در بیان تصوف و عشق الهی ۳۲ مئی ۱۹۰۴ء

شعر ۱۱۱

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

۸۵

کجاست سبزه کجا ابرو بهار نم نیست  
میخ که یار نه روز دست یار نم نیست  
بودن می خیم اوست اگر بکار نم نیست  
ز اتفاق عناصر گره بکار نم نیست  
بدون دیده مستش در چه کیمیت کیمیت  
کجا نصیب من است و کجا نصیب من است  
خون ز میخ بگویم که اسنان ز قیام  
مرا بگفته و اعطای چه جان من در کجا  
منم که خود بفس سر ز بقیه برده ام  
پس از فنا به بحر سبز ما می نهان ا  
دل من ز مهر تو روشن چو دانه از غورشید  
ستم من ز جنابش چو گوارا ز دست

دو پنج حکم بزرگ حرکت است مرا

و اگر نه شعر در بیان فیهل از قمار نم نیست

نعل در معرفت تصنیف ۱۸۹۸ء

شعر ۱۱۲

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

۸۶



مہرے شد کہ بزندانِ بلا افتادم در گروہِ شہدا بہت شمارم ز ازل خوردہ ام خوردہ ام از بس کہ زدگانِ است		در دمارم مگر آن بوئے دیارم باقیست ہاں شمارے دگرے روز شمارم باقیست تا کنون زان مئے دوشینہ شمارم باقیست	
مئے ذبیح ارچہ گز شمر ز جہان گزیران آنکہ امین ز خزان ست بہارم باقیست			
۸۸	در تصوف تصنیف ۸۸ ع		شعر
مفعول - مفاعیلن - مفعول			
اے آنکہ توئی یگانہ ما گزشت اگر ز ماہ ما بنگر خط و خال آن نگاہے بودست پے تہائے جانان گفتم دل من چراست ویران این خانہ کہ کفش خانہ است ہر افک کہ در غمش بر آید آتش زندہ بجایمہ محلی در موسم گل ز آتش گل		بذیر ز ما دو گانہ ما باقیت مگر فانیہ ما پر سی پیچہ ز دام و دانہ ما این مستی ما بہانہ ما گفتا شدنی ست خانہ ما اللہ مرور حسانہ ما بشمار ز آب و دانہ ما بلبل نہ کشد ترانہ ما در سوختہ آشیانہ ما	
اے والے ذبیح داد بر باد در چند نفس خسروانہ ما			
۸۹	عزل در تصوف ۸۹ ع		شعر
مفعول - مفاعلات - مفاعیل - فاعلات			

<p>اگر زمین که غلہ برین آرزو کنند آنانکه خاک کو چسب یا آرزو کنند آن ناکسان که صبح بنام عدو کنند پایند بخت گشت بهر نقش بایستی دوست از تیغ و خنجر تو شود فرض عین ادا ببیند خوب کیفیت و کم طرک این معان حرفی زو فسرے نہ بمرخص ز زند سودا بیان خار بہ ذوق سے طور آنانکه خاک کوی تو بر او کشیدہ اند ابن دیدہ بخش نشود پاک و پاک بین</p>	<p>گاہے بخاک کوی تو آئید و گو کنند بر تخت کے بہ بخت سکند رفتو کنند حاشاکہ ذکر خیر کے پیش او کنند یاران مرا کو چسب او بستجو کنند ہر گہ بخون کشتہ نازت وضو کنند و آنکہ مزار ناب زخم در سو کنند گر شاہان ہزار بوصفت غلو کنند بنو عجب کہ مشق بجام و سبکو کنند کوثر اگر بیایستد گئے وضو کنند سدرہ اگر بخون جگر گشت و شو کنند</p>
--	---

گرد و سر ذبیح نہ از کبیر رختش  
طوق گران ز آہن اگر در گلو کنند

۹۰	وہ صنف ۱۹۰ ع	شعر
فائل نام - سفا علی - فطرن		

<p>تا بار و تو آشنا شدہ ام تا بنام تو آشنا شدہ ام شکر کنند ز فیض خاک درت تو جفا کاری و ستم ایجاب ہر بلائی کز آسمان آمد تا بدو ار تست تکیستہ من</p>	<p>ہر ہمہ درد را دوا شدہ ام فانی از حیات با سوا شدہ ام ہمہ تن شکل کیمیا شدہ ام من ترا جور آزا شدہ ام مطرح خاصان بلا شدہ ام فانی از سایہ ہما شدہ ام</p>
--	--

	حق گویم ذبیح اگر برسی منظر شان کسب یا شده ام	
شعر ۱۳	وله مصنف ۱۹۰۲ء	۹۱
	فا علاتن - فاعلن - فاعلن	
<p>رند در صورت ابر آمد و سرشار آمد سر نیسی که زگل واقف اسرار آمد نفتم از خویش که بار آمد و نمخو ار آمد حسن در پرده بکشد و سبب ار آمد در نگاہم گل و در چشم عده خوار آمد شیخ در سیکه با حجت و در آوار آمد جسب سبب کا بین امروز مرا آمد غافل از حق شده از دستم و پیشا آمد بر تو سهل آمد و بر تیغ تو دشوار آمد سر که سر زار بر آمد لب و ار آمد از برش جیت و بر لعل تو گزاف آمد است خواب آمد و پا دولت بیدار آمد</p>	<p>سر خوش و بخود و بدست ز کسار آمد بخود و بے خبر و بے دل و بے کار آمد چون اجل پیش من بکس و بمیار آمد عشق رسوائے زمانه نشد بود هنوز روے خوبے که از دیده بد دور تر است ز ابدان راست ز رندان نیرایان توید دل انسرده ز خورشید قیامت نگداخت لله الحمد که در کوچه زلف تو ولم عبرت از چرخ بسیارید جو قیل من ار حق گویم که در زمره حق گویانش سر دے گز ستم چرخ نیا سود به چرخ از خمارے دوستینم نگارم بکنار</p>	
	آه از ان ناله که اورانه رساند در گوش بر در یار و ذبیح جب گرانکار آمد	
شعر ۱۴	وله مصنف ۱۹۰۱ء	۹۲
	فا علاتن - فاعلن - فاعلن	



چارہ ساز اول نواز کار عالم ساختی برسن بیدل کہ این یرستم انداختی شکہ نقد دین و ایمان با ختم در با ختم سرو زان ایندا غنڈ از سر کلاه کسوری مصلحت را ہم تو میدانی کہ در روز ازل ہر کرادیم سر تسلیم حسہ دیدم و را ایچہ آئین محبت لڑی کہ قانون فاست اُن ز فیلے کہ سرزد ازل ناکام من لے دل این پرداختن با ازمن و تو یادگار	این ذبیح بینو ارا چون زکار انداختی وقت ضایع ساختی بر عید لاغر تا سختی لے سنگر توجہ بازی محبت با سختی تا بچندین سرفرازینا تو سرفراختی در گلویم رشتہ عشق بستان انداختی تا تو شمشیر ادا پر منسوق عالم آختی از برم برخاستی با دیگران در ساختی چون پون کردی مرا و بر عدو انداختی من ز خود پرداختم تو با خدا پرداختی
---	--

آن من بے سر تماشا گاہ حلقے روز خشر  
ہاں ذبیح خویش را بشناختی بشناختی

۹۳	اولیٰ مصنف ۱۸۹۹ء	شعرہ
----	------------------	------

با علائق - نعلاتق - نعلاتق - نعلات

لے ہو دے تو شورید کہے نیت کہ نیت از سبک تا بہ سہا ہر چہ بہنیم در ان اتیار کس و ناکس نہ کند سختش عام از تجلا لے جنون تیرہ دلاں محروم اند حکمتش مصلحت وقت نکوسید اند از غروی تا بحسد انجند منازل بسیار دائہ خال ترا مرغ دلم چون نہ چید	پر ز غوغائے تو دیوار و درے نیت کہ نیت مجو دیدار تو صاحب نظرے نیت کہ نیت بہرہ مندا از کوش بے ہرے نیت کہ نیت کز افق چاک گریبان بھرے نیت کہ نیت ور نہ در آہ غریبان اثرے نیت کہ نیت ببخودی را بجذ اقرب ترے نیت کہ نیت طالب طعمہ خود جا نورے نیت کہ نیت
--	--

منظر جلوہ سباناں نہ نگاہم بخدا	آدمی چہ چہرے یا شجرے نیست کہ نیست
آن ذبیح تو کہ کشتی بہ نفسا قل اورا	نومہ مگر بر سر غاشش بشرے نیست کہ نیست
۹۴	قطعه دارسی در عشق آگاہی ۹۹ شعر ۱۳
<p>خوشم آید دل بدردارے کہ دارم  نیکوتر تدبیر یوسف طلعتان را  نیز زود تیغ قارون و دیبانش  قدایش همچو بلبل بہر گنج است  خطایم شک میدانی کہ پند  بجو بایں جهان نسبت چہ گل  یہ ابن ہر دو را از دم زوال است  بہائیشین تماشا کن دے پند  زم سبب خیر این مختار از آلا  دل صاحب دل از آفتاب دل  تعالی الشروشا نشہم تعالی  بنام او می شود خیر و نیکو</p>	<p>مغافلین - مفاہیلین - مفعولین -  تہمان را یا دوزخے یارے کہ دارم  سیکد اسے بازارے کہ دارم  سنان در سینہ اسرارے کہ دارم  تہا پیرہ در چنگر خارے کہ دارم  پرتو بان نغمہ گفتارے کہ دارم  پیرہ بان را پیرہ دارے کہ دارم  پیش دگر بہ پندارے کہ دارم  بہار تازہ گلہ دارے کہ دارم  سنگ خمر و خمر نگاہے کہ دارم  جہان را با جہان دارے کہ دارم  ہوالمہرینا بہر کارے کہ دارم  در تہا خیر و نیکو دارے کہ دارم</p>
<p>پیشتر در اسرار و در شرف و در تہا  بود در تہا خیر و نیکو دارے کہ دارم</p>	

۹۵	مصحف رقم ۱۲ اردو پیر شمس العلی سوی	شمار
	فعلاتن - فاعلاتن - منا علی	
<p>         طبعیت کو دست بد لیا میرو          خنجر نازش بخون عاشقان          آمد و رفت نفس ہم دیدنی نیست          آدمی کو دے باز آفتاب خبر          این گداز دست و پا بستاند          می کشد بار دیر جانان چنان          خاکیان را خاک دن لازم است          شرم از دن روزی که گوید ناله          تکیه بر روز فراغت اعلیٰ است          اختر مریح و لولہ بستاند          کمبخت آن کورا خنجر برود جان          آبی و دنیہ چنان کو از آبی و دنیہ          دل آری بزم و دل آری بزم          خدایا از آری بزم و دل آری بزم       </p>	<p>         میرو از با کمر بر سا میرو          گوشتیا مای پیر یا میرو          از انچه سے آید با خنجر میرو          قطره بود دست و دریا میرو          عالم اسب بر سرش است میرو          دلی سوزش ترشت چلیپا میرو          آبی باران ہم پیر یا میرو          کایین کد اسب کو پیر یا میرو          پیر یا میرو از اسب کو پیر یا میرو          کد پیر یا میرو از اسب کو پیر یا میرو          کد پیر یا میرو از اسب کو پیر یا میرو          کد پیر یا میرو از اسب کو پیر یا میرو          کد پیر یا میرو از اسب کو پیر یا میرو          کد پیر یا میرو از اسب کو پیر یا میرو          کد پیر یا میرو از اسب کو پیر یا میرو       </p>	
۹۶	مصحف رقم ۱۳ اردو پیر شمس العلی سوی	شمار
	فعلاتن - فاعلاتن - منا علی	

<p>تا کسکه ز بهر خوان مانی بحجاب اندر داخل بشمارم بین - خراج ز شمارم دان اے قاری ظاہر بیت صلی ز نثار دستار عیش و غم وینا را قدر سے بنود سپشتم بادت بدل غلین - و در دہشتنا روح ایت هستی موہوم نقشتیت بیولائی پرستی چه ز کثیبت و ماہیت سن ازین در سر قدے شوخی - در سر روضه شنگی اے کاش پیشت زین چون بلبلان غزل پیری و بچشوقان - و عوی تاز مانی</p>	<p>شمع سست بر دامن رویت به نقایا اندر و قلم به کتاب اندر صغرم بحجاب اندر چشمست بکتاب اندر قلیت بشربا اندر خندیدن و نالیدن طغیست بخواب اندر بیدار کن ختم خواب تو بخواب اندر دین جان به تن زارم باوے بحباب اندر کشم بشربا اندر سوزم کیا با اندر باز پیچی باز و طفلی بشاب اندر دست سست و پاسے تو یا شکر کا اندر چشمست به نقاب اندر پایست بر کباب اندر</p>
<p>ساز و چه در رنج تو سست به سبب یارب فریاد که کردی پایش ز لایب اندر</p>	
<p>۹۷</p>	<p>شعر</p>
<p>میرا اگر ز پیش تو دل بر پیش رفته ام ایصال خیر خشم ندارم ز اوسته عدا یاد پیش بنیک مره که در سبزی از نامه بر سبزی که مرا سوی قلم گذشت قیصر بنوتم از غم و بیتا و درین راه</p>	<p>آیا بهر نگاه تو از خورشید رفته ام محتاج غیر صورت و رویش رفته ام از نوش و دل گذشتہ سوی پیش رفته ام رفتم پس اش نگریس زان پیش رفته ام تو لیکن من خوشا که من از خوشتر رفته ام</p>
<p>نمیدم ز دل ز غم و غم و غم و غم بر مرقد فرخنده ای که پیش رفته ام</p>	

۹۸	تصنیف ۵۱ مارچ ۱۹۸۷ء	شعر
فاسلاتن - فاسلاتن - فاسلات		
<p>نوش بے چشم مراد کار نیست منزل عشق است باز دیده ساز تا کجا این کج روی و گم رہی تقد اخلاص اگر داری بدست جبل میثاق اطاعت بسته اند آن وعید است انچه در دنیا کنی تو مطیع نفس شیطانی یہ طور اگر یہ اسے بیٹو بی چشم ترم</p>		
<p>نہیت گل کا ندرتہ او غار نیست ہین کہ سیر کو چہ و بازار نیست اسے کہ با عبد الست کار نیست چیت چنے کا ندرین بازار نیست در گلویم رشتہ ز نار نیست انچہ کردی در زل قرا نیست با خدا و مصطفایت کار نیست واسے بر ابرے کہ دریا با نیست</p>		
<p>المدد یا مرشدی و ارت حسن جز تو بلجاسے فریج زار نیست</p>		
۹۹	تصنیف ۵۱ مارچ ۱۹۸۷ء	شعر
فاسلاتن - فاسلاتن - فاسلات		
<p>جز ورا از گلشن پسدا چکنم چیت کو دے چیمیش آگہ نیست ز تر من یہ نشان نشانی چچم مگر نہ دستم ایرد پڑا نہ رسا ہر ادیش ز حیان عزیز تر نہ است</p>		
<p>بیت حیدر نیست از خدا چکنم شکوہ غیر از آشنای چکنم در دین لا وادو آسپہنم اشکوہ از آہ نار ساپہنم اگر بود ہر ترش قضا چہ کنم</p>		

منا	تصنیف ۹۰۴ ع شمس
فعلون - فعلون - فعلون	
<p>خدا را است احسان اگر دل ندارم          باین چشم و گوشه باین عقل و هوشت          ازین کار هستی ازین بار هستی          معافم ز سیر چمن دارا دل          فلک بر من ذره چشم مهر          ز جورستان من هنوزم نه بیدل          نماید فلک تا بنی از سدر نو          بیک قدمم گم کنم راه عرفان          من و سینه من تو را که کن کمال را          مرا بیکش دست از قهر دریا</p>	<p>ندارم دل در هیچ شکل ندارم          چه دارم به بیاد تو دل ندارم          چه دارم از هیچ سبب صاصل ندارم          که من تاب شور و عتاب ندارم          که من پاسه قطع منازل ندارم          جگر دارم از سنگ اگر دل ندارم          من اسه دل سیر حل مشکل ندارم          اگر به سیر عیقل کامل ندارم          که غیر از تو بجز هست این ندارم          را بزم من و حسن و زلفی ندارم</p>
<p>و بیج از خدا آرزو کنی که آید          که من بایستای بیج نهایی ندارم</p>	
عنا	شمس
دیده شده و ندیده شده	
مفعول - ماعلات - مفاعیل - فاعلن	
<p>بیشه تهرام یک چشم یک نظاره را          آید از چشم که راه از بال و پر تو          سر زار که تا به آتش نماند ز شعله          رو تو که چشمه فشانید به چشمه</p>	<p>الار و ام به تدر در ز پاره پاره را          در لایح ز تهرام از یک شعله را          به آتش نماند ز شعله          چشمه فشانید به چشمه</p>



سوره	مصنّف سوره ۴ - وله	شعر ۱۱
فاماتن - فعلن - فاعلتن		
<p>نوشترم از یکدیگر دیبازدن فیض جئون است مگر سهل نیست مرتب عیسوی و الیاس نیست اگر به بران کس که روا داشت است اے دل حرم از ده آسان ترست عزقه و ریاسه فنا را چه سود حاصل این بیلوه گم ناز و دوست ده به خوش از پند و پییاره گوهر جان بر تو کنم گشتار نیست تو قیاس ز بتر است بران</p>	<p>سیر بد و خشت خم صهبازدن بر سیرنار آبله بازدن نخیز ز بیک دل شیرازدن خنده میر خم دل شیرازدن چاک بد را این تمشازدن چند نفس دست زدن بازدن نخیزم ز بیک دل شیرازدن نخیزم ز بیک دل شیرازدن قطره آس دست بد را زدن دست بد را این تمشازدن دست بد را این تمشازدن</p>	<p>کار و نتج نخیزم ز بیک دل شیرازدن</p>
عنا	وله	شعر ۱۱
<p>نوشترم از یکدیگر دیبازدن فیض جئون است مگر سهل نیست مرتب عیسوی و الیاس نیست اگر به بران کس که روا داشت است اے دل حرم از ده آسان ترست عزقه و ریاسه فنا را چه سود حاصل این بیلوه گم ناز و دوست ده به خوش از پند و پییاره گوهر جان بر تو کنم گشتار نیست تو قیاس ز بتر است بران</p>		





## در توحید و معرفت الہی

۱۰۶

مفاعیلین - مفاعیلین - فاعولین

شعر ۳۳

بنام مالک مالک تری  
 روان عالم و عالم پیای  
 دہر ہر ذرہ ضو از نور ذاتش  
 بہر جائے کہ جوئے جایگا ہش  
 ہو القادر ہو الرب الخلیل  
 تعالیٰ شانہ اللہ اکبر  
 غریب و عاجز و بیکس نہاں  
 خرد بخش خرد مندان عالم  
 بہر گنجی کہ شبنی گوشہ اوست  
 زہر رقتی صنعت او آشکارا  
 شعاع نور و سوز نار از او  
 بہ بینی سرچہ از متایہ ماری  
 گلے خوش رنگ اگر باشد کہ خوش  
 تمام این رنگ بوئی شکل سیرت  
 دل ست آن دل کہ دہار الشان  
 گلے بنساید و سوزونی او  
 لب چشم و خط و خال و نا گوش  
 دہان و مدہ و قلب و جگر نیز

ز بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 جہان را جان و جان را قبلہ گاہے  
 ز ہر قطرہ موج از صفاتش  
 بہر جائے کہ پوئی پایگا ہش  
 کہ از آفرکہ آرد خلیل  
 کجا چوب تلیم کو مصرع تر  
 ہمہ نیچارگان را چارہ سائے  
 خداوند حسد اوندان عالم  
 ز ہر خرمن کہ بینی خوشہ اوست  
 بہر جا حکمت او جلوہ آرا  
 وجود کل نمود خار از او  
 دیدہ بر صنعت خالق گو اہی  
 بتے خوشرو اگر باشد کہ خوشجو  
 بود از حق پئے اہل بصیرت  
 دہ از خالق کون و مکاسے  
 رختے بکشاید و گلگونی او  
 سر و پائے و سر و سینہ و دوش  
 دماغ و حملہ و اعضا دگر نیز

<p>اگر مابیت یک یک شمارند تعالیٰ اللہ و شائق ہم تعالیٰ بود خاکی و رایش عرش پیای اگر پرسی کہ او چه ماکیا نسیم کشایم فکستہ باریک بر تو ہو القادر کہ خلّاق جہان ست بے در کج خلوت آرمیدہ بہر دارے کہ بود او بود تنہا نہ بود انجا وجودے از ملائک بہل ز مدت کہ علم او ہم اورست بیک حرف کن او پیدا دو عالم</p>	<p>حیات خضر در خاطر نیارند کجا یک قطرہ گو این سر و بالا بود ارضی و پایش آسمان سائے کہ اندر خیر و شر دل بستگانیم کیم رو سفارہ تار یک بر تو مکانکش گر پرسی لامکان ست قرنہا گوشہ عزت گزیدہ بہر کارے کہ بود او بود تنہا نہ بود از عرش کرسی ین ارایک مشیت چون ظهور و اختور خواست نمود از قدرت بیچون بیکدم</p>
<p>اذان پس در دو عالم ہر چہ کرداد ذبیح اول نوشت آرا بہ اردو</p>	
<p>غزل ہذا تہر یک جناب حکیم پاپے صاحب بیس شہر فرخ آباد بر طر جناب مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی شاد مغفور ایشان ز شب</p>	
<p>۱۰۷</p>	<p>تاریخ ۲۱ - اگست ۱۹۲۵ء غزو شہر ۲۱</p>
<p>مصرعہ طر ح</p>	
<p>گل از گلبن نمر از شلخ و مرغ از آشیان اقد شہ بانہج لایم کار اگر لے نوجوان افتد</p>	<p>ز چشم حق نگر ہر شے چو برگ نہ در خزان افتد</p>

<p>در حشمت غیر حق هر تنی جز آن یک لاشک است          ز چشمان نیتد و رفیتد در جهان افتد          سکون از قلمش موشن از مرقع لطف و زبان افتد          که برگ ز قشع و اندک گل رنگ ببل زرقان افتد          بخوشد آبخنان کانش بجان ماهیان افتد          با آتش نار سیده شمع را آتش بجان افتد          نسیم اندر حجم افتد بهار اندر خزان افتد          کمان از دست تازک فلک تراز کمان افتد          دماغش بر زمین در آن افتد اله سان افتد          به امم مرغ عیسی از چهارم آسمان افتد          رسیده تا به یگرے ز بانفش دوهان افتد          سر موئی نه با بیرون ز راه وستان افتد          چه یک گر بر زمین شعر من هفت آسمان افتد          به اندم ریشه در هر پائے کاو آسمان افتد          گذار او بخاک کاش در هندوستان افتد          بدست دیگران یارش این هندوستان افتد          کف بر روی گلچین کف بر باغبان افتد          بماند تا کجا اندر چنین افتد چنان افتد          خوشار و زس که از سوز خودم آتش بجان افتد</p>	<p>و گر کای ترا با سر گرده مرسلان افتد          آگهی بند دلت خوش آنکه ز چشم جهان افتد          حدیثی از دلم آنکه که در گوش بتاک افتد          صد از ناله ام نبود که اندر بوستان افتد          ز چشمم گر بدریا قطر آتش نشان افتد          سراسر گز آه من به طاس شمعان افتد          گذار من اگر ناگاه اندر بوستان افتد          شمع آن صید نومیده که به پیش از به کشتن          نغان روکش عدم کشد سرگر سرگردون          کشد گر جذبه طبعم ز بالا طایر مضمون          اگر از حدت سوز دلم سبحان زهر حریف          اگر بر منزل مقصد رسیدن آرزو داری          نه کایه از تعلیات او سرگز سر موئی          سمند شوخ طبع خوشین را اگر و هم جولان          بوسم بمبیل شیر از راه او بیا هم را          بماند تا قیامت حکم آنش قیصر مندم          بپای پیل از من دو کف خاتم بهتان          ترا زین بنده افتاده از هر کار در دنیا          به کار خود کن محتاج غیرم بجز روانه</p>
<p>اگر افند نگاه به بر ذابج خوش بیان افتد</p>	<p>اگر افند نگاه به بر ذابج خوش بیان افتد</p>

	غزل مصنفہ ۱۹۲۶ء		
شعر ۱۲	فا علا تہ - مفا عیلن - فعلن		۱۰۸
<p>دل من برد و لہوازی تو  من ونہ ساگنی کہ بر داہم  من ہشتاد سالہ حیرانم  لے فلک تنگ شد بسا طرین  لے نسیم ہزار دہجہ ہم  قمر یان را آتشخیز ست بلند  دست کو تارہ من رسد بچہ سان  بنکر اے رعد برق سے خند  من بجان آدم تو نیز سبا  بہر دیندار یک تن بے تیر  شد پریشان دماغ اہل چین</p>		<p>سکندر جان بے نیازی تو  ملک الموت ترک غازی تو  در مینہ زکار سازی تو  بر کہ وہ زمہرہ بازی تو  ماہ اقسام عطر سازی تو  وہ چہ لے سرو سرفرازی تو  لے شب عیسر تادرازی تو  برہ طریق ذہل نوازی تو  چارہ ساز از چارہ سازی تو  لے زمین برد خورازی تو  سوسن از یک بان درازی تو</p>	
		<p>اسے سہاب فلک بیا کہ فوج  ہست مشتاق نیزہ بازی تو</p>	
		غزل مصنفہ پر ۱۹۲۵ء	
شعر ۱۰	مفعول - مفاعیل - مفاعیل - فعلن		۱۰۹
<p>تا نفس شمع شبستانہ پر آمد  جانم ز تنہم بردر جانانہ پر آمد</p>		<p>دواؤں کے ز جان تن پر وانہ پر آمد  بشنید فغان من و از خانہ پر آمد</p>	

<p>از خط سہ سبز ہیکانہ برآمد بروانہ جو باہشت مردانہ برآمد گفتہ ملک شیخ زمینانہ برآمد کار سے کہ در دست من دیوانہ برآمد ساقی ہرے و شیشہ و پیانہ برآمد از خانہ بعد لغزش مستانہ برآمد نبات ہر سو اسے پر بروانہ برآمد</p>	<p>برخیز کہ دگلشن بے خار رخ او از معرکہ بگرختن بلبل و قمری روح من عاصی چو شد از قید تن آزاد چون باہ نگشت نعلے دو بہان شد ہر جا کہ نشستم بے دلداریم آنجا جانم بغذا کے پیش باد کہ ساقی اسے قلعہ فدا بیت دل جانم کہ سر بر</p>
<p>پوستہ پر لہائے ذبیح جگر افکار بے ساختہ ایک زمانہ برآمد</p>	
<p>عزل فارسی تصنیف ۱۲۔ اگر شمس ۱۹۲۶ء</p>	
<p>شعر ۳۱</p>	<p>مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن</p>
<p>فغان فغان چہ بلا ہا کہ بر سر مرگدشت چہ سیل خون کہ نہ از دیدہ جرم مرگدشت اجل ہر بدیہ جانم حوا از درم مرگدشت رسول شک نہ است کہ از سر مرگدشت ہر آنچہ بود نہ تقدیر بر سر مرگدشت گذشت ہر چہ ہر گز برا در مرگدشت گذشتی ہر ہر دو لا ہر مرگدشت زادہ کیست سہلین نہ در مرگدشت کہ در چہ مستان نیر از چہ مرگدشت</p>	<p>گذشت عمر و نگارم نہ از مرگدشت چہ دود دل کہ نہ از ادسیاہ خانہ من ز خانہ ماتم و لیک از آستان بر خاست پیش داد بر محشر بیکم لے ہر دم نہ قدر ز آلہ تدبیر تھا سب سے ہر گز سہل ہر آن جوان نہ بر سر مرگدشت ہر صد مشق متاثر ہر دشمن دوست ہر حال محکم ہر جا کہ ان ست حال ز پیش کعبہ چہ رسید درستان نجد</p>

اگر ستمی هست بر اوقات از گدازنی نشان خوش آن نیات که بگذشت ز کنا بد از آن زمان که در آغوش گولاده ام	گذشت کان بد بردم در سرم بگذشت خوش آن زمان که در آغوشم سرم بگذشت خیال اتم و پدر کسیر از سرم بگذشت
--	--

پس بچ که بد مندم بزرگ آدم  
و بچ هستم عمرم که در ارم بگذشت

عشر	عزل مصنفه ۱۲۹۱ هـ	عشر
-----	-------------------	-----

منه ل. فاعلن. فعلون

از شرم ریش که بچگون است پرسی تو چه حال ماکه چون است اے جویش چون در رخ تا چند خوردم در ازل ز چویم ساقی هستیم به کوه و دشت و میور گردون با چرخ و تار و پود اے عقل که و که منزل ما از شرم ریش که بچگون است	خورشید پرخ سرنگون است لے چاره گرم چه این چون است بر خیز که حال من زبون است آن س که بجام و اوگون است سموره ز حد ما بردن است این طشت خور از چه رز خون است از حیطه عقل کل برون است
اے و از شرم ریش که بچگون است از خجالت و شرم لاله گون است	

مثنوی / بر میان تو حیدر و شمس اجناب بار تعالی شایده اشکها از غم  
تو ان جناب بر سر در کائنات منجر به جود است علیه الصلوة والسلام  
الهم محافل بیا در ابعمال تو اب با سوات با نصوص با سواح شمس

اوراق مسجودہ

بسم الله الرحمن الرحيم

لے آئکہ آفتاب ز کوئی تو ذرہ  
 کوہ گران بہ پلہ خشم تو برگ کاہ  
 قصر ترا بجشم بہ دہر آسمان  
 ملک تو بے حدود زمان ہے قیوم  
 با آئکہ تو یکے وسعت نہ دیگر است  
 نبود یکہ بر نہ دد زشت کارش  
 ہر چندے کنیم گنہہ حد ہزار ہا  
 علمت ہے ازل ہم ایدرین آئینہ  
 حکمت بعرشیاں رست چند انکار و سر  
 لطیفیکہ بذل عرش کنی بچیان بقرین  
 جوید کے ز رزق رسانیت انشا  
 ذات تو بے نیاز و صفات تو دلوار  
 اوہست اگر قدیم ز جدت ہم این جدت  
 گوئیم لم یلد کہ بچا انیم احد ترا  
 این ہر چار را کہ تعق بزات است

[illegible]



بزرگ و مرغ و هم کجا طائر نظر  
فی الجمله در دیکه نظم است چنانست  
و دانای که از تو هیچ خبر دار نیستند  
اما که آنگاه که شاد در کنه ذات است  
بوده که این صفات به بود و کمالات  
پندارند که زمین که صفاتش چنانست  
آسمان به از خود نه آسمان او بگیر  
ساز و ساختن هم قدرت بدل گذر  
بالی حوا از شمار توان کارهای او  
زمین سان با هم خالق اگر گفت شوی  
آن خالق که کون حیاتش بدست است  
هم زمین نظر با هم کریم و رحیم بین  
این میان دلان که گفتند نه سندهم  
زمین به چار اسم صفات اگر یک  
حق الله است حق عباد از بگردنت  
خوشتر آن است که لیل بلخ حال است  
خوشتر آن است که گردن جانفشان است  
خوشتر آن شبی که صبح نماید بکر او  
خوشتر آن نگاه شوق که در خطه عشق  
خوشتر آن است که سندهم و بیغ نظر شود  
خوشتر آن که بکر بهشتی از زکات است

کان ذات تست بعد از یاد رکب  
فردای حشر چشم بر دانه تست  
مستند که هم عاقلان بسیار نیستند  
خوش وقت آنکه محو کس صفات است  
نه میتوان شناخت حرکتش چنانست  
اگریم صفات او به مالک پاک است  
زان پس شکر تعالی آن اسم و لفظ  
انفال او قدرت هر کار او شمر  
شاید که فرق عجز گذاری بهای او  
اندک شمار خلقش از خوشین روی  
این مرد و کار کرد توان گفت دوست  
کریم زمین ز خوان که هاشم بر زمین  
هم او قوی است عادل و تبار مستقیم  
گیرد ترا که به ملاکت بود شک  
صد حقیقت هم به عت حکومت برون  
خوشتر آن است که تشنه آب لال است  
خوشتر آن بان که زمره سیرت نام است  
خوشتر آن که چاشت بیاید بفرام  
بیزر دشمنان خالق بیکش عطا  
که در خوش از آن سوی بیخ گر شود  
بیزر چه چندان هم قدرت و زکات

<p>در حق تست عینک حق سازد حق نما باشی و گرنه پیره درون پیره روزگار پیش تو یک مرغ قدرت زمانه است و از خرمن صنایع حق خوشا بچین یعنی کجاست تخم معرفت حق بسینه کار کز و سه بود و بعد خدا هیچ بهتر است افسوس کاین شوق ندر در و پگاه و شوق دین شام را به هیچ براسه که بر دنیاست با حسن لایزال - با حسان لم یزل آیند شاهد یکدیگر به یکدیگر گریده است نه شهادت و نه کشته گشته است و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در یعنی کجاست عشق ذات رفیع لعل کانی خوش و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در کلی سبیل از مشرق و از راه دشت که در و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در</p>	<p>فی الجمله ذره ذره این کاروان سرا باشند سعادت تو گریه آری و در این کار و دنیا در مهل بهر تو آئینه خانه است اشکال مختلف تو بهر آئینه بهین زان خوشا تو نوشته محفل بدست آرد آتش به دل پیوسته دین به پیوسته و آری تو دیدگان و ندانن نگاه خوش پیرسی اگر که شوقی قنای که کوشش است گویم که دوست شایسته محافل آن شاهد یکدیگر به یکدیگر گریده است و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در کلی سبیل از مشرق و از راه دشت که در و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در</p>
<p>آیند شاهد یکدیگر به یکدیگر گریده است و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در کلی سبیل از مشرق و از راه دشت که در و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در</p>	<p>آیند شاهد یکدیگر به یکدیگر گریده است و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در کلی سبیل از مشرق و از راه دشت که در و از سبیل از مشرق و از راه دشت که در</p>

آن محرمے ز اکثر امور شہنشی  
 آن احسنے کہ جملہ محاسن بذات او  
 آن محسنے کہ ساختہ از خاک کفش پا  
 آن مجربے کہ ہر خبرش را خدا گواہ  
 آن واقفے کہ دید خدا را چشم سر  
 آن دلیرے حبیب حق و دایرہی خلق  
 آن صاحبے کہ صحبتیانش بگرد آید  
 ز رہنا کرین بہم بسیار یاد  
 عثمان ذی حیا و علی زہد و قاسم عار  
 فرمود حق بیان صفات بیکان بیک  
 این چار چار عنصر جسم نبوت اند  
 این ہر چار چار نمودے ز قصر دین  
 این ہر چار را بجلالت گرفتہ ار  
 یاسند ترا بظلمات ایشان اگر شک  
 تا ہم اگر یقین نہ کنی بہ زمانہ شش  
 کو صد ہزار است اور است بزرگوار  
 توحید انکہ اصل اصول مذہب است  
 یعنی اگر بشر کہ دوست و دشمنش  
 یعنی اگر بغیر حقوق عیب و  
 محبتے اگر بسوی عبادت بندگوار  
 یعنی اگر بغیر دین و توحید شش

کر وے بجز خدا نہ کسے دشت گاہی  
 وصل آن چنانکہ یک شہ ذات صفات  
 احسان بعرض پاک بقدر وہ خدا  
 آن سبے کہ گفتے او گفتے را  
 آن کاشفے کہ از شدنی ہا در خبر  
 آن خواجہ صید عقیق و رہنای خلق  
 یونہ کا نام بگرد و قصر دمان  
 یو بگرد یو دوسم عمر ضیاء را  
 در وصف خود بختناہم کہتا سے در و گار  
 آخر رکعت پارہ بہت در ششم بخوان  
 اینت چار چار گوہر کان فتوت اند  
 ذات انوار است سہ شاہ و سلین  
 بودے در دین حق بگرفتے چنین قرار  
 بیکر صراط ستر یا و صاف سرب  
 بجز ان بغیر نصرت پاک از قیامت  
 حرفے واران پیشین حرقت کم در ان  
 تا بان رحمیت حمد صلا بارتدائست  
 از یہ یا بگورہ بندہ بنی زہد شش  
 چنانکہ خود بخوایہر است توحید را  
 بختی و انجملہ ذرا سپا تو بر ترم  
 خوانی پورتن دل تو بکار آیش

<p>احکام اور نگرہ تمامی مسالمت شاید بروئے خاک سرخ آسان قرآن پاک مجزہ ذات پاک دست ترسم کہ تو دہشیر و اشتیا شوی بامسلمان خطاب کہ دارم ہم اونچوان</p>	<p>داری کلام اگر بہ کلام آسیات ہر جا کہ شان کہ وجہ لاش شید بیان پیمبر کے عرش برین یای خاک دست یا ایہسم نہ قایل قلوبلی شوی این ہر جہ گفتہ ام ہمہ یا غیر مسلمان</p>
<p>فحاطہ پاپی سلام</p>	
<p>دیدم بہر کہ فتنہ خستہ و تباہ لیکن ہمہ معطل و نا اہل روزگار نور و دم جو باگداسے بچوان برابرے آریان نشان بھرتہ ہیں وجہ تہ ذرہ چندینہ ذکر بہ نکتہ حکیمت شہستان دیوانہ گہرینین و دہا شہسہ و پندیر سا ان تاء نوش میسر سناہرے خواتین زوجہ عام ستیا ہی اگر خبر ہمہ سدا تانہ در انشتانی برای تام شہرہ بلکہ دہ پنے خود ہا ہی کنند شہرہ کنند اگر پنے تہ پورہ ہی کنند خیر خیر شہر پدیر سناہرے روزگار شہرہ کہ شہرہ تہ با شہرہ تہ ل شہرہ خوان کہ کہہ چہ اندر شہرہ شہرہ</p>	<p>اندازم کنون کہ یاسلاسیان نگاہ ہستہ سیدی کہ در کنون کہ چہ در شمار دیدم چو شاہ را ز گدایت پدترے میلان شان بزرگ و تجا بہ نام و زنا اقطاع از من بھش کہ باقی بہرہ و تباہ باشند اگر نہ پوپ و امریکہ و سہرہ باشیای خورد و پوش میسر سناہرے پورہ ہی زوجہ بکت و او بار شان اگر گویم کہ جملہ دین بہرہ شہرہ نام ہر شیک و پدکنوی کہ پدینا ہی کنند خیر سہرہ کہ شہرہ اگر پنے نام اوری کنند کہ سہرہ پد و اگر اھل اھل و پد ز انہا سہرہ کہ پنے انفسل نہ پد این ہر جہ گفتہ ام تہ اندر جہ عام نہ</p>

<p>از عالمان دین که باندند اندک افضل ترین انیمه یک عالم اجل</p>	<p>سر یک میان خوشی مخالفت از هر یک آنگاه سیکنم زنیاش پئے پئے</p>
<p>مناقصت محافل میل و شریف</p>	<p>مناقصت محافل میل و شریف</p>
<p>می گردید که محفل میل و شریف نیز انیکه وقت ذکر و لاوت قیام نیست بیز انیکه ذکر و لاوت قیام نیست شک نیست اندرین که به پنج بزا ایستاد یتود خیرین نیجه که زمین ملک یک قلم کار یکم با تخمین و قضا و مقام نیست امردوم بطور زمین مید بر غیر امردوم شهادت نیست لا کلام اسه واسه آن بنی کریم که شانه از اسه واسه آن رسول شریف که در خط اسه واسه عالمان و بزرگان شریف</p>	<p>مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف مناقصت محافل میل و شریف</p>
<p>عالمات و فاضلین و بزرگان و شریف</p>	<p>عالمات و فاضلین و بزرگان و شریف</p>
<p>همچنین به مناسبت و شریف در محفل و محرم از ان که در آن از ان که در آن محفل و محرم این کار هم به بزرگان و شریف</p>	<p>همچنین به مناسبت و شریف در محفل و محرم از ان که در آن از ان که در آن محفل و محرم این کار هم به بزرگان و شریف</p>











این است باده از جلو است بهار عشق  
 و بزم است بهار و در کوکب است بهار عشق  
 و بزم است بهار و در کوکب است بهار عشق  
 و بزم است بهار و در کوکب است بهار عشق  
 و بزم است بهار و در کوکب است بهار عشق

الفیاض ایضا اگر تو نه با قدر و کثرت کنی  
 که زنده گانی آید بدلی هم بدلی بود  
 احسان بود ازین و آواز به کجاست  
 پس بر چه می کنی زدیار کانی شد از  
 میر که پدر که چشمه در بانیست  
 با مادر ضعیفه دیگر این خانه است  
 نفس ها غفلت است که بعد از شایسته  
 از آن هم بر آید فاضل و اوقات غافل  
 احسان بود از این آثار به سرانجام  
 فاضل بود که به غیر به در غفلت  
 بسیار از آن به سرانجام  
 فاضل بود که به غیر به در غفلت  
 از آن به سرانجام

یا از تو ای سید مکتوبیه قرآن شطاب سایه تا ظلمت چه قلم غدا بر لب بوشی باقی در خیم مبارک که نشسته که تمام شد او چو رشتار است حق در رختار برشته این عالم هر قدر که باران شد در زاری آمدنش خوش بود در خانه و در راه باشد که گریه نشود و درین دنیا که گریه العیالی غیر را به ازین دنیا که گریه باشد ترا ای که یگانه تر از این دنیا می گوید او که می آید و می راند پایان گمان نباشد و می آید و می راند	که ای انوار فانیست بنده ای در خیم غلاب که در از غلزل را خیمه شروع و ایشی نشد با بخت و بخت با خوار از تو که بخت حق العباد و حق و رالت از تو که بخت که ای سید مکتوبیه قرآن شطاب که در از غلزل را خیمه شروع و ایشی نشد با بخت و بخت با خوار از تو که بخت حق العباد و حق و رالت از تو که بخت
--	---

میرزا محمد باقر خانی

ای سید مکتوبیه قرآن شطاب سایه تا ظلمت چه قلم غدا بر لب بوشی باقی در خیم مبارک که نشسته که تمام شد او چو رشتار است حق در رختار برشته این عالم هر قدر که باران شد در زاری آمدنش خوش بود در خانه و در راه باشد که گریه نشود و درین دنیا که گریه العیالی غیر را به ازین دنیا که گریه باشد ترا ای که یگانه تر از این دنیا می گوید او که می آید و می راند پایان گمان نباشد و می آید و می راند	ای سید مکتوبیه قرآن شطاب سایه تا ظلمت چه قلم غدا بر لب بوشی باقی در خیم مبارک که نشسته که تمام شد او چو رشتار است حق در رختار برشته این عالم هر قدر که باران شد در زاری آمدنش خوش بود در خانه و در راه باشد که گریه نشود و درین دنیا که گریه العیالی غیر را به ازین دنیا که گریه باشد ترا ای که یگانه تر از این دنیا می گوید او که می آید و می راند پایان گمان نباشد و می آید و می راند
---	---

در یار بار تو چه میسر می آید	در یار بار تو چه میسر می آید
شکر خدا که در ستر فی سست می آید	شکر خدا که در ستر فی سست می آید
در پاست تختی لندن آید	در پاست تختی لندن آید
چندین ستر زین ترا بر فراز آید	چندین ستر زین ترا بر فراز آید
شکر خدا از نعمت اسلام آید	شکر خدا از نعمت اسلام آید
باشد در جبهه شهادت با حق آید	باشد در جبهه شهادت با حق آید
ماتر این چنین در عالم آید	ماتر این چنین در عالم آید
از لایحان علم و قدرت آید	از لایحان علم و قدرت آید
شلیک است از انکه در جبهه آید	شلیک است از انکه در جبهه آید
پس در تهاش در ستر آید	پس در تهاش در ستر آید
بهست آن گوی آنچه در ستر آید	بهست آن گوی آنچه در ستر آید
لیکن از این تمام شاطعت آید	لیکن از این تمام شاطعت آید
سرخیل آن کرد در ستر آید	سرخیل آن کرد در ستر آید
در لندن این اسما آید	در لندن این اسما آید
بسیار است از ستر آید	بسیار است از ستر آید
گویی که طبع ستر آید	گویی که طبع ستر آید
اگر چه ستر آید	اگر چه ستر آید
آن و رابلیله و از ستر آید	آن و رابلیله و از ستر آید
از ستر آید	از ستر آید
شما از ستر آید	شما از ستر آید
همه و از ستر آید	همه و از ستر آید







سایه هم بر زیر اعظم بر طایفه بحال  
الزام است ذمه این سلطنت بحال  
این جنت است را بد از آن چاره قبول  
یعنی که هرگز که رعایا کشند و بیز  
نیز آنکه قوم و ملت باشند گمان ملک  
این قطعه ها که ملک است بر گمان  
این گفتنش مناسب وقت مقام نیست  
آیا خبر نداشت در التوا که جنگ  
برسد اگر زن زکماهی انتظام  
لیکن ملک روس نباشد خراب تر  
آن هر بلای آن که برین هر چهار نیست  
یونان و روس و آرمین و بلغار که در  
بودند بجای دولت انگلش و در میان  
این هر بلای جنگ ملکش زفته است  
حقا که این مصائب پنجاه سال او  
رحمه بحالش از کونند اتحاد یان  
ملک که نیست در نیکوینا در میان  
این هر بلای نیست در او است  
سید روزی که در هر ذائقه بر پیش  
باغی و عجب و شگفتی باشد همان  
تا او بخوبی ملک است از کشش و نیکو

بنموده اند در حق ترکی و بون خیال  
که از فتنه و فتنه و بدل کردن نمیتوان  
کو کرده است جنگ در التوا قبول  
آن ملک در حضور است آن دولت مند  
و در آن هر که یک سپاه و عثمان ملک  
معمور تر از ترس از انسان نمایان است  
که قوم ترک آسید بدین انتظام نیست  
غلامه سمجوان که بر کار آید جنگ  
گویم که بان تباه و غایب است کلام  
استر و بان و حرم و بلغار را انگر  
در این سدی شهر که گویند با زاخت  
نگذاشتند بهر شهر یا است که در نش  
بودند تمام ترک که نه باقی کون نشان  
در هر خبر صد میان از دولت فتنه است  
به هر خبر اگر بدید شد به خسته حال و  
شد و در کشور بخیر و از اتحاد بان  
ماند بحال بر قیسم او و چندی بران  
این هر بلای نیست در او است  
باشند مصروفیت بسیار باطن را اگر  
گور است آن را در میان باطن  
اند در فتنه و فتنه و بدل کردن

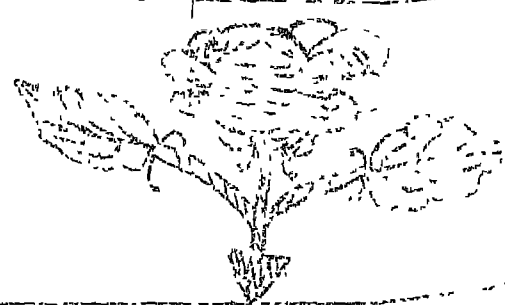


باز بهر چه بزرگواران ما  
نام بکر که در راه است بهر جان  
از کائنات اگر گذرین اگر عمل که شعله  
یارب تویی بظلال قیوم و نصیر او  
یارب تویی نقیض اینها که شسته است  
یارب تا کنون خاطر پیما را کان توئی  
سلطنت بهر حکم از او و خجسته خدیش  
پیدا آن آید بهر حال استوار باری  
از هر یک هست آنکه بهر جان شکر باری  
چون که بهر خدایت ابدی اختلاف نیست  
رسیده به عالم امر این فریاد را  
از هر یک بهر جان شکر باری  
بهر چه در راه است و در اواد بهر  
از هر یک بهر جان شکر باری

احسان جبارت خیم سلطان بگرد بر  
بر سر شد دست شاه شیشه جهان  
این عقده را بهی خوشی شد حل  
یارب تویی بکرب به بلاد و سنگ او  
یارب تویی رسته ای که سر کرد و خاک  
یارب سر عاید نعمت خوارگان توئی  
درست به خادم هرین شریف خوش  
کو باز دار دهر آزار و زیان  
او در است خلاق درین مشورت حال  
بهر چه بکس از حکم تو که یا خدا نیست  
تا اینکه بطریق زینت الهی را  
آنجای رسان در سخی حال قیوم را  
بیار از عفت خود که بهر نادیده  
در دگر را توئی و کردگار ما

بهر چه بکس از حکم تو که یا خدا نیست  
لا تقدر بحول و بس نامیه هم بران

باب اول



# باب دوسرا - فصل اول بزبان اردو در بیان خلقت نور

بنوی صلی اللہ علیہ وسلم مصنف ۱۹۹۹ء شمس

سقا عین - سقا عین - انقول

<p>حسد جانے وہاں کیا ماجر تھا وہ نقشِ ازلین جب بن چکا تھا میانِ حنائی و مخلوق وہ نور تنگناں خار نہ کن اس ہوا ہے نہ کہتے ہیں بہا تھا وہ حسدا سے مگر اپنا تو ہے ایمان اس پر نہ تھا جب کچھ وجودِ عرش و کرسی ازل میں نور حق اور نور احمد نیاز و ناز میں دونوں تھے مہر اور وہ وہ شیفہ صنعت ہر اپنی لئے تھا خلعتِ مجاہدیت وہ اور سے ضربتِ نسیم و تلیل اور سے بارشِ بارانِ رحمت</p>	<p>جہان وہ تھا کہ نور مصطفیٰ تھا حسد خود ہاتھ اپنے چومتا تھا نہ تھا ایک برزخِ اعظم تو کیا تھا وہ کب سے منظر ذاتِ خدا تھا نہ کہتے جن کہ وہ ذاتِ خدا تھا کہ وہ اسنیہ ذاتِ خدا تھا ابنِ صحبت ربِّ العلا تھا ہا تھا ایک اک نکل ہا تھا یہ ادھر اور وہ اس پر تھا ادھر یہ مجبوزاتِ کبریا تھا یہ اپنی عہدیت ہر چولتا تھا اور دھرتے نعرۂ صل علی تھا اور دھرتے شکر کا دیہا تھا</p>
--	--

نور حق اور نور کے عہد سے جولا  
سراپا منظرِ شانِ حسدا تھا

در لغت شمس المصنف ۱۹۹۹ء شمس

سقا عین - سقا عین - سقا عین

مسلمانوں احمد کو ذات احمد کی ضرورت تھی  
محبت کے لیے محبوب کا ہونا بھی لازم تھا  
تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ وہ شان برتر احمد  
اولو العزم انبیا جتنے ہیں وہ بھی کانپتے ہوئے  
گنہگاروں کا کیا کہنا کہ انکا حال کیا ہوگا  
ہر اک امت بنی قیسے اپنے مانگیں کی جا کر  
وہ اک سردار ہم سب کا محمد ابن عبد اللہ  
بھی بڑا ہمارا اور ہمارا مارا دے گا  
گھر فرست جب ایسے سروے کو مسکو ہو جائے  
شفاعت خواہ ہونگے چہر تھکے دھکے بھی  
یہی اک کج کے دن بھی مجسمہ محبت حق ہیں  
عرش جو کچھ وہاں نہکا وہ سب پیش نظر ہوگا  
مقتار وہ خدا ہے جسکے امر کن کا یہ جلوہ  
ہو جو اتنا بڑا ذوالامر اور اتنا بڑا قادر  
ہر اج کا محسوس ہو اور جو محبوب خدا خود ہو  
بالہو بہ کو تم دیکھ لو پھیلی کتابوں میں  
رہ رو نہا تھا ساری نصرتیں دنیا کی وقت پہر  
نیا سلی سپر کرو اک ہر جو دنیا و عقبے کا  
عذر کیا عمرہ مفتیں نصرتیں جو دین محبوب کی اپنے  
نہا نہ نہا نہ نفل و حلم و استغنا  
نہم تھا لطف تھا جو دو سخا تھی بڑا نہا نہا

صفات حق میں اک اعلیٰ صفت کیا تھی محبت تھی  
پھر اس محبوب کے ذیشان کر نیکی بھی تھی  
کھلے کا حشر میں تیر کہ کیا کیا اس میں نصرت تھی  
مقرب جو ملائک ہیں کہیں کیا یہ قربت تھی  
بگڑ جائیگی نیکن کی بھی وہ صلی جو صورت تھی  
مگر وہ سب کہیں گے ہر جو جرات نہ جرات تھی  
خدا کا ہے جو محبوب اور خدا اس کو نصرت تھی  
اسی سے آج کے دن ہر کو امید شفاعت تھی  
کہ ہم سب کے کہیں زاید فقط اک اسکی امت تھی  
یہی اب ہم میں بہت ہی یہی دنیا میں بہت تھی  
انہیں کی ذات دنیا میں بھی سب کے حق میں تھی  
ہیان تو اب لبت اک فقط حق کی محبت تھی  
وگر نہ تھی نہ یہ دنیا نہ کوئی اور خلقت تھی  
اسے کیا کر کے رکھے گا وہ جسکو اسکی نصرت تھی  
سمجھ لو اپنے دل میں پیش حق کیا اسکی نصرت تھی  
کہ ہر اک کے محبت کے دل میں کتنی اسکی عزت تھی  
جہاں تک اسکا قابو تھا جہاں تک اسکی قدرت تھی  
اٹھا رکھی نہیں اسنے کوئی عمدہ نصرت تھی  
انیت تھی دیانت تھی صداقت تھی سادہ تھی  
عبادت تھی ریا صفت تھی توکل تھا فداعت تھی  
قبل تھا نکام تھا شجاعت تھی ایہانت تھی

<p>ابد کی حق سے پوچھو۔ ہاں زل کی لہن بتانا ہوں پھر سے گی حشر کے دن جب ہائی آپ کی ہر سو شفاعت یا بابیلے تو وہ اُمت ایکی ہو گئی شیت کے موافق بعد اسکے اور تملت بھی</p>	<p>کہ سدا دوزخ غلام او نکا۔ تو نوٹڈی اونکی جنت کہین گے سب کہ وہ کیا حق قیاست یہ قیاست حق جیسے بعد از خدا پھر آپ سے سحر محبت حق کہ اول سے شفیع المذنبین انکی ت حضرت علی</p>
<p>اکی جن کے دم سے ہو گیا اس دم بھلا سکا فریج زار کو قہر مون سے ار سکے فاضلست حق</p>	
<p>۱۵</p>	<p>مصنفہ مکرم اہل عشرہ</p>
<p>مفعلن۔ مفعلن۔ مفعلن۔ مفعلن</p>	<p>شعر</p>
<p>اکی کمر عطا فام مجھے جبریل کے پر کا احدین اور احمدین بنین ہر فرق تل پھر کا رضاے حق رضا تیری قصاے حق ادایتیری بجھرا نہ کہ اوس وصلی پر اپیلین مشق کرتا ہوں وہاں موسیٰ کے رن پر جواب لہن ترانی ہو شر فیاب اشارت ماہ شب افروز ہے اس سے کہاں وہ نوح کا امت کے حق میں پردہ کرنا ہمارے کس لیے اوراق جمیت پر نشان ہوں یہ وہ جسم بوسہ ہے کہ چیکے چار غصہ میں تیری ہر زبانت میں خدا نے چار گوشوں پر فرشتہ مستور نہ کہ نیچے ہیں کیوں بچہ میں شفیع المذنبین تم رحمۃ اللعالمین تم ہو</p>	<p>لکھنوں میں اسیاتہ مطلع محمد سے پیسیر کا کہ وہ ہے عرض اویسی یک فرد لانی کہ جو مراد حق و عایتیری لکھا گو یا مست رکا ورق سپت حمر حق ایک اک نعت پیسیر کا بیان خود بھی یلا کر ہونظارہ روے انور کا او تر بھاتا ہے چہرہ شام کو خورشید خاور کا کہاں یہ اتنی کتنا محمد میں نعش اطہر کا معا فظ احمد مختار ہے امت کے و فقر کا ملا ہے خون ابو بکر و محمد عثمان و خدیج کا لکھا تھا نام ابو بکر و عثمان و خدیج کا چندوڑا ہے چھوڑو نکا بھی واسن پیسیر کا کہاں سے میں کہاں باؤن تپا در تپا ہر</p>

	سختی کے مال سے حصہ فقیروں کا نکلتا ہے ذبح بے نوا بھی یک گدا ہے آپ کے در کا	
	مصنف معروضہ ۸ - نومبر ۱۹۰۹ء	
شعرا	مفاعیلن - فاعلن - فاعلن - فاعلن - فاعلن	۱۱۶
<p>ازل میں ہر رنگ جس سے پھیکا پڑا وہ تھارنگ کس حسین کا      وہ رنگ تھا نقش اولین کا - وہ جن محتاق کے نازنین کا      تسلط اوس شاہِ آخرین کا نہیں ہے حاکم فقط زمین کا      کھڈا ہے نام اوس پراویکے دین کا ہے آسمان حلقہ جس نگین کا      وہ نور اوس شمس والضحیٰ کا - وہ نور اوس پردہ والدہ جی کا      وہ نور اوس رحمتِ خدا کا - جو عین رحمت ہے عالین کا      فضیلتیں اور جائزہ دین اہم - تو اولویت یہی ہے کیسا کم      ہی تھے وہ اور حضرت آدم تھے اور چھلا تھا ماؤطین کا      وہ زلفِ خوشبو در چشم آہو - مزہ وہ ناوک کمان وہ ابرو      وہ لب کہ اعجاز جن پہ لہو - وہ چاند سا چہرہ مدحین کا      بنام کے تیرا حسین چرا - ہوئی یہ محبوبیتا اوس کو پیدا      کینچا تھا سورج کا تیری نقشا - کہ دل تیرے صورتِ آفرین کا      لگا لگا تھا زینت کا کتا تھا القسم اراؤ لو ہیت کا      کمال تھا چہ بیوہ بیت کا - وہ تھا شروع اُس متعین کا      پھر کہ نہ تھا اسپ ہی سادہ - نہ کہ تیرے رات دن عبادت      یہ غرض تھی ہی ارادہ - کہ کم ہو عشم امت زین کا</p>		

عطا ہو ریت کی انکو دوست بلا کے گھر پر بغلط عزت  
 کلیم کو جلوہ بعد تحسنت - لگا سکے نہ سہرہ نہیں نہیں کا  
 ادھر یہ خلقت کی تنگساری - آدم وہ خالق سے آہ و زاری  
 شفیق است جیسے باری - سہرہ بھر غافلے حسرتیں کا  
 فریج ازل ہی سے تھا جو شیدا - ہوا بھی است میں اور کی پیدا  
 وہ جام تھا دوا دین کا یہ جام سہرا - ویرا حسرتیں کا

شعر

مصنف شعر و شعر

۱۱

مفعول - فاعلات - مفاعیل - فاعلین

ہم سے خدا کی مانگ ہے جس کی کیا ہے وہ  
 اندر جس پہ کان لگا ہے کیا ہے وہ  
 رومانیوں کی جسکو غذا کیے کیا ہے وہ  
 حق گوئی و حق شناس و حق آگاہ و حق پرست  
 ہے مظهر صفات خدا ذات مصطفیٰ  
 ذوالفضل و ذوالعطا و ذوالرحم و ذوالکریم  
 ہم اوس کی پیروی پر کریں تا اگر تو دنیا  
 مصداق نور ذات اکی ہے اوسلی ذات  
 کتاب ہے کیا ائمہ ترا قرآن میں حساب  
 زیبا و سوز کو چہرہ صاف و کاسبت شہنا  
 شایان ہے اوسلو احمد تہنہ کا خط اسباب  
 میں کیا بیان کروں مصطفیٰ علیہ السلام

سودا سے عشق حسنہ جو خیر انوری ہے وہ  
 ذکر جیسے پستانانہ ارض و سما ہے وہ  
 شیدا کون کا شہرہ طلیعی ہے وہ  
 زمین اور آسمان کیا ہے مگر حق ثابت ہے وہ  
 کو حق تبارک ہے عزیز کا مگر آیتنامہ ہے وہ  
 لہذا خدا اگر ہے تو دوسرا ہے وہ  
 کمال اسبیا کا نام خدا پسندو ہے وہ  
 بسیار کہ زمین و آسمان ہے وہ  
 ہر وقت تھا ہوسا ہمت وہ حال چاہیہ وہ  
 ہر ایک خیر کا نام پر ابجد استہ ہے وہ  
 اہل خدا استہ اکیم کل ماسدا ہے وہ  
 لہذا کہ کہہ رہی ہے کون اور کیا ہے وہ

بھیر کون کہہ سکے کہ خدا سے جدا ہے وہ	اندر آلم تر آسکے مفسد کے بنی
دست خدا کہ دست رسول خدا ہے وہ	قرآن میں دیکھو بیعت نبوت البشیر کا ذکر
فائل رٹی کا بنی کہ کوئی دوسرا ہے وہ	کچھ واریت کی آیت کا استدعا
کتنا بڑا عطیہ رب الصلا ہے وہ	کثرت عطا رسول کوئی وحدت آپلی
حق ہے ہمارا تو سائیاں ہمارے وہ	جو ہر ہے حق تو عرض ہے ذات رسول اس

جائے مزار فریخ رضا القضا کا کسب

روز ازل سے ششہ شیخ ادا ہے وہ

یہ نظم لکھتے بھی میں نے اپنے ایک غیر معمولی حالت اور خوش شوق زیارت  
میں شوالہ میں لکھ کر ایک سال اسکی فراوانت کر تار یا اور فیضیاء تار یا

محلہ - مفاہیل - مفاہیل - مفاہیل - مفاہیل

چلے باوصبا وہ پال ادا ہوئیں کی شان	میں اٹھیں لیون پر جسکی اک عالم ہو ویوانہ
ہر اک جھوکے سے پہلے خاک طہری کی نکلتی تھی	ہر اک پہلو سے پہلے آئے بونے کوئے جانانہ
قیامت کا آئے کوئی انتظار بادہ کوثر	لگاوت تو ہی لیے ساقی مر مر ہوٹھو سے پیانہ
وہ عشق بنی سے چھو کر دست آج سوال	خدا کا سب سے وہ محبوب اورین اوسکا ہوا ہوانہ
نہیں ہے مفسد کے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	خدا ادا نا ہے میں ہوں لاکھ نر نر انوٹنا فرزانہ
اور ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	کر اوسے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
لگی تاروں سے تھکے دست پہنچا کی کل خوشنور	مرنے سر پر مرنا انمول پر پانہ وٹکا کاشانہ
وہاں کی کہ نہ پہنچا ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	خدا کا سب سے شوقی ہا تھا اور ہا سب کوئی شانہ
تھوڑا سا ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	شانہ قیامت میں میری حیرتیں خود کچھ کو بیگانہ
نہ خابو ترقی طہریہ سے نہ میرا اور ہر ہر ہر	نہ میرا قیامت میں میری حیرتیں خود کچھ کو بیگانہ







اللہ اللہ ہم کو ہو وہ عطا	ایسی امت میں انکی ہون پیا
نعمت و شکر وہ حمد	و حمد و الجبیب حمد
ساتھ لائی تھی وصف رب عباد	ذات پاک نبی ذوالارشاد
علم و فضل و کمال و صدق سداد	علم و رحم و سخا و عدل و داد
نعمت و شکر وہ حمد	و حمد و الجبیب حمد
جب بلا خاک سے تن اظہر	امتی امتی تھا ہونٹھون پر
تجھ پر قربان ہم سب لئے سرور	اللہ اللہ یہ کرم ہم پر
نعمت و شکر وہ حمد	و حمد و الجبیب حمد
ہائے وہ امت ستم لعلین	اگرے معدوم اہلین کے نورین
اُتہ نعت خدا کی فی الدارین	تم یہ رحمت خدا کی یا حسنین
نعمت و شکر وہ حمد	و حمد و الجبیب حمد
بس بس ابائے و بیچ نیک انجام	بہج اہلین تحفہ درود و سلام
السلام اسے بنا وہ اسلام	صلوٰۃ علیک و الاکرام
نعمت و شکر وہ حمد	و حمد و الجبیب حمد
مخمس بطور مناجات در حمد باری تعالیٰ و بالخصوص حضرت	

## سرور کائنات علیہ التسلیم والصلوٰۃ معروضہ ۱۹۱۷ء

مفعول - فاعلات - مفاعیل - مناصن - بندے شعر ۱

ساتی وہ دے مجھے جو خوشگوار ہو | تذر بنی عطیستہ پروردگار ہو  
ظرون پہ جبکہ وسعت دریا شمار ہو | بومشک بار رنگ بزمگاران ہو

بھیر دیکھئے بہار میں کیسی بہار ہو |  
برحق ہے یہ کہ روز قیامت کے حساب | دربار حق میں ہونے لگے شمع و تاب  
اعمال جبکہ ہونگے بہاری طرح خراب | دیکھئے مرا کہ سوال کا رو کر ہی جواب

بہر میں گناہگار تم آمرزگار ہو |  
قرآن نام پاک شہنشاہ دوسرا | بہن لاکھ بیان سے جو مجھے دے مرا خدا  
ادھر سے پاس شرم غلامان مصطفیٰ | میں تے پل صراط پہ جا کر نشا تو کیا

اُم امت حبیب خدا ہو تو بار ہو |  
نیکے گا آفتاب قیامت بھی صبح حشر | ہوگی قوی ہر اک کی بصارت بھی صبح حشر  
عشاق کا ہر وقت زباں صبح حشر | جبکہ گا آفتاب سلامت بھی صبح حشر

پہو بہتی شمع اُٹھ نہ لے المقال | صبر حق جبکہ نہ تو لڑو ایزبان حال  
شب آفتاب پر سوئے نہ کا فدا مال | غنا ہے سے غنی کا تصدق ہو جن پہ مال

تین کا علی گولی خدہ اجاں شمار ہو |  
یہ نام ہر اہل جہان کا ایک نام ہو | ناکام ہوں جہان میں یا شاد کام ہو  
پہرے کا رہا نہ شمع ویاں ہو | یہ ہیں وہ کہ ایک خاص تھا را غلام ہو

کام وہ کہ غلام رحمت پروردگار ہو |  
پہرے ان مجاہدیم نہ جا رہا لڑائی | پتہ تار ہوا ہوں گھٹا تارین میں قبول ہا

<p>کہا تا ہوں میں قسم نشین و قبول کی اللہ کی قضا کہ ادا ہو رسول کی</p>	<p>مکمل نہیں فریج ذرا دلفکار ہو</p>
<p>یہ ترجیح بند تقرب محفل میلاد شریف مکان محبی غشی سعادت مند خان صاحب مختار منقذہ سلمہ اعین میں نے مرتب کر کے پڑھا تھا</p>	
<p>۱۲۱</p>	<p>مفا عین - مفا عین - مفا عین - مفا عین</p>
<p>انھیں کو ہے خبر پہلو میں جھلکے بانبر دل سے خدا نے جھلکوا آنکھیں ہی ہیں دیکھو انکی آنکھوں سے تذول و رستہ حق پر ہے یہ کیوں تم کو بساط خیر کیسے کیا ہر عرش کے دل سے کوئی پوچھے زمین کی بائیں بوسی طرح کو کرے نہیں دینا شمار انجم کا کیا اس سخن کے روبرو دل فلک پر چھلکے ہیں تارے کہ مشتاقی انجمن میں ہیں بٹھا کر ہمدردی میں ابھی جبریل لائے ہیں گھر سے ہو جاوے عاشقان دید تظیف</p>	<p>سعادت مند خان کے گھر یہ کیسی راج محفل ہے یہ گھر ہے پاک فرط روشنی سے نور منزل ہے ظہور رحمۃ اللعالمین کی خود یہ محفل ہے شرن اس سرزمین کے فرش کو اسپر جو محفل ہے یہ رحمت فرشتوں کا گروہ آج ان میں حایل ہے ہلال چرخ بھی تو آجکی شب بدر فاضل ہے سر محفل نوید آمد ملک مابہ کامل ہے کرشمے وہ زمارت جہنکا بنیا دیدہ دل ہے وہ آواز انکا گوارہ یہ جہنکی پاک محفل ہے</p>
<p>خوشا روح الامیر باہرین نوید جانقا ادا کہ خیر المرسلین خیر البشر خیر الورا آ</p>	<p>خوشا روح الامیر باہرین نوید جانقا ادا کہ خیر المرسلین خیر البشر خیر الورا آ</p>
<p>درود الہیہ اسے شمع الیوان ہدی تم پر ملائکے بھیجتے ہیں انکے ہاتھ ان کا خدا تم پر کہ تم ہو شمع از بر و از سان تم ہوں خدا تم پر سے تم کو کر زین خد شہتم کس ماسوا تم پر</p>	<p>سلام آفتاب آریان اعتلا تم پر ہمارا کیا سلام اور کیا درود ہے سرور عالم کہان اس مقدراور کمان ایسے شہسب اپنے مستاع دل کہ تیر جان یہ اپنے لب کی چہر میں ہیں</p>

شقاقت ہو تھاری تابع اذن خداست کچھ کلید گنج عرفان کے محافظ آج تک تم ہو ادھر بھی گوشہ چشم عنایت لے مے مولا نہ اپنی رضویت پر ہے نہ انہی ذریت پر توجہ سیدی وارث حسن کی مجھ پہ چلے	مگر اس کے کرم سے ہے ہمارا اتکا تم پر کھلا ہے بستہ راز گزشت گنہ مخفیا تم پر تھارا ہوں غلام خاص حق بھی ہو مرا تم پر بھروسا ہے خدا کے فضل پر یا اتکا تم پر مجھ ہے سخت دشوار اور نہیں مشکل فرام پر
---	--

سنم گز سبزہ زارہ و دیانت یاب پر کا ہے  
گدا لے کوچہ گردے را اگر خواری کئی شاہ ہے

سلوک ایسے کیے ہیں اسے ترکون کی جماعت سے ہو دایسا اگر کرتے تو کیا ہکو شکایت تھی مگر عیسائی بھائی نرم دل ہم منگو تھے جسے ہمارے عالمان علم دین سے بعض کیا اکثر اگر یہ سچ ہے تو ہکو نہیں ہے اسکی کچھ پردا ہزاروں گھنیاں کاموئیں اپنے پڑتے تھے سوا تیرے نہیں کوئی تھی ہے اسے بہت نا	نہ تھی امید جلی حضرت عیسیٰ کی بہت سے خبر دتا ہے قرآن اُنکے بغض کی عداوت سے وہ نکلے سنگدل ہم مسلوں کے حق میں فدہ تھا بتاتے ہیں ان افتادوں کو آثار قیامت سے وگرنہ سہی امید نہ ہوت حق ذات تھرت سے خدا را کھول دے ان سب کو اپنے دست شفقت سے لحدین امتی جس نے کہا ہوا اپنی بہت سے
--	--

نقاب اور چہرہ ایسا ہے مہرست کر براندازند  
زیک بکشتش یا سے امتناست مہر و مہر اند

قصیدہ نعتیہ نمبر ۱۵ شیخ عزیز علی شفیق نقیب الدین صاحب  
مرحوم حسین قطبہ الدین شیخ انیسے نمبر ۱۵ سنگان و افقہ چھپر امواک شال  
اور یہ قصیدہ ان کے بیان مسلسل مسپلا دین

شعر ۴۴	پڑھا گیا تھا مصنفہ جون ۱۸۸۶ء	۱۲۲
مفا عیلین - مفا عیلین - مفا عیلین	مفا عیلین - مفا عیلین - مفا عیلین	
<p>سنا دھوکے میں بھی تجھ سے نہ حزن اپنے لیے کہ گنبد گونج اٹھا ہر یک بیک چرخ مشید کا لکھا لوح تقدس پر قلم نے نام احمد کا احد میں ہو گیا پیوست جا کر میم احمد کا کہ تھا وہ صوت و معنی میں نقشا تیری آمد کا انھیں نقشوں سے بھر دینا مرآتو یم قد کا ملا اللہ کے کلمہ سے کیوں کلمہ محمد کا سر و سینہ احد کا تاج ہے اللہ کی مد کا بڑا کس مصلحت سے ہو احد سے نام احمد کا پھیری کا کام دیا ہے قلم کا ہاتھ میں گد کا گمان ہو ساغر خورشید پر جام زمرہ کا ہے اتنے جوش پر کیوں آج دریا فیض سرمد کا اوتر تا ہو زمین پر عرش گوارہ احمد کا رگوں میں جنکے لہراتا تھا دریا نور احمد کا وہ اُمّی جو نہ جانے نام بھی یک حرفت بجد کا تھیں سے نام روشن ہو تھا سے جد امجد کا حایم ایسے کرنی جاتے تھے کسا ہر کسی بد کا الفت اللہ کا عجزہ نمونہ ہے تر سے قد کا</p>	<p>کروں کیا شکر لے ساقی ترے الطاف بجد کا پڑا ہے شور عالم میں یکسی آمد آمد کا نہ پایا اور موزوں قافیہ اللہ کی مد کا نہایت دلنشین تھا نام پیارا جو محمد کا کھلا روز ولادت عقدہ بسم اللہ کی مد کا لکھا ہر میری لوح دل پر جو کلمہ محمد کا جدا ہوتا اگر نور خدا سے نور احمد کا ہوا معلوم مدت بعد خرج نام احمد کا خدا جانے کہ کس درجہ کا ہو رتبہ محمد کا مقابل کو اگر مجھ پر ملے موقعہ کوئی زد کا کچھ ایسی کھٹ رہی ہو عالم بالا میں ساقی نزول رحمت حق ہو رہا ہو کیوں یہ تر سے فرشتوں نے طنائیں نور کی لیلیں ہیں ہاتھوں اثر کیا آتش غزوہ ابراہیم پر کرتی یہ تصدیق رسالت ہو کہ شہر علم کھلا ہے تھیں سے نسل آدم کو ملا ناس پر فضیلت ہے کرسیم ایسے کہ اللہ کی کیا کرتے تھے ہمائی شہادت رست سکی اُستی کی اور کیوں ہو مژدوں</p>	

ہر ایک انبیاء کے پشت کے سانچے میں حل ہلکے  
 خبر کیا مبتدائی کیا ٹھکانا نانا کا بھٹا  
 نہ جتنے بارغ میں سر اور نہ طوبیٰ خلد میں بھلتا  
 وہ چرخ چار میں تک اور کیا عرش برین تک  
 ہوئی احش زین کو قصر کسریٰ کے کلس کوٹے  
 سے اب تک فود ہی لکھتا ہوا دیوان عالم میں  
 سیاہ چشم حوران بستی بن چکا تھا وہ  
 رقیب اپنا کوئی بھی ہاتھ سے اپنے بناتا ہر  
 نظر آیا نہیں لیکن رہا قائم ہمیشہ تک  
 سیاہ دیدہ دل حل کرو نہیں آب کوثر میں  
 تنہا ہے کہ اسکے نام پر دم بھی مرالوٹے  
 رہے خالی نہ تیرے نام کے حرفوں سے کوئی تیز  
 مجھے دم بھر نہیں وہ بیٹھنے آرام سے دیتا  
 عتوبت ڈھونڈتی پھرتی تھی لیکن پانہ نہ تھی  
 کر گئی خلد فہر پر ناز اور میں نام پر شہرے  
 مٹا دے مانوں کی ٹھوکریں انبار نہ الی کو  
 ترا دستہ کریم تھے سر پر سپہ تو شاہ کیا جو  
 سیہ کار تھے سے سیری جوت کیا نور ایمان کو  
 بیون بہ ہوسے فی اللہ جیسے نصیب سے جاری  
 علو میں دستہ میں تیری اگر کرنا تو کیوں کرتا  
 کراہت ہے وہی پاتی اگر سپہ ہو گیا اسی

مرتب دست قدرت سے ہوا پتلا تھے قد کا  
 نہ لکھتے صفحہ ہستی پہ جو جملہ ترے قد کا  
 نہ اوگت گلشن عالم میں جو بولتا تھے قد کا  
 دو بالا قامت علیہ سے ہے رتبہ تھے قد کا  
 گران تھا بار تکلیں سے بہت جلوہ تھے قد کا  
 قلم سے نشی تقدیر کے مصرع ترے قد کا  
 نہ آیا عالم ایجاد میں سایہ ترے قد کا  
 خدا نے بھی نہیں پایا سایہ ترے قد کا  
 خدا کا سایہ تجھ پر نون پر سایہ ترے قد کا  
 پھر انگشت شہادت سے لکھوں کلمہ محمد کا  
 لحد سے ہی اوٹھوں بڑھتا ہوا کلمہ محمد کا  
 بکھر جائے جو شیرازہ کے جسم محسد کا  
 پھر اسے سرین یہ سودا ترس و فزع کے گنبد کا  
 چھپا تھا دامن مدوح میں مداح احمد کا  
 کہن کے جب کہ حبیبین غلام آیا محمد کا  
 مجھے بھاتی کا پنجہ برگاہے شگفتہ قد کا  
 کوئی دستہ تو شہوت آ کر پیچھے اندر سے پرد کا  
 نہیں آتا سپہ کبار تھے اسان لازم سال سے شہ کا  
 زبان پر میرے سیدم نامہ پاک آیا محمد کا  
 نہ تجھ کو اشتیاج تھی زمین سماوی نہ سما کر کا  
 ان چہریں سے سپہ بہش بالا ہیرہ نہ ہر دا

<p>ذبیح خستہ ہی ایک نام لیوا ہے محمد کا ہوا ہے شہید جس جا پہ جلسہ آج مولد کا مرتب کر چکا تھا یہ قصیدہ نعت احمد کا ہوا موردین اپنے دوست کے اہم الزام کا</p>	<p>کے گا داور محشر سے روز محشر رو رو کر ہوا آباد جب بکر یہ دولت خانہ خوشتر ذبیح بنوا بالخاصی مصلحت میں پڑنے کو بالآخر مصرع تاریخ تعمیر مکان کو بھی</p>
	<p>ادب کو ہاتھ سے دیکر وگستاخانہ کہ تھا رہے روشن ہمیشہ کھر زعفران احمد کا</p>
<p>شمار</p>	<p>۱۲۳</p>
	<p>ولم یصفہ ۱۸۸۸ عیسوی</p>
	<p>فا علاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن</p>
<p>یا چکا بہت عرش کی گڑھی مکان مصطفیٰ رجہ دان حق در وہ حق رتبہ دان مصطفیٰ ان گڑھی اس گڑھی ساکت زبان مصطفیٰ رد ہزاران جان خدا کے یکتا مصطفیٰ اس سے تھا منظور حق کو تھان مصطفیٰ قاب قوسین ایک ہے ادنیٰ لکھنا مصطفیٰ بیشمار حق وہ یہ خاطر نشان مصطفیٰ دو وہ انبال و دوستار دو ان مصطفیٰ لا مکان بھی ہو گیا دیکھ مکان مصطفیٰ اس کو تر سے سوا آپ وہاں مصطفیٰ نارنگی لہر لہجہ سے انہر بھی نشان مصطفیٰ سینہ تیرا زبان حق پاسبان مصطفیٰ</p>	<p>کیون نہ ہو مسجد عالم آستان مصطفیٰ پر تو نشان خدا ہے عز و شان مصطفیٰ سبز مسجد دم بخود کلاک قضا کیون ہوئی مرحبا فیض نکل مر حبا لطیف کلام کیون غذا ماناں جوین کی آپ کو خوب تھی باروے روح الامین سے زور بازو پوچھ لو آپ کے دل کی رضا اللہ کے ہی کی خوشی سرشت پریم بہت خواب راہ آل پاک حالا ان عرش میں حج حج شہید راج تھی خاک پاک نہ رجہ اسیر سے زاپہ لیت بھونکتی تھی پھر کی ہا نکات عرش پر کیون نہ ہو مسجد عالم آستان مصطفیٰ</p>



مُصْطَفٰی	اُنسی کا لفظ تھا ورد زبان مُصْطَفٰی
مُصْطَفٰی	کشمکش میں کیا دم رحت تھی جان مُصْطَفٰی
	لے خداوندانِ نعمت جیت بر تنہا خوری تھا ذبیح بنوا بھی میمان مُصْطَفٰی
۲۲ء	ولہ مصنف ۱۹۰۶ء
	شعر ۵
	قاعلاتن - فاعلاتن - قاعلاتن
اللہ اللہ جلوہ حین بیان مُطفا	بات کیا اعجاز کرتا تھا دہان مُصْطَفٰی
و شمنوں سے کس لیے ہوتا زبان مُصْطَفٰی	ہر گھڑی روح الامیں تھا پاسبان مُصْطَفٰی
جن انسان و ملک موتے تھے سب عوہان	خوان ابراہیم سے جوڑا تھا خوان مُصْطَفٰی
ایک ونگلی کے اشارہ کی نہ لایا باوقاب	کیا اوٹھاتا آسمان ضربِ سانن مُصْطَفٰی
دوستو ایسی کہاں قسمت کہاں اپنے نصیب	آبرائی بھی بنے قرب مکان مُصْطَفٰی
مٹ گئے وہ اور شا جایگا انکا نشان	میٹتے تھے جو نشان خاندان مُصْطَفٰی
چار عنصر کی طرح رکھتے تھے باہم خللا ط	چار صحابہ گرامی جسم و جان مُصْطَفٰی
خاکِ خون میں ملنے اور چرخ پر دکھا ہی کیا	وہ حسین ابن علی روح و روان مُصْطَفٰی
سو گئی دنیا میں گویا بارش یکساں فیض	کھل گئے بعد دم لب گوہر نشان مُصْطَفٰی
اتک اتکے لچہ دلکش میں باقی ہے اثر	لے اوڑیں تھیں نابیلین طریبان مُصْطَفٰی
بھیست ہو طالبِ مطلب کے کسکو خبر	رازدان حق نبی حق رازدان مُصْطَفٰی
حیث دشتِ کر بلا میں ظالمون کے ہاتھ سے	لٹ گئی ساری بہار بوستان مُصْطَفٰی
دمدم بڑھتا رہی یادِ لب جان بخش سے	روح افزا ہے یہاں بوستان مُصْطَفٰی
ہے کہاں وہ دن کہ ملتا ہو کتبِ حسرت سپر	اور میں آنکھوں سے خاکِ آستان مُصْطَفٰی

	صدق دل سے ہے اگر عشق دل و دہلیز میں ہو گا سراپا نکہی اور آستان مصطفیٰ	
۲۵	ولہ تصنیف ۱۸۸۶ء	۱۲۵
	مفعول - مفاعیل - مفعول	
<p>سے رد کش صدمہ شمس و قمر کے محمدؐ و انتمش ہے عکس رخ نیکو محمدؐ التبرکی بھی تو ہے نظر سو محمدؐ آسنیہ انوار خدا کے محمدؐ لاقی ہے مگر نکست گیسو کے محمدؐ اے صل علی نکست گیسو کے محمدؐ قرآن میں خدا خود ہے شا کو محمدؐ لطیف ادب آموز کے زانو محمدؐ پیش خم غراب و وایر کے محمدؐ کوئین پہ چاکت ہوا قابو کے محمدؐ بے فضل خدا سے تیرا نو کے محمدؐ ہوئی ہے خدا کے قدر چو کے محمدؐ سو و اسے سب کم کو چو گیسو کے محمدؐ میں میں ہمارے ہے کسی بو کے محمدؐ وہ کون ہے جس پر نہیں قابو کے محمدؐ چلتے ہیں جو ملی جاستے تھے گیسو کے محمدؐ</p>	<p>الشریب فرغ رخ نیکو کے محمدؐ واللیل ہے کہ پر تو گیسو کے محمدؐ ہم کیوں نہوں مجھ قد دجو کے محمدؐ بخینہ اسرار الہی دہن تنگ آتی ہے کچھ اترائی ہوئی باد سحر آج پھر تازہ ہوا بچھ سے دماغ و دل بیان زیبا کین بند کیوت دعا خدا فی ہے قومہ و قعدہ سے نازوں کی پیر پڑھتا ہوں تصور میں دو گانہ میں کا ثبات نہیں اک ذرہ مضحک میں سے یہ فرش زمین کیا ہو کہ عرش کی کسی آتی ہے قیامت بھی بہت دور ہے قابو ہو تو کوئین کے بدست میں تیرا بدن امیر خدا سے ہے کہ گجائے کھکھکے جن و ملک و اسراج میں سب تیرا فرمان خوشی کی ترنگوں پر نہ کہتے تھے تیرا بیان</p>	

<p>جاسا ہے اودھرتی تضا مشت قدر سے          کل ابصر دیدہ مردم ہی نہیں ہے          ہوتا کوئی ہم نیچہ بھلا آپسے کیوں کر          اللہ کی ہے دین دلائل ہے بنی کا          آراستہ خالق زدل چار تن صحاب          عدل ایک طرف ایک طرف داد شفاعت          رسالے خدا کی ہے صفت ذات بنی          بخشا تاجر کو جو کبھی داغ غلامی          ہوتی ہے حیدر جنبش ابرو سے محمد          ہے سجدہ گہرین دملک کوئے محمد          تھا شیر خدا قوت بازو سے محمد          ہے دست خدا سیئہ بازو سے محمد          چار آئینہ یر قاست دیو کے محمد          عادت وہ خدا کی ہے توبہ خوئے محمد          ملتی ہوئی اللہ سے ہے خوئے محمد          ہے منتظر جنبش ابرو سے محمد</p>	<p>جاسا ہے اودھرتی تضا مشت قدر سے          کل ابصر دیدہ مردم ہی نہیں ہے          ہوتا کوئی ہم نیچہ بھلا آپسے کیوں کر          اللہ کی ہے دین دلائل ہے بنی کا          آراستہ خالق زدل چار تن صحاب          عدل ایک طرف ایک طرف داد شفاعت          رسالے خدا کی ہے صفت ذات بنی          بخشا تاجر کو جو کبھی داغ غلامی</p>
--	---

چلے نہ فریج بکرا افکار یہاں سے  
 ہے جوش پہ سو اسے بہر کوئے محمد

## غزل نعت شریف بہ طرح مشاعرہ متعلقہ تائیش گاہ ضلع

۱۳۶	اما وہ متعقدہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۲ء	شعر
مغایں - مغایں - مغایں - مغایں		

<p>بصدیر ننگ ازلین شان رب العالمین          ز آدم تا مسیح اک وصف تھا سب سے جدا سب          فقط حق متنا سدرہ تک کے ساتھ جانے کی          ہوئے تھے خلق وہ یا آمنہ کے بطن صافی          ہوس ہے دلو اس بٹلیں پاکی خاک کی باریا          بنامہ دربان یار نقطہ زائے رحمت کا          شرف پر جسے عرش برترین کی فرشتیں لکھیں</p>	<p>مگر ان سب میں برتر شان ختم المرسلین نکلی          خدا کے نازنین میں بہار اے نازنین نکلی          پھر آگے اوس سے عاجز طاقتوں الٰہین نکلی          جسم ہو سکے خوئے و اوسے خیر الراحمین نکلی          شب اسرار جس سے حسرت عرش برین نکلی          یہاں میں خیر مستحبیت رحیمہ و اللعالمین نکلی          وہ اوستی مراستہ امی کی چہرہ کی زہین نکلی</p>
--	--

<p>منان بینا دآدم جب درون ماوین نکل کین چکی کین یکی کین ڈوبی کین نکل</p>	<p>ستارہ آپ کے نور نبوت کا درختان تھا نکل کی تیج نکل زور و غایا برق خاطر نکل</p>
<p>فشیج اشعار جو تیرے قلم سے نکت میں نکلے</p>	<p>بلند از پایہ عرش برین او نکل زمین نکل</p>
<p>شعر ۱۲</p>	<p>ولہ صنفہ ۱۲</p>
<p>مفعول - مفاعیل - فاعیل - فاعول</p>	<p>مفعول - مفاعیل - فاعیل - فاعول</p>
<p>رحمت کے سما بون میں جو رعدا کے بنا ہے کیا ذکر فرشتوں کا کہ عوا و سمین خدا ہے اچھا ہے قرآن کی حرفوں کی رد اس ہے والدلیل بھی نصیر کیش زلف و و تاس ہے قرآن تمام اون کے فصائل سے بھرا ہے سیہ جو اکلم شرح آئینہ سنا ہے نور آپ کا بھی شمع الزور خدا ہے و انجم و کھاتی ہے کہ مطلوب خدا ہے دارین کا شاہ اون کے گداؤن کا گدا ہے است کے لیے خاصا اک فضل خدا ہے اسے فخر رسل تیری مگر شان خدا ہے اللہ جاسے تو نبی ظلہ ہمسما ہے سورج سے قمر کو سبق کسب صنیاع ہے</p>	<p>یہ غلامہ صل علی صل علی ہے غل صل علی کا یہ سر عرش علی ہے جس طرح احد پردہ کثرت میں چھپا ہے و انشس اگر آئینہ چہرہ نما ہے ہم فرش سے تاعرش اگر عایشین تو کیون ہیں پشت آپ کی ہے انقض ظہر کس سے تجل جس طرح کہ آدم سے ہے مشتق زن جو مزل او کھین لالہ حق کرتی سینہ ثابت کونین کا فخر اون کے غلاموں کی غلامی ذات اون کی ہے عالم کے یہ رحمت باری درجہ بین نبوت کے بنی سبب ہیں باری دیکھا ہے کسی نے کہا میں سائے کا بھی سایہ احمد کو احد سے شب معراج سر عرش</p>
<p>اللہ کی مرضی ہو کہ خواہش ہو چنی کی</p>	<p>اللہ کی مرضی ہو کہ خواہش ہو چنی کی</p>

دونوں یہ ذبیح اپنے دل جان فدا	
۱۲۸	درصفت محفل میلاد شریف معروضہ ۱۹۲۰ء شمس
مفاہیلین - مفاہیلین - مفاہیلین - مفاہیلین	
جو میلاد البنی کی پاک محفل دیکھ لیتے ہیں نبی کا خواب میں عقد انال دیکھ لیتے ہیں دم ذکر ولادت للہ الحمد اپنی گردن میں سولانے کیلے اُنکے شب و زاندون مردم کسی پوچھنے پھرنے کی حاجت ہی کیا ہو ہم اُنکے خواب پر صدقہ ہم اُنکی غیب پر قرآن مسلمان ہو رہے ہیں آجکل پورے عیسائی	وہ آسان اپنی مشکل سے مشکل دیکھ لیتے ہیں دو عالم کا ہم اک مٹھی میں حاصل دیکھ لیتے ہیں بہشت باہر حورون کے حاصل دیکھ لیتے ہیں ہم اپنی جنس گوارہ دل دیکھ لیتے ہیں کہ ہم قرآن میں اُنکے فضائل دیکھ لیتے ہیں جو اُنکی خواب میں شکل و شمائل دیکھ لیتے ہیں کتابوں میں جو حضرت کے فضائل دیکھ لیتے ہیں
ذبیح اُنکی نظر سے تجھ پہ جن پر رہا ہے تو ترپ جاتے ہیں تجھ کو تب وہ سہل دیکھ لیتے ہیں	
۱۲۹	مشکات نعیمہ معروضہ ۱۹۱۵ء شمس
کہان یہ سیری زبان لے محمد عربی	
کہان وہ آپکی شان لے محمد عربی	
ہمیں بس بہت کہ چون امینہ تو م خاص	
غریب دست غریب لوطن غریب نواز	
خوش ازمان کہ روم بردارش کلیم بدو	
جو افتاب کو نسبت ہے اپنے نور سے خاص	
خدا سے ملکر ہمارے دین سے خاص	
جو شان عیدین دیکھو گے پھر احترام	
مگر سچہ راز ہمیں یہ ہے جس کے محمد نام	

بیدیت احدیت سداست ہم آغوش	
یہ دونوں نام پھر کرتے ہیں یہ ایک الایا	کہ ہو کر احمد احمد ہو گیا محمد آپ
ہم دوست ساقی و ہم دوست ہم اوینوش	
وہی ہے عابد و وہی محمود	وہی ہے عابد و وہی محمود
ہم دوست دہی و ہم او بالین و ہم دوست و ترش	
ہر شفیق محمد نذیر ان پیکر	یہ نظم شے لے کئے مجھے خوش ہو کر
دلیج باد تر عشق مصلحتی و رجوش	

قطعہ مرتب محفل میلاد شریف اندرون خانہ بندہ معروضہ

ربیع الاول ۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۹ شوال ۱۳۸۱ھ

مقابلین - مقابلین - مقابلین	
ادب سے خوف شبین یہ پوچھائیں قرآن سے	خدا کی ذات اقدس کو بھی حاجت ہے کسی شے کی
کہا اوس نہیں ہرگز غنی ہے کبریائے وہ	مگر انہی کہتی ہے پسند اوس کو ہے حمد اپنی
یہی تحفہ ہے جسکی قدر ہے اوسکی نیکیوں میں	یہی ہر ہے جسکی منزلت ہے اسکی پاؤں میں
عمومیت سے یہ خدمت ملائکہ کے رہتے ہیں	خصوصیت سے یہ عزت ہے جسکی ذات کوئی نہیں
ہے اسکا نقش میری لوح دل پر ہر لمحہ	اوسکی حمد حق حمد اور ثنا اوسکی ثنا بھی تھی
وگرنہ ہر نبی اس کام کے قابل اگر ہوتا	تو ہوتا حامدین ذات حق میں نام اونکا بھی
نہیں ہے یہ سبب افضل تشبہ کی کا صیغہ	نکھر سکتا تھا احمد کے برابر حمد حق کوئی
اگر کوئی نبی کرتا تو کر سکتا تھا ویکون کر	کسی نے خود یہ بیان ہم شکل خالق حق میں دیکھی
تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ	جسوں نے عرش پر جا کر ملاقات اپنے رب کی
مسلمانوں کریں کیا شکر اوسے لطف بیکار	کہ ہر نبی یہ فضیلت اوسکی ہمت کو بھی کھل کر دی

<p>میں ہیں وہ نازین جہین جہاں سکے داخل ہو عنایت جسکے صدقے میں ہوئی ہکو یہ دوت بھلا وہ کام ہو مینا جس کی نام سے حق کے پر ہوا ہے بڑھنے والو سورہ الحکمہ پہلے</p>	<p>میں ہیں وہ صلواتین ہوں لچوکے صفت حال دردا دسر سلام اوس پر فلا دسر بار عری بتا جس بزم کی ہو حمد خالق سے وہ بزم بھی پہر اوسکے بعد سب پر وہ نور دروازافت ظہری</p>
<p>ذبیح اپنی دعا ہے میں مروں جا کر تو شیریں لگا دے قادر مطلق ٹھکانے سے مری بھی</p>	

## در لغت سرور کائنات و دیگر صحابہ معروضہ ۶۹۰۵

۱۳۱	مقامیں - مقامات - مقامات	شعرا
<p>ازل میں حمد حق کو جب صفت قدوسیان نکلی فقط اک ذات احمد حمد کی روح روان نکلی خدا جوئی کی حمد پر حد شہر خامشان نکلی نگلی کی تیج روز جنگ اک برقی جہان نکلی وہ اکسیر کرم ہے اسے و اود و جہان نکلی چوشت آتش و درخت اودھ نہ سے فغان نکلی مجھے جہ مونس اودہ سے وی بھی فغان نکلی ہم اس پہ پہل پر کی آہ کو یہ کیا رہے مری آنکھوں کے پر سے جل رہا گماہ شان نکلی اوٹھے سب سب خوشہ اک یاد رہے نہ یہستان نقوشا ہے یہاں رہا رہا نکلی میں یہ رہے کہ خدا سے کہانی رہا رہا نکلی</p>	<p>بہت عاجز بہت قاصر بوقت امتحان نکلی جو تہ سے کشت کشترا محفیا کے درفشان نکلی اود ہر سر سے خوی نکلی اود ہر منہ پر بان نکلی اود ہر گالی اود ہر جگہ بیان ڈوبی بان نکلی شہ و ارشاد جن کی مشقت خاک آستان نکلی اود ہر سے لپکا جام منفرت حور جنان نکلی نہار میں جاتے جاتے وہ حیات جاودان نکلی یہاں رہے کہ وہ عرش برین کی زربان نکلی مری اقلیم دل کی سپر سپر لامکان نکلی یہ ساری ہیچ اوس دن کی ہوا آستان نکلی جسکے پاس بھی ہو کہ میں بازو نران نکلی یہاں رہا رہا رہا رہا رہا رہا نکلی</p>	

ہر اک شے کو ہے اوسکا مرکز اصلی مایہ دہت	بحر آغوش مادر سے بھی بڑھ کر مہربان نکلی
یہی ہے مفسدہ کی جڑ یہی ہے تجزیہ کی جا	یہ ٹوٹو اور یہ مین مین رہا توں سوجھان نکلی

فریج الشراکبر کی صدا کا لون مین آتی ہے	مبارک ہو ترے دل سے جو یہ بانگِ فان نکلی
--	---

در لغت شریف برچھان خاطر مصنف معروضہ گشت ۱۹۲۵ء

۱۳۲	فعلاتین - فعلین - فاعلتین	شعر
-----	---------------------------	-----

ہم بھی ہر طرح کی تکلیف ادا کھاتے جاتے	ہم کو بھی شاہ مدینہ جو بلا تے جاتے
جن کی تکلیف گوارا نہیں اوسکے دل کو	ہمیں سزا دیں وہ جو رہ جاتے ہیں جاتے جاتے
پائین جنکو ہے منظور ہے یہ دوست دینا	ہم نے دیکھا نہیں اوسکو اودھر آتے جاتے
حق تو یہ ہے کہ جو ہیں عاشق زار اوسکے جہان	اوسکو ہوتی ہے زیارت وہیں آتے جاتے
ان کے سردار بڑے حضرت اوس قری	خواسا میں جب کبھی آپ اوسکو بلاتے جاتے
کاشن ہم دیکھ کے اوس گیند حضرت کی ہمار	سرسے بھیل چل کے زمین سر پہ پٹھانے جاتے
آستانے پہ اودھر پلکوں سے چھار دیتے	اتنگہ اودھر مرقد انور سے لڑاتے جاتے
پھیرتے پیر پہ ہمارے وہ اودھر پلکے جھپٹے	ہم اودھر گردن تسلیم جھکاتے جاتے
پیشکش کر نعمت دار ہیں وہ کرتے رت سے	ہم بھی ریت میں در شاک لٹاتے جاتے
اللہ اللہ وہ مسرور ہے کا آنا جہان	آزاد ہیں رہتے ہیں ان کی کھینچ آتے جاتے

اللہ اللہ وہ مسرور ہے کا آنا جہان

اللہ اللہ وہ مسرور ہے کا آنا جہان

اللہ اللہ وہ مسرور ہے کا آنا جہان

اللہ اللہ وہ مسرور ہے کا آنا جہان



<p>خدا نے پہلے بیشک آپ کا سانچا بنایا ہے          ثنا گوے چنا بسید والا بنایا ہے          شرف حاصل ہے اوس بحر کرم کی تنگ جگہ          قدیے سایہ تو یک پر تو نور انکی گستا          اوسی پر بے مثالی کی صفت صادق نہیں آتی          ہزاروں بلکہ لاکھوں ہی برس کا تجربہ کرے          ن اطر کو سب کچھ آدم و حوا سے نسبت ہے</p>	<p>دو عالم کا مگر پر آپ نے بگڑا بنایا ہے          دل نادان کو مدت بعد پھر دانا بنایا ہے          کہ جسکے فیض نے قطرہ کو یک دریا بنایا ہے          خدا ظلمت سے ہر یک نور کا سایا بنایا ہے          خدا نے دو جہان میں تجھ کو بھی لکھا بنایا ہے          تجھے خلاق اکبر نے بہت اچھا بنایا ہے          مگر اوسکو خدا نے نور کا تیل بنایا ہے</p>
--	--

کیا تقسیم جب حق سے شرف عشق و محبت کا  
 دریا ہے تو اکو بھی راسخ بنا دیا ہے

۱۳۴۲	ولہ تصنیف ۱۳۴۲ھ	شعر ۱۴
------	-----------------	--------

فاعلان - فاعلان - فاعلان - فاعلان

<p>چہ زور کر عشق بتان بھاتی ہے پتھر باندھتی ہے          ڈھیر ڈھیر ہنسوں نے نعت بتی کیے ششکار          ز ابراہین و ضئے اقدس کو گھبرا دیے کیے          ز نیکو دل پر روان ہے خامہ نعت رسول          و شب سحر ارج کتنا حضرت جسبیل کا          عالم میں داخل ہوگا خاص بندہ آپ کا          ایک کمر بند اطاعت کیجئے زمین کمر          سلسلہ عشق بنی کا منقطع ہونے نہائے          جسم خاک کی کیا اوٹھائے صد مہ طوفان عشق</p>	<p>دل سے احرام طہر اسکا کوئی سرور باندھتی ہے          حضرت جسبیل کا بازو میں شہر باندھتی ہے          سر کے بھل کر کر کے طوفان اس کی غصے پھر باندھتی ہے          کہد و رضوان سے کہ بند حوض کوثر باندھتی ہے          باندھتی ہے ہاں اپا کمر اسے بندہ پرور باندھتی ہے          اور پھر میر میر سے دوزخ کی کھلی پر باندھتی ہے          لاکھوں مسرتار قندیاں باندھتی ہے پھر باندھتی ہے          آنسوؤں کا تار پیر سے دیا یہ تر باندھتی ہے          مشت خاک سے سر سے کیونکر یہ مستور باندھتی ہے</p>
--	---

راہ مولیٰ میں قدم دیکھو کہیں ڈگنے نہ پائے	ان کو نہ ہندو عقیدت خوب کس کر بائذیہ
مریم کا فور صبح محشر سے درکار ہے	دو قدم ہلکے مردے زخموں کو آکر بائذیہ
خاندان تاناہ کو پچھو کہیں کچھ نہ پائے	ان کو کتا ہے کہ بی زخم دل پر بائذیہ
بن گیا عمارہ کا فور شیر شبح شمشیر	مرقد انور سے آگے کھڑا سکر بائذیہ

کوس رطبت راجہ	نور کا ترط کا ہے تھپ تھپ
تلفیقیت سحر	تلفیقیت سحر
۱۳۵	۱۳۵
مذاہلین - مذاہلین	مذاہلین - مذاہلین

تقضا

شب بھر ان کس ناز واد است	تنگدہ میں جہاں ہے خدا سے
محمد مصطفیٰ رضی خدا سے	خزارا میں جہاں ہے خدا سے
بنی کا نام روشن ہے خدا سے	نہ اکا نام روشن ہے خدا سے
شہید خنجر عشق خیر ہوت	خیر و نکاح میں نہ ہر تھ آب بقا سے
جھے کافی ہے یاد زلف مشکین	کرین کیوں اتجا طیل ہما سے
علامہ ان بی کا نام زار	مناہین ہر تے ہیں ہر تے ہیں خدا سے
کسی ڈھب نہ ہو گا خدا سے	تباہی میں ہے تو ہو جاوے ہلا سے
بداد سے بچتے عاہو آگیا ہرین	نفاہو رہا ہے ہر شور و گنا سے
سے ہو مایہ دیوار انصرت	نہ ہو لو اہل ہا یہ ہا یہ ہلا سے
ہلا سے فرقت نہ ہو ہلا سے	پچھو کہیں ہلا سے ہلا سے
ازل سے ہر شے ہلا سے	ہر شے ہر شے ہلا سے
خبر کیا ہلا سے	خبر کیا ہلا سے

	بروزِ حشر تلواریں نہ کھینچ جائیں فریجِ یخِ ابرو کی صداسے	
	ولہ معر و حشر ۱۸۹۴ء	
شہر	فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن	۱۳۶
حقِ شبِ معراج کیا شانِ خدا و مصطفیٰ پنچہ مہرگان سے دا انِ خدا و مصطفیٰ سیرِ سر پر بارِ احسانِ خدا و مصطفیٰ درِ حقیقت ایک ہے جانِ خدا و مصطفیٰ ہر جگہ سے ہمارے پیسے انِ خدا و مصطفیٰ دورِ کشتی کو سے پہنچاں خدا و مصطفیٰ صبحِ حشر اکہ چاہے دا انِ خدا و مصطفیٰ کس نے ظاہرِ حشر نہاں خدا و مصطفیٰ حشرِ حشر میں در بانِ خدا و مصطفیٰ	اللہ اللہ ساز و سامانِ خدا و مصطفیٰ اللہ اکبر اپنی دونوں آنکھیں ہیں بھائی ہیں عرشِ کاسے یوحہ دوشِ عاملانِ عرش پر ہے بظاہر فرق سب کچھ خالق و مخلوق کا امتِ عاصی کے پوری مغفرت کے وقت تک بشرِ گروں بہتہ قرآنِ سلطانِ دوزیر یک قبائِلِ جلوتِ کثرتِ سنارِ دزل کس نے پائی ہے کلیدِ کثیرِ مازِغِ البصر باطنی کے راز سے ایک نین واقف ہے	
	اس فریجِ یخ پر و تکیہ کیا ہے درست بیل خوشگوشے ایتانِ خدا و مصطفیٰ	
شہر	ولہ معر و حشر ۱۸۹۴ء	۱۳۷
	موصول - فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن	
دیکھا فلم پنچہ مہرگان سے دا انِ خدا و مصطفیٰ درِ حقیقت ایک ہے جانِ خدا و مصطفیٰ	کلمہ ہر صفت سرورِ عالمیہ سب کا سائل ہیں دونوں ایک ہیں خالق و مخلوق	

[illegible]





	<p>بکرم سورہ اِخلاص اے ذبیح ہے کفر چرخند اے احد غیر کو خدا گنا</p>	
	<p>غزل تعلیم تصنیف ۱۹۲۵ء</p>	

<p>شعر ۱۰</p>	<p>فا علاتن - فاعلاتن - فاعلاتن</p>	<p>۱۹۲۶ء</p>
---------------	-------------------------------------	--------------

<p>اپنی کلی میں چھپائے کھلی وائے منہ ذرا بہر خدا کھنکھائی وائے اے رخ جو کھڑے شب بھر کھلی وائے اپنی کلی سے مجھے بھی فرے کھلی وائے حالم قدس میں سب گئے کھلی وائے حق نے قرآن میں لکھ رکھے کھلی وائے کہا تم کرتے ہیں تو مکر کرتے کھلی وائے اے رطبوس بہشتی تیرے کھلی وائے کر کے یہ نام و نشان تجھے کھلی وائے</p>	<p>چروہی قمر کے بادل اٹھے کھلی وائے طاق ابرو میں تر سجدہ حق برحق تیرے لیے مشورم میں لون لکھوئے اپنے صدیق کی کلی کا تصدیق یہ تیری کلی کا وہ ہر فیض کہ صدیق سے واہ وہ لہجہ دلکش کہ پکار حسین مکے ہو جاتے ہیں بیکار سلطان گدا عمر ششدر میں کرونیے دنگا میں تیرا جانے کیا کیا بھلائیوں کا دادا</p>
---	--

اک ذرا اسی کہہ مراد ہر بھی  
کے ذریعہ جگر اوگا رے کھلی وائے

<p>شعر ۱۱</p>	<p>اسلام تعلیم تصنیف ۱۹۲۶ء</p>	<p>۱۹۲۶ء</p>
---------------	--------------------------------	--------------

<p>سے خطیب احمد سے کلام فرمادے وازمیں سے تو اسلام علم ہے راز نہ بارہم - خدا اسلام ہے</p>	<p>اسے خطیب احمد اسلام علیہ السلام صالحو اشد علیہ السلام اقتیاسی در تہ در سراج</p>
--	--

<p>کرتے ہیں فرض ادا جو کرتے ہیں ہم عہد خد اسلام علیک</p>	<p>کرتے ہیں فرض ادا جو کرتے ہیں ہم عہد خد اسلام علیک</p>
<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>	<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>
<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک وہ میرے بادشاہ اسلام علیک وہ میرے بادشاہ اسلام علیک وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>	<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک وہ میرے بادشاہ اسلام علیک وہ میرے بادشاہ اسلام علیک وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>
<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>	<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>
<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>	<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>
<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>	<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>
<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>	<p>وہ میرے بادشاہ اسلام علیک</p>



ارس، سب سے اونچے گار کے احوال تمہیں تو  
 ہے۔ ایک نیم اُس کے سے تمہیں تو  
 ہے۔ اُس کے بازو سے یہ سب تمہیں تو  
 ہے۔ اُن کے حریف سے قافوئی تمہیں تو  
 ہے۔ اُن سے باہر اُسکی آنکھ کا تار تمہیں تو  
 ہے۔ اُن سے جہان میں وہ کُل رشتا تمہیں تو  
 ہے۔ اُن سے ہر چیز کے کُنا احوال تمہیں تو  
 ہے۔ اُن سے ہر چیز کے کُنا احوال تمہیں تو

خود را که گوی که ده شب معراج گودرس  
 احمدین اورا حدین جو حایل ایست نام  
 کس که فضا نور نایب بر اتم کا سوار  
 در آن تو صاحب معراج ازین  
 آنانی که هست تو گوی و آنچه اگر  
 کلید تو خلیفان چو کلید بر جانشین  
 چنانچه در بار تو ایست تو گوی که در آن  
 ایست که در آن ایست که در آن

1-10-64

اب دقت آخری کے سہارا نہیں تو سہو

1944

1964-1965

[illegible]

10/1/2009

10. 12.

میدان که از پیشه گسترده و بزرگ با آفتاب  
و بارش بود و سرخی شیر استین تر  
دسته های پخته شده با سبزیجات و حبوبات  
در یک جگر و کله و کمر و کمر و کمر  
و کمر و کمر و کمر و کمر و کمر  
و کمر و کمر و کمر و کمر و کمر  
و کمر و کمر و کمر و کمر و کمر  
و کمر و کمر و کمر و کمر و کمر  
و کمر و کمر و کمر و کمر و کمر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



بخشش و یتا نفیت و پدار اگر آنکو خدا

طفت لولایت و مرج

[illegible]

سارے مخلوق کا سینہ ایک کی ہر ذات پاک  
 جسکی خاطر ہو رہا تھا ابتدا سے بندوبست  
 جنت و نرج بھی دیکھے اپنے از حکم رب  
 سینے لکھا ہے جو انکی شان میں نوشتہ کالفاظ  
 کیا گئی تھی منقہ ساتھ آپکے وہ نعرہ وس  
 کون وہ خاتون عظمیٰ جسکا عزت نام ہو  
 آپکو عزت شہبہ عروج جو حاصل ہوئی  
 عالم میں انکو عطا کیے گئے جالے جہیز  
 دوسرا عالم طراقت کنز مخفی کی طرح  
 تیسرا عالم از کائنات متجاوہ مخصوص آپ سے  
 فیلی آدم پہ پہاڑ ویت انہیں جس سے ملی  
 افتاب و دین عرش پر حاصل ہو اس خوش گاہ  
 آخرت انجام انکے اس خیال منام کا  
 کہ یہ کیا تھی داستان بارہ ساعین ناظرین  
 آپ کا ارادہ تھا ارزا بہ بجایا عجا  
 آپکو گزشتہ دنیاں ہوا گر ہماری ناگوار  
 ان گزرہ سال میں محفوظ خاطر یہ رہے

جو انکے لایدرک البصار سے پاتے ہیں ہم  
 خلعت آدم سے پہلے جسکو دکھلاتے ہیں ہم  
 جن یہ اتناک بھی یقین پورا نہیں لاتے ہیں ہم  
 اسکی بھی اب وجہ کافی ٹھکراتے ہیں ہم  
 جسکا ثانی دو جہانیں بھی نہیں پاتے ہیں ہم  
 ہو کے ذی عزت کہ شہر جان سے جاتے ہیں ہم  
 بارگاہ حق میں اسکا ندین پاتے ہیں ہم  
 اک شریعت جو عموماً کام میں لاتے ہیں ہم  
 جسکو اہل شریعت سینو نہیں بھان پاتے ہیں ہم  
 آپ ہر مفقود ان نام سے کھاتے ہیں ہم  
 وہ عبادت صد ہزار سال کی پاتے ہیں ہم  
 انکو سودا طور پر جا کے لیے گتے ہیں ہم  
 شرعاً موسیٰ پر وہ کے قرآن میں سمجھ جاتے ہیں ہم  
 اب حیاں ہیں حضرت موسیٰ وہاں جاتے ہیں ہم  
 ان اہم و ہول کے جو ہو وقت دکھلاتے ہیں ہم  
 اور انی خواہ ہو کر آپ سے جاتے ہیں ہم  
 اس قدر شہر کی اشد بھی کھلاتے ہیں ہم

اسے جمع خوش عقیدت اپنی یہ نظم شہید  
 ہم کو دے عرش پہلے پرانی جاتے ہیں ہم

# اسم دوم

اسم دوم: بزبان فارسی قصیده نعت بطرز جدید شعر  
 شریف و مستطیع حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم معروفه

۲۴ فروری ۱۹۹۹ء

شعر

فاطمت - فاطمات - فاطمات - فاطمات

با آوری بجویم آب رفته بر کلا  
 اندر اندک می کشایم لب به نعت مصطفی  
 از صفات نبوتش ہم کردست نقل اور عطا  
 فاطمت مال عروج و جاه و سطوت و فقر و غنا  
 ہم بر سر زبانان این اق رست آشنا  
 بار خدایت شیرین در زبان شهرت نوا  
 ای که هست این و آخره فانی نیست فی اقصی  
 ذات انسان را رستندست آنچه با ذات خدا  
 فاطمت بذاشته اید از مردم نشانه تا کجا  
 هر چه مستطیع و نافذ نیست: هرگز خوشنما  
 در محافل و گردهم آید از آن آری را  
 از چنانا پس از ما عیش و سرور هم بر کلا  
 ای که گویید که می بینیم به چو تاج کبریا

با آوری بجویم آب رفته بر کلا  
 اندر اندک می کشایم لب به نعت مصطفی  
 از صفات نبوتش ہم کردست نقل اور عطا  
 فاطمت مال عروج و جاه و سطوت و فقر و غنا  
 ہم بر سر زبانان این اق رست آشنا  
 بار خدایت شیرین در زبان شهرت نوا  
 ای که هست این و آخره فانی نیست فی اقصی  
 ذات انسان را رستندست آنچه با ذات خدا  
 فاطمت بذاشته اید از مردم نشانه تا کجا  
 هر چه مستطیع و نافذ نیست: هرگز خوشنما  
 در محافل و گردهم آید از آن آری را  
 از چنانا پس از ما عیش و سرور هم بر کلا  
 ای که گویید که می بینیم به چو تاج کبریا



<p>خوشه گیر غار تنهایی و بوی بکرش رفیق هر دعایش از عمر فراسلام توست یا نه شاد غیب آمدی هرگز به میدان شهید فرق او با اینم فخر و سبابت که داشت هر چه کرد او از برایش اُمیت عاصی بکرد روح بر افلاک و تن در خاک جاری بر لب هر چه کرد این امتش با طبیعت پاک او</p>	<p>شهر بار طبعه علم و علی رده با بها دوید حق از ذات عثمان لغنی لطف غنا اگر مرییم بارگاه او نکردند سبنا تا دم آخر نشد از سجده طاعت جدا هر چه برد او حسرت پیمانندگان بینوا کله یا اُمیتی یا اُمیتی روحی فدا و ادب لغا و اسفا و احسرتا و احسرتا</p>
<p>دوستان غماش در غایت نبی بخود رفیق از فاکس بر قاسم ناگه نمره لعل غلا</p>	
<p>در غایت شهر لطف از مروضات اسلام بر مصرعه جناب پیر سر و دلی رحمة الله علیه</p>	<p>شعر</p>
<p>مفا عیلین - مفا عیلین - مفا عیلین</p>	
<p>تنه ای نه در دل بود شب جای که من بودم پیش قتل مقبل جانها چه قدر نوح و دما بری از ریب پاک از عیب همچون نهال و دما چرا بر و ابروای پر نعم چه چنگ و کسب و دما ز آفریدی قیس از من چه سپهری که سیاهم من و صدیده تعظیم او در شان استغنا</p>	<p>دین و تیغ و قاتل بود شب جای که من بودم لحم و نقل مشکل بود شب جای که من بودم عجب پاکیزه محفل بود شب جای که من بودم را حقوق و سلاسل بود شب جای که من بودم برون از قید قفل بود شب جای که من بودم چه حسرتها که در دل بود شب جای که من بودم</p>
<p>در غایت حال و خشم و در شش شش سال پروانه حسرت شمع قفل بود شب جای که من بودم</p>	
<p>و کله بر صفتها - مفا عیلین - مفا عیلین</p>	





[illegible]

چمن رود یمن پادشاه روح حق سخن گوید	خدا دانی خدا شنیده خدا دانسته خدا کا می
سرش سر سبز زلف آینه خالق ناصیه	لبش لبش لبش لبش لبش لبش لبش لبش

شفیع المذنبین و رحمة العالمین شام  
نگاه بر روی خسته عالمی بر سر انجلیک

۱۵۲	وله در تهنیت شوالیلا را جامع ششم عشر ۹
-----	--

فاما لکات - فاما لکات - فاما لکات - فاما لکات

خواب را رحمت آنگاه یا رحمة العالمین اوجوش صد تمنا تو را آسودن شش خدا از زمین برخیز و بر چشم مشتاقان گذار دست و رو از میان حجاب عاشقان زار شمار کش در هر دو جانب مشکباز و عقیق حالتی که از این البصر از جان پادشاه محمده نوزیب پادشاه - و از خود شش شرم ما گشته را که است رای پادشاه و عقیق	ششم رحمت بر کشایا رحمة العالمین از زمین برخیز و بر چشم مشتاقان گذار دست و رو از میان حجاب عاشقان زار شمار کش در هر دو جانب مشکباز و عقیق حالتی که از این البصر از جان پادشاه محمده نوزیب پادشاه - و از خود شش شرم ما گشته را که است رای پادشاه و عقیق
---	---

اگر نیاید ای پادشاه در این روز خود بخواب  
این روز هیچ را در این روز شوالیلا

شوالیلا	شوالیلا
---------	---------

اگر نیاید ای پادشاه در این روز خود بخواب

شوالیلا

و جود الله است ثابت ز جودش	نشان خدا هست نشان محمد
تبارج رسولان مشين است مانا	كله گوشه پيروان محمد
بروز ازل است ميثاق الفت	خداوند جانها بجان محمد
رفقيان بخون حريقان ليلى	قريبان حق عاشقان محمد
ندانند كه قدر جاه و جلالتش	حسرت قادر قدردان محمد
خبر ميد از كمال محبت	كلام حسد در زبان محمد
به خاک درش سرنگون كاخ حبت	نخل آسمان را ستان محمد
ز به دست بازو كه هم پله آمد	بقوسين زور گمان محمد
فلك نيست در ميثاق او ان قدرين	زينه ست از آستان محمد

فروغ است و پائيش روان در ره حق

سرش وقت پراستان محمد

در نعت جناب سرور كائنات عليه التحات اهل صلاة و طهارت

۱۵۲

عقيدت مصنف ۱۹۲۲

شعر ۲۹

ذبح است و سوداى زلف نگاى	که بويش نسيم ست و درویش بهار
زخمش صلح خندان لبش با خيوان	سرش سر بريدان نقش چو بياى
طبييعه كه عيسى كند جان شارش	خدا بوى كه مونس در احوال دار
اوست كه آموخت آداب طاعت	چيست كه محبوب برود دگار
خوشا رجا الارباب بر عرفان باري	خوشا بنده حق عبادت گزار
خوشا مرد ميدان صبر و قناعت	خوشا مكر ب نفس را شهسوار

خوشا و حدت آموز ارکان کثرت  
 خوشا مشتق از نور حق نور دانش  
 چه یکتا در آویزه گوش وحدت  
 چنان دور شد ظلمت کفر از دوسه  
 بمعراج در راه اسری بعبده  
 به تعلین پابر سر عرش رفت  
 شنید آنچه بشنید و دید آنچه دید او  
 رموز فاعلی چون کردند الفت  
 نمیداشت گزاف مافوق فطرت  
 از انجا مراد مجر صادق آمد  
 بگرد او همه کردنی با دنیا  
 کسے کو توان کردنا کردنی با  
 بمصحت نگرشان طاعت گذاران  
 چو بر عامیان است این فیض عامش  
 که قرآن پاک از پی رحمت او  
 کشا مصحف و سوره فتح بر خوان  
 گرفت است زیر شجر آنکه بهیت  
 امیر به لبوس الفقر فخری  
 خوشا مرسل رحمت عالمین  
 سیک تخم وحدت بیدان کثرت  
 قشبان پابر حق آن مهربان

خوشا گلشن عبدیت را بهایست  
 چو از ابر نیسان در شاواریست  
 که بازار کثرت بدوشه نگارست  
 که تار یکی شب ز صبح بهارست  
 چه زیبا بر آفتاب چرخ سوارست  
 که بد خاک او عرش را افتخارست  
 که کس دید و نشنید یک از هزارست  
 قلب داغش بدون ز شمارست  
 که برداشت این بار صد کوههایست  
 از انجا است مختار ذی اختیارست  
 نکرد او زبانی خدا هیچ کارست  
 بود هر که جان و دل گردگارست  
 که هر عضو ایشان ست پیر و دگارست  
 رسد چه بان خاصه گردگارست  
 دهر یک ورتی باشد آئینه دارست  
 که دست بخت است شجر گردگارست  
 او بود با استیلا بر دارست  
 نقیر و زور خداوند نگارست  
 بگاسر بر اوست نامیکارست  
 خوشا قلبه بر آینه خوشا کاشف کفایت  
 چو پوینده ماهی بگردون سوارست

<p>بہ پاداش تر سے بہ پاداش تر سے                  برقرار فرمائش باد بہار سے                  بے بخشش آمدن بہار سے                  بہ گذار و گذار کا بہار سے                  قریب کہ بعدش بہ قریب نشا سے                  بفضل خدا بر ہر امیدوار سے                  مسلمان شدہ کافر بہار سے                  دلش بجز عرفان بہار سے                  بہ نیکی ہر نیکو جان شمار سے                  بران ہم بہوشی حق آید از بار سے                  بہ تحت قناعیت جہ خوش جاہل سے</p>	<p>بہ تمیل فرمان حق عنت گیر سے                  بگفتار صد جوش کوثر شمارش سے                  ز قربانی جان شہیدان بہار سے                  بہ اعدا زندی بخوشان زکری سے                  خطیبہ کہ ہر خطبہ شہ حرز جہان سے                  کریمے کہ دست کرم و اسرارش سے                  رہے کہ در غایت زعفران سے                  خدش لوح قرآن خطش شرح قرآن سے                  بہ خوبی زغبان عالم فزون تر سے                  بہر کار لایق بہر کار فائق سے                  بملک توکل ز سر ذی حکومت سے</p>
<p>فصلیچہ اپنے گاہ نام سے دریا بہار سے                  چہ دریا کہ ایک دریا ہوا سے</p>	

## دو غزل فارسی لغت شریف بحالہ جامع معروضہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۲ء

عنوان	مفہوم	مفہوم
<p>باز آئے دل صد پاک با سے محمدؐ                  باز آئے سجدہ حق سجدہ گنہگار سے                  کشتہ کشتہ کہ پوسے ہر آن قسم                  شے یک صبا با ہر قسم ہر آن قسم                  جائے او پاک نیست از ہر آن قسم</p>	<p>دیار و بہار کشتہ از تو دور کو سے محمدؐ                  جہز سجدہ از طاق دیار سے محمدؐ                  باز آمدہ از کوہ پاکیم سے محمدؐ                  صبا تا شہزادہ ہر قسم ہر آن قسم                  جانہ ہر کشتہ با سے ہر آن قسم</p>	<p>شعر ۱</p>



	<p>مرا بادشاہ ہے گدا اس محمد کلام از لب جانفرا کے محمد صدائے خداوندائے محمد لقائے خدا و رفاقے محمد دو آنسید حق منائے محمد شنائے خدا ہے شنائے محمد فزون پرورد و خدا کے محمد</p>	<p>نرا است شہسوار کمر باج از تو گبر و نیشہ تیرہ بستان کہ نشیندہ باشند بچو شہسوار و راوان بیاد جو جوہر و را تنیہ سنکر مقابل کے با کمر آن دو عارض طوائف ستا بیٹے و بزرگ نقشہ صبا چون رہی گوی زمانہ سلائے</p>	
	<p>فریح: ہاؤ تو بابت سنجاب است ہاؤ کہ دل و جان فدائے محمد</p>		
	<p>اولم ۱۹۲۲ء</p>		
شعر	مفعول فاعل مفعول فاعل	مفعول فاعل	
<p>اے جان شہسوار کا عطا صد صل علی اے تو گویا تو خدا ہے تو تو عرش خدا محمد اے روح نور احق خلق خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی</p>		<p>اے جان شہسوار کا عطا صد صل علی اے تو گویا تو خدا ہے تو تو عرش خدا محمد اے روح نور احق خلق خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی اے روح نور عرش خدا صد صل علی</p>	

واین ہر دو خلاصہ ارض و آسمان صلی علیہ وسلم  
 لے زبدہ خلقت رب خلق کے عمدہ نمونہ قدرتی

کے خاصہ کلید تصانیف و تفسیر صلی علیہ وسلم

شامانظرے یہ غلام مکین ختم کرے  
 کورست و طیفہ صبح و آسمان صلی علیہ وسلم

۱۵۸ ولہ درعت ۱۹۰۵ شمس

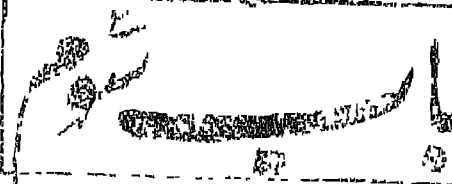
نظمن نظمن نظمن - نظمن نظمن نظمن

احمد پاک رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 تا ز خدا و فرزند آدم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اوّل حبلہ خلایق نورش آخر خیل سلطہ یون  
 ہر نبین خاتم و خاتم صلی اللہ علیہ وسلم  
 شان رحمت رحمان خویش جان قاتب عالم کوش  
 شافع محشر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ و ملائکہ اشیعہ خوانند در دہرش برو  
 گویند حیرانہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم

برگیر بنی ز فتنہ دلا - بر صبح و مسعود صلی علیہ وسلم  
 بفرست آن صمد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

باب دوم ختم شد





# فصل اول - ورثان و مرشدان و علم السی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشاجات بختیار پناہی الحامیات سزا کہ لکھ پوری شدن  
چار اہ از حصول شریعتی و سزا را رسید نا شاد و ارشاد  
سما خب کوڑوی مظلوم شریفہ اجازت خوانش حاصل کو شاد و  
ور و آورد و معریتہ پوری

۱۵۹  
نظام الامور و نظام الملک و نظام الدولہ

الام انشاء من الہدایۃ فی الامور و نظام الدولہ

قلوب الامور و نظام الدولہ

چند دعویٰ در الہی بر کہ حق و دیکھ ادنی

قلوب الامور و نظام الدولہ

ز دل کیا این شریفہ کے بوجہ

قلوب الامور و نظام الدولہ

ما کہ نظام و نظام الدولہ

ما کہ نظام و نظام الدولہ

ما کہ نظام و نظام الدولہ

	قُلْتُ الْإِنْسَانُ نَفْسٌ غَافِلَةٌ	
ہیں نے جتنی تری بظاہر میں کہیں	ہیں نے جتنی تری بظاہر میں کہیں	ہیں نے جتنی تری بظاہر میں کہیں
	قُلْتُ الْإِنْسَانُ نَفْسٌ غَافِلَةٌ	
اقتیاب پر ہونے والی	اقتیاب پر ہونے والی	اقتیاب پر ہونے والی
	قُلْتُ الْإِنْسَانُ نَفْسٌ غَافِلَةٌ	
نفس کیا کیا ہے	نفس کیا کیا ہے	نفس کیا کیا ہے
	قُلْتُ الْإِنْسَانُ نَفْسٌ غَافِلَةٌ	
دراپ حاضر ہو	دراپ حاضر ہو	دراپ حاضر ہو
	قُلْتُ الْإِنْسَانُ نَفْسٌ غَافِلَةٌ	
سیدہ امینہ	سیدہ امینہ	سیدہ امینہ
	قُلْتُ الْإِنْسَانُ نَفْسٌ غَافِلَةٌ	
بارگاہ	بارگاہ	بارگاہ
	قُلْتُ الْإِنْسَانُ نَفْسٌ غَافِلَةٌ	



تو ایستاده ای و من ایستاده ام	تو ایستاده ای و من ایستاده ام
تو ایستاده ای و من ایستاده ام	تو ایستاده ای و من ایستاده ام
تو ایستاده ای و من ایستاده ام	تو ایستاده ای و من ایستاده ام
تو ایستاده ای و من ایستاده ام	تو ایستاده ای و من ایستاده ام
تو ایستاده ای و من ایستاده ام	تو ایستاده ای و من ایستاده ام

غزل در وصف خورشید و ماه و ستاره  
بسم کلید

برای آنچنین من و تو ایستاده ام	برای آنچنین من و تو ایستاده ام
برای آنچنین من و تو ایستاده ام	برای آنچنین من و تو ایستاده ام
برای آنچنین من و تو ایستاده ام	برای آنچنین من و تو ایستاده ام
برای آنچنین من و تو ایستاده ام	برای آنچنین من و تو ایستاده ام
برای آنچنین من و تو ایستاده ام	برای آنچنین من و تو ایستاده ام

تبار و جوش گریه دگر نه بیاورده غبار آنی	چو غریب مال غریب است و کفر و بدی
چون از این نیاید در دین که عمر همه ایام در	کسی نیست که بخواهد از این بدی
و ناله دل که این فصل گل سر از خور و گل بو	چو این بدی و بدی و بدی و بدی
فروغ از دامن این کس که در این کس که در این	چو این کس که در این کس که در این

شعر در حضور مرشد نام و خطم صحر و عینه

۱۹۱	نویسندگان ۱۹۰۹	شعر ۱۲
-----	----------------	--------

چون دست کرم هم که هم بکار می بین	اگر بیان می بیند با جبه و دستار می بین
تا بکون تافته چو آن آب و خنک از می بین	یک کس بر بیارده می بیند از می بین
جهان هسته آنکه آب و خنک از می بین	نهم کس می بیند از می بین
و ده جگر نام نامی سیه می دار چو خنک	و چو این کس که در این کس که در این
امروز را هر مرآت می بیند خیال از غلام می بین	از هر کس که در این کس که در این
نشین زنده و قیام می بیند از می بین	می بیند از می بین
بجمله از غم و قیام می بیند از می بین	طفیل می بیند از می بین
کمال از این کس که در این کس که در این	کمال از این کس که در این کس که در این
نم از این کس که در این کس که در این	نم از این کس که در این کس که در این
شهری در می بیند از می بین	شهری در می بیند از می بین

آب لے کر فنا کریں یہ دلوں میں چھینک  
دفع اس بار بیٹے میں فصیح کھانا رکھیں

در انتظام شربت آوری مولانا مرشد

مظاہر العالی - معروضہ ۲۵ باب ۱۰۹

مختار عالمگیری

مفعول - مفاعیل - مفعول	۱۶۲
<p>کشتون کو اگر اپنے جلا تا ہے تو آؤ ہاں شربت دیدار پلا ہے تو آؤ کچھ بھید کی باتیں جو تھانا ہے تو آؤ اس رنگ پہ رنگ اور چھٹا ہے تو آؤ در بار میں صابر کے ہو جانا ہے تو آؤ</p>	<p>اے سید وار شمس آتا ہے تو آؤ رکتی نہیں تھکتی نہیں آب تشنگی شوق تم واقف اسرار ہو تم کاشف اسرار آتا ہے نظر ماند سا کچھ رنگ طبیعت دونواہ نہ دوسرے تہمراہ رکابی</p>
<p>دم بھر کا ہے ہماں درج جگر انکار مٹی جو ٹکٹکاتے سے لگتا ہے تو آؤ</p>	

عرضہ تنظیم جو شربت شعیان

بحالت بیماری شدید میں نے اسرار

جناپ مولانا مرشدنا مظاہر العالی کیا

جواب حضرت پیدہ صاور ہوا

## وہ وقت نہیں آیا ہے

مفاعیلین - مفاعیلین - فعلن

شعر ۲۰

تو گنا سید خواہاں و ارشاد حسن سے  
 قریب از ہر گسہ و دور از ہر بھینٹاں  
 غلام ان کا قریب سے نہ ہو  
 اسیر دایم از قریب و جہش ہے  
 نہ مرنے ہی کی صورت پر نظرین  
 مگر ہر دم کسی کا نام نہ پستا  
 ہم غصہ کبھی نہ ہوتا ہر دم  
 نیا کیش سے شہ و ارشاد حسن کی  
 مگر ہے تو صلہ اسکا نہیں بہت  
 خیال طبر و سیر لا مکان ہے  
 تو جاری اب کیا نام چھٹتا ہے  
 ہے عازم ملک دہان اب مع خیر  
 نہ بیٹھ ہی کی کچھ پروا کم از کم  
 سر اپا شکن تیلہ در رضا ہے  
 اُدھر ہے مویں کا آؤں کیا پندرا  
 نظر آتا ہے اک بزرخ کا عالم  
 دہم چھٹے میں ہوتا سر زرد چو اسکا  
 نہ جہ کوئی دھماکتا ہوا ہوتا  
 پر اُدھر سے ہوا کی ہوتی ہے چار

صبر کفر سے بنارس کے چین سے  
 کہ وہ ان کے چین کا ایک بلبل  
 سخن بچو و شہید الی و سخن و  
 اگر مستار شمع و رنج و بلا ہو  
 نہ آؤں سے ان کی طاقت باز و چین  
 لپٹا کر بستر عیش سے تو پنا  
 دم اندھو کا بھرتا ہے وہ پیہم  
 مگر ہے ابتدا ان کے سخن کی  
 چلے آتے ہیں پیہم دوسرے بہت  
 ترخ اسکا آب بسوئے آسمان ہے  
 جو دل نہ دے اپنے میں یاد خدا ہے  
 بہت کی عیالیم اجسام کی سیر  
 نہ مرنے ہی کا کچھ اندیشہ نہ ہے  
 رہنے ہی الی عود را مئی بالقہش ہے  
 چھٹے دامن کی ادھر دنیا کا دھوا  
 دہم چھٹے میں ہوتا سر زرد چو اسکا  
 نہ جہ کوئی دھماکتا ہوا ہوتا  
 پر اُدھر سے ہوا کی ہوتی ہے چار

<p>اندر میری تیسری پتلی وہ منزل  اُسی دم وہ فرشتوں کے سوالات  یہی ہے کچھ دتا اب اُسکو یہی منکر  اُس کی عرض حضرت سے یہی ہے  تو اگر یہ جیچ اُس کی مدد چکسہ  ارہے ہر وقت دریا میں یا دریا  جب اُسکی جان آستین سے نکلے  اگر عرض اُسکی یہ مقبول ہو جائے</p>	<p>ہے جس کے ہر قدم پر پیش ہنر  اُسی دم سے وہ آغاز کائنات  یہی ہے بات حیات اُسکی یہی ذکر  اگر اُس کا یہ وقت ہنری ہے  نہ نکلے تاکہ شہ سے حرف بد چھ  زبان پر کلمہ تو حیدر جاری  لبوں سے نام حق بھی زن ہو نکلے  تو اُس کا خاتمہ معقول ہو جائے</p>
--	---

ذبیح اب کر چکا تو عرض مطلب

ادب کا ہے مقام اب بند کر لیا

## فصل دوم باب سوم در باب غیری

تکلم در بیرون در راه جنوری سلمہ عمر مرتب کردہ بخشوار  
جناب مرتبہ نامہ تظلم مقام لکھنؤ بدولت اکبرہ اور طریقت  
جناب حاجی حاجی محمد نسیم صاحب گزشتہ جلد میں لکھا گیا ہے  
صدر سلمہ ایشان حاضر شدہ پیشہ کر کے کر کے کر کے

<p>صبا کر کے ری در گلشن راز  کہ این کبریا تر بکر کند بازو</p>	<p>رسان از من بآف سر - کر کے  کس در دریا و او را چہ بگو</p>
---	---





دگر فعلی بدی از وی زنده  
 ادب را این طریق است محمود  
 ترا نکین نشاید بود غافل  
 که هست این مسئله ثابت از قرآن  
 گر این امر امید افراست پیش  
 هر آنکه خلق کرد این خیر و این  
 چه جوهر آنکه بهرست معیار  
 گر این علوی صیقل هم نمود  
 بهین جوهر تری بود دلال  
 هم از بهر سر از رت آب  
 فرستاد او مگر با صد عنایت  
 که تا از راه حق باشی تو آگاه  
 اگر با اینهمه گریه و کوری  
 نگر و می نمود بر بنموده عقل  
 اگر میداشتی با عقل زاری  
 و خست نیکوئی راست این است  
 خلافت گر کنی با قصد هم  
 خود ادب اینچنین از عقل جوهر  
 مگر با اینهمه بدکار بودن  
 همیدانی که در دیدن گناه است  
 همیدانی ز نافع زبون است

به نفس خویش بایه کرد مضمر  
 و گرنه بودنی باشد نه نابود  
 زیاد این عمل بایه مرد عاقل  
 بهشت بود و دوزخ است از بهر این  
 که آمد رحمتش غالب به قهرش  
 ترا هم بخش کرد از عقل جوهر  
 بے ادراک حسن و قبح بهره  
 نه از پیغمبران بودی وجودی  
 بے ادراک حسن و قبح اعمال  
 هم این جوهر تری بود رهبر  
 سخت با انبیا بهر هدایت  
 نه شیطان تو ان بنمود گمراه  
 به بر شدت حر از سینه زوری  
 ندادی گوش بر بنموده عقل  
 بے بر سر بد و نیک متانے  
 کنی با خود همان باد دیگران کن  
 کنی نخل بوی رایج محکم  
 فرستاد پیغمبر بر پیغمبر  
 در اعمال نیکو بهر از بودن  
 و کردی شکوه از عالم چرا هست  
 و کردی گریه از پادشاه چون است

چو خواندی طاعت حق فرض بر خویش  
 بدینا بین که با سلطان تفاوت  
 سبق بگیر از تمامی کار و دنیا  
 درین هر دو تفاوت هم بدانی  
 کسے کاین کائنات از بهر آن است  
 اگر مورد است بر خوارت چنین است  
 اگر کو به دیدن عمل دیگر با رج  
 ز ماکولات و مشروبات و دنیا  
 سزایان نعمت الهی که داد است  
 عجب ترا نیکی با این عکساری  
 که این الهی نعمت صبح و شام است  
 تو در خوابی دور بانش که باشد  
 چو مفتی در پاسبان آنکه است  
 همان رنی همان ریگ همان ری  
 سیر جانی که خوانی پیشین  
 سیر نشانی که می جوهر را و دست  
 کل مور کاشن هستی صفت آن  
 پذیراست داد او نه از این تمایز  
 ز اولی تا آخر سیر کاشن است  
 بیایین در روی آنکه است  
 هم او که در دست خاکی است

شکری پس ز روزی چه پس پیش  
 سعادت نیشامی یا شقاوت  
 که هست انو و چه از بهر عقیبی  
 که عقیبی باقی و دنیا است فانی  
 حکومت هم بدانش به کم و کاست  
 و گریه ترا بر گزینش پاسبان  
 اگر بگریه دهد صدرة التاج  
 ز سعادت و ملبوسات و دنیا  
 دنیا بد در شمار هم به پاوست  
 خیر از نعم خود هم تباری  
 که میفرماید اکسایم و کار است  
 تو در روی دور بانش که باشد  
 که به با ندهست بر مهریانی  
 که از جمل الوریست است اثر  
 بهر صورتی که دانی خواهی  
 بهر شکی که کادی تو سیر او است  
 که رنگ بوی او در و عیان  
 که چون گزین از گل حقیقتی که باشد  
 که چون و انشوار در این مستحسان  
 که در عین عیش و شادی  
 هم او که در دنیا از این تبار

هم او سپید نمود این معصیت با  
و چون روز و بوی و نار از او  
پیر آن که کرد و حسن عمل سق  
شد آن که خود را لذات دنیا  
مگر زانجا که ذات او کریم است  
چون که پیش در چشمش آید  
مگر بر رسم آن بختایشین و  
خطا با دیگر و عصیان ست دیگر  
اگر خون که ده با نیت او  
اگر با نیت ریزی خون انسان  
چیز است که با نیت و بد ضرر است  
بخش و نشر اگر داری کلاسه  
که کسی است آری به محبتی  
بسیاری اگر که بخشش خیال است  
یونان سالان به پیران از محبت  
که هم داخل در آن حق العباد است  
در حق اندر هم بخشش خیال است  
بسیاری ای که نیت است  
روایت است از فضیلت است  
از آن که بخشش از آن که بخشش

<p>بود مقبول حق مقبول عباسی درست و دیگر شد انوار این نظم و حدیث و سه کبر حضرت او باز گشتن</p>	<p>گرم شد بناسد بر ناس اگر داری تلاش را بهر حق که درزی انچه با منی نوشتم</p>
<p>این نظم بنامی قبیل از حاضرین نگاشته بود را آغاز به نام سلسله نوشته هم می محتوی بر قبوض و حال حاضر تایشان است که در جواب آن نویسنده میخواند و نوشته بودم</p>	
<p>فدایت است نسیم بارش قیصر که هر دیه آگه از منوچهر چه گل کاند صفت گلها سرافراز عیان از برگ برکش شان گوید روشن هر دم بسوی صانع خویش تعالی الله یوسف یاک فرایش چو یوسف فخر یوسف یوسف ز درخش رنگینا پیکر تو میاید تا درم بیلد شمشیرش آن گل که به است او گل بیل نواز تا آب یا قلم ما با هم نماند نیامد حق به نام آدر که در دلش به نام آدر سیم آدر به نام آدر</p>	<p>فدایت است نسیم بارش قیصر که هر دیه آگه از منوچهر چه گل کاند صفت گلها سرافراز عیان از برگ برکش شان گوید روشن هر دم بسوی صانع خویش تعالی الله یوسف یاک فرایش چو یوسف فخر یوسف یوسف ز درخش رنگینا پیکر تو میاید تا درم بیلد شمشیرش آن گل که به است او گل بیل نواز تا آب یا قلم ما با هم نماند نیامد حق به نام آدر که در دلش به نام آدر سیم آدر به نام آدر</p>

که است بین که قرآن از زبان او  
 حدیثی گوید آید از زبانش  
 پیادت را از انشا و ستایش  
 از اسباب کمالش اگر بپرسی  
 بسیار نفس اگر دیدن بخوای  
 به پیوسته در جانش بخور و خراب  
 بیانی این همه متاع چون بدانتش  
 زینل شرفش بر سر مریدش  
 بسیاری زانکه لطف با او هست  
 پیوسته شدین در سستی شوی  
 بچشم مردمان مانند عیسای خود  
 از اینجا شکل غنای بشود دیگر  
 کند یادش بجای تیره و تنگ  
 بگرد آید که از جامه به جامه  
 آید و یک تالت باقی بماند  
 بخواند هر که آید در بر خویش  
 بفرماید و را فرموده حق  
 از او که کسی در دل سوالات  
 از کمالش به دانشش در داشت  
 آید پس زانکه علم آن ماه  
 و کمالش به علم و دین کمال

بالفاظ عرب بنمایند اردو  
 بود فیضی محمد هم عنانش  
 و لایستد به شان او نیاز  
 تمامی او دنیا اگر کسی به کسی  
 بسیار دوستی و یک ماهی  
 به ذکر و فکر خالق محو و بستیاب  
 بخوانی خود بخود قدسی صفاتش  
 نماید جلوه دل من مزیدش  
 بخواند تا به یمن فسر و سست  
 به این سستی به اصلاح دنیا  
 که باشد بیشتر در ذات حق محو  
 بسایه دولت از چشم مردم  
 که از چشم غلات آیدش تنگ  
 چه پیش دیگران گردد مشایه  
 به تعلیم و تلقین مریدان  
 بحد هر که علم بنشانند پیش  
 نه بنمایند بستر بنموده حق  
 بسیار هم بجهت او خواند  
 به دیگران فرموده شارت  
 حق از علم نهی کرد و دل گاه  
 در راه اقامت استواران

پیش در مکّه از ابراهیم  
 چو فیض هم ز مجذوبان سید  
 همنامی برسی گم از کشف کرامات  
 کنون بن شریفش چهل پنج است  
 بجز آنکه در دربار او شان  
 چگونه شکر این نعمت گذارم  
 سبب آنحضرت در خلوت راز  
 شب آخر چو کس برزد و فغانم  
 سیه کار مر سیه کار سیه کار  
 به پیش آورده ام و از دست حسن  
 خرید است این مرا تدر غلامی  
 وفا کن وعده این اوفای کن  
 نه تنها خضر راه دینیم این است  
 جوان شیر دل پیر طریقت  
 محمد مصطفی را پیر دین  
 دلش از چاشنی نعم بر از ذوق  
 باطن رمز قرآن تبیین است  
 بجنبش فرشت و عزت او در دو شهر  
 چو الله بگوید آید از زبانش  
 زبانت و نیست تا نماید کرامات  
 نگو اندر آیت از آیات قرآن

شد از علم تصوف خوب آگاه  
 هنوزش دل به جد با تشکبه  
 بیا در باب در ازل طاقات  
 عیان ز لب نهان در سینج است  
 مسم در حلقه حلقه بگو شان  
 که هست اندر نمازش شمارم  
 مرا بنشاند با صد هفت و اعزاز  
 بر آمد این مناجات از زبانم  
 تو غفاری و غفاری و غفار  
 به بخشا بر من ای داور به بخشا  
 به بخش نسیم دیدار سانی  
 مرا هم دیده حق بین عطا کن  
 هم از آل پیر المذنبین است  
 نهنگ قعر دریا به حقیقت  
 خدا جوئے جود او ای خدایین  
 بخش چون زکات است ای ده فوق  
 بظا هر دیده عین البصیر است  
 ز ند چون ضربت الله الله  
 تا بر عالم بود یک نفسش  
 ایستاد بر کمر نفی و اثبات  
 که نمود آخذ از انجا ذکر بر زبان

خوش آن دگر که گرد و بر زبانش	خوش آن فکر که بنشیند بجانش
خوش آن دست که دستش فوق او شد	خوش آن گردن که عکس طوق او شد
خوش آن گوش که شنود و استانش	خوش آن هوش که کم شد از بیانش
خوش آن پائے که کج بود و راست	خوش این دل که گدازد و خنجر دوست
۱۶۵	شعرا ۱ بند
<p>مسدود مفضل بنده که بنشیند و بالا تا مرشدان حضرت شاه ارشد  صاحب طالع تایخ ۲۵ پانچ شاعر مقام نکما شهر گو کچھو  ملک و کتاج مایل فاضل محسن خلیل صاحب بی کلکتر پیشتر سفارش  فرید سے معسوب پیش کرده خطا پیش معاف و کنا ننیدم</p>	
<p>اشعار اول - مفاہیل - مفاہیل - مفاہیل - مفاہیل</p>	
اسے یاد رہا تھا کہ وہ لڑا	تجھ اے لڑو تو کمان کہ سب خیارا
وہ پردہ بخش مرآت اشرار	بکشا ہے ایک لمحہ رخ نور قرار
<p>اسے نور قرار اور اظہار و سب نور مار</p>	
<p>بکشا کہ در و سب نور و سب نور قرار</p>	
اسے آتش تبار قدم است سیرا	رشارا سب از ابر کست شک و تو ما
اسے نور و سب نور و سب نور	کو چلو کہ نگہ نور و سب نور کو بصیر ما
<p>اسے نور و سب نور و سب نور قرار</p>	
<p>بکشا کہ در و سب نور و سب نور قرار</p>	
اسے نور و سب نور و سب نور	اور تہذیب و سب نور و سب نور



یک خط کن دور نقاب اندرخ زیب		چشم بزمی بر سر حسرت زده بکشا
ای نور حسد در نظر از دروس تو مارا		
بگذر از که در دروس تو به چشم حسد ارا		
ای آنکه قنیل نگه مهر تو به چشم	ای آنکه موایق اطاعت به تو به چشم	
نازیم بدین کز غم کونین بر سیم	ماهر به از باد تو یق تو به چشم	
ای نور حسد در نظر از دروس تو مارا		
بگذر از که در دروس تو به چشم حسد ارا		
ای آنکه تراباده فیض است بعد جوش	ای آنکه در آتش تنگ تلوین تنگ به جوش	
نغمه غریبه از مایه در عشق کونین	شیر کرم در دست خطا پاش خطا به جوش	
ای نور حسد در نظر از دروس تو مارا		
بگذر از که در دروس تو به چشم حسد ارا		
ای آنکه سرش سوزن افکار انور	ای آنکه در آتش تنگ تلوین تنگ به جوش	
ای آنکه نیست منبع افکار انور	ای آنکه در آتش تنگ تلوین تنگ به جوش	
ای نور حسد در نظر از دروس تو مارا		
بگذر از که در دروس تو به چشم حسد ارا		
ای آنکه تویی بر فلک و در جو ماس	ای آنکه در آتش تنگ تلوین تنگ به جوش	
ای آنکه شده از بهر شوق یافتن	ای آنکه در آتش تنگ تلوین تنگ به جوش	
ای نور حسد در نظر از دروس تو مارا		
بگذر از که در دروس تو به چشم حسد ارا		
در شان مرشدان بزرگوار		۱۶۶
مغایین - مغایین - مغایین		

<p>دلم بر بود از دستم نگارے غیرت ماس خطش قرآن ملفوظ جنیش لوح محفوظی برویش روس حق بنکر زبوشی حق شنو زرویش جلوه شان الوہیت حیان ریزد چہ سبیل سبیل فردوس وریح و ختم زلفش زید چون از تو دور این ریزه چین خوان حسنا</p>	<p>نماک جنورت یک سیرت فلک قدرت فلک چا کلامش کلمہ اللہ بیانش تجتہ است کہ جوش وجہہ اللہ سرست او ش نفختہ اللہ کہ از جریح برین بر تو فشانند منہ مہ ماس چہ ترس ز ترس جنبت بر آتش چشم در آس نجا یابد ورنجا چون تولد وارث حسن نشاے</p>
--	---

نیکویم کہ واری لبہ خیم از دیگران نیکن  
نگاہ بر فریج خیم تسلیم ہم گاہ

ولہ بعد واپسی از حضوری گور کھپوہ ارمالہ ۱۹۰۹

۱۹۰	مفاعیلن - فعلائن - معاعیلن - فعلائن	شعر
<p>جگویت که دران بر دم نازدوش چه بود          ترا چه حق به تنگ ظرفی من ماس ساقی          چه گویت که چه دیدہ ست دیدہ دل زین          ز خود فراموشی من سپرس اگر به سی          ز بر تو رخ و فیض کلام او چه کلیم          گر قسم آنکه خیم ز مار وین ست مگر</p>	<p>سیان این نا بود آن ساجوش چه بود          صلاست عام به زمان بادہ نوش چه بود          ز هر میکہ در برم نا نوش چه بود          که خود فراموشی آن سپر منوش چه بود          بیشتر حق نگر و گوش حق میوش چه بود          در دنا چه جوش بیشتر از برون خودوش چه بود</p>	

حضرت سید وارت حسن سپرس از من  
کہ جوش فیض بہ قلمش فریج دوش چہ بود

ولہ و نصیب حاصل شرف و حضوری در ہر لہ ۱۵ ارمالہ

۱۹۰۹

مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول	وے گم شدیم در کفٹ رائے بریلی آخر شدیم خود بدت رائے بریلی باخیر و ظفر در کفٹ رائے بریلی قربان سجاک و خذت و راک بریلی جا کرده بہ بطن صدت رائے بریلی ہنفتہ بہ بیت اشرف رائے بریلی جان من بیدل بکفٹ رائے بریلی تسکین دلم تاب کفٹ رائے بریلی بالاست کر گردون شرف رائے بریلی	اے آمدیم در طرب رائے بریلی آماج خودش کردیم واز سر بدویم چون یافتیم آن یوسف گم گشتہ بخوار خواہم کہ کمر کو ہر جان دو جانے آن در تکیے کہ شاعر دو جان ست آن ہر شیرے کہ کہین ذرہ اویم تا بہت اقامت کہ عیسے نقسم بہت المۃ لاند کہ درین موسم گرم سست اے سید وارث حسن از فین و حد و
ما سر ہمہ داریم ز تو چشم عنایت با نخاص فی سجت بکفٹ رائے بریلی		

ولہ بعد حصول شرف حضور در مقام ہمارس ۱۵ ابرح ۱۹۰۸ء

مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول	نازنینے نیچے پردہ نشینے سچے اسمانے عجیبے بود و زینے سچے ہم فرشتے نیچے نیچے نشینے سچے لبا و دندان نیچے چشم حریف سچے کان مکھٹے عجیبے بود و زینے سچے سرخ سلوی عجیبے مار مہینے سچے	باز بہ بود و لہ ماہ چینی سچے من ازان عالم تو سید چہ گویم باتو ووش بودیم من و او بسا پردہ را و من ہلیل لبید جلو بشد جلوه فرشت از مقام و زینے من تو را ہم چہ تن فر اکل شہریم چہ ہر سی کہ چہ کو دم خبا
---------------------------	---	--

<p>آن نگاہ کرم و آن نظر لطف اقم بر فوج ز غلامان یکینے عجب</p>		
<p>ولہ و زحیال جناب مرشدنا ظہیر مہر و ضیہ ۱۹۰۹ء</p>		
نکاح	نعلن - نعلن - نعلن	شعر
ستم ستم ستم ستم ستم محکم عدسے عید کن ست آن منکہ غلام وارث حسنم وست بہ ست پیر معانم خوشیا نم بر حسب انم رجم ہست بیاطن متد بندم	ان بان مبت جام استم اچہ بروز خستین بستم تحت سلیمان ہست شستم نے بیدست و نہ کوتہ دستم ستم از غم ایشان رستم ستم گر حیر نظام ہستم	
<p>آئکہ فوج جنابش قربان رشتہ تیغ و فایش ہستم</p>		
<p>محمّد بن جناب لا نامرشدنا مظلہ العالی در زمانیکہ حضرت ایشان جناب قندار ابرہہ زہر کے متکلف و زہر جانہ ہندوستان و اس پر شریف و زہر ۱۹۱۰ء</p>		
عکاس	مفعول - مفاعیل - مفعول	۱۲ شعر
تا کے بہ دل سہم و سہم از نگاہ ہے کہ راست فلک کہ غلط انداز نگاہ ہے	کیس بار دگر بر من جانب از نگاہ ہے کہ از نگاہی لعلت کہ از ناز نگاہ ہے	
<p>شیر بان نگاہ ہے تو شہم باز نگاہ ہے</p>		
تا آئکہ دل و دیدہ من فریبہ ہست	روئے کس دناں بہ تیغ چو ہست	

یک جلوه چهره جلوه نکست	از بسکه ولم سفت بر سر نیک تست
استر بان نگاه نوشوم باز نگا	
ایست که زخمت در نظر مایه نماسی	ایست و خط و خالی تو مایه دوانی
استر بان نگاه نوشوم باز نگا	
این بند که ناچیز دور از تو قضاوست	سر پای جمیست او گر چه بسیار دست
استر بان نگاه نوشوم باز نگا	
ایست سید و ارث حسن است با دلی بر حق	دور از تو قس یخ تو پدر و دیگر شق
استر بان نگاه نوشوم باز نگا	
در شان مرشدنا مظهر تصنیف سلاطین شعرا	
فا علان - فاعلان - فاعلین - فاعلین	
مرشدی و مقتدای سیدی و ارث حسن از خودی باشی جدا و از خدا داری خبر من ز تشنه تو زاجرا هم از فراتیا اهد صله و حدیث پیر کش در ساس ینگی ویدار حق ین نیست حق که دولت بیتا حق نستی عمرم بگو و ابدا انشاده است شکوه من هم ز دست هم بر خیزد ازین	مصطفائی مرثضالی سیدی و ارث حسن پنجودی و با خدای سیدی و ارث حسن پس چه این باو شایسته سیدی و ارث حسن یا کجا کار خدای سیدی و ارث حسن حق شناسی حق نانی سیدی و ارث حسن کن خدارا نا خدای سیدی و ارث حسن هم خودی هم دوانی سیدی و ارث حسن

خودنا پر زنج

	خوش آن بیٹے کہ بتا لڑکے رب ذوالمنن باتہ خوش آن بڑے کہ صدش سپیدی ارٹا حسن باشد	
ترا آئے تھکدھ زیباست دار الفح نامیدن درا در عکے خلعت چو ہر وہ درخشدن	مراسم بر تو ابراہیم سان بر مکہ پلا زیدن مراد کسوت بعیت بہ پیراہن نہ بخیدن	
	چہ بعیت بعیت صادق کوں بعا دیش باشد چہ دستے دست پر نوے کہ جان پروانہ ثنی باشد	
ہیالے اختر سودم کہ من در بالے تو اقم چہ دولت کا ندر آمد آتش شہا منی خفتم	کہ این دولت نہ از دستم توان شد تا تو کی خفتم سر را ہش بجاروب مرہ روزانہ می رفتم	
	بدہ توفیق یارب جملہ اخوان الطریق را بر نڈاز مقدم پیر طریقت پے حقیقت را	
چہ پیرم پیر بر نامے چہ بر ناصاب الرکے سرش کدر سجدہ حق و حق پائش من پیا	خطش خضر حوان لب بلش میجائے بدین آنچنان کوگردتوان خنیش زجائے	
	بجز حق کس نداند قوت روحانی اورا کہ در بزم بواز میدارد حق نورانی اورا	
بعلم اہل دین جائے مقدس نیست در دنیا خصوصاً مکہ و طائف خصوصاً شرب بطحی	کہ آنحضرت نفرمودست محکم اعتکاف آنجا کہ کامل ہفت سال آنجا نموسکت این یافتہ	
	بکسبہ پیر از حاجی امداد اللہ صوفی پسراہن ساہمائش شد مستغولی مصر دفر	
شش در ملک مہرستان بیاد آن سید نور درین جا ہم سفرش بازہ سال آمدہ آنر	چنان کہ غرب سے شرق برگردشہ خاور کہ او فیض ان نورش مستیز اندا دل اکثر	
	گر و سہ از مسلمانان کہ سائشہ شش تہہ صلیف	

	بجھالند کہ از تخیل وجود او ہم اور بخورد	
کہ بعض از عالمان غیر مذہب را از وجہی زند گرد در تحقیق پیش او دوسہ گاہے	نہ تنها از وجودش مستفیض اند اہل سلاست چہ ہندو و چہ نصرانی چہ زروشتی چہ بودہ	
	بحکم و تاد مطلق بخواند کلمہ طیب اگر ان کلمہ کریدین من اور اپروند ب	
اگر پرسد کہ از علم و فضلش گویش بے کہ نمودش از ہمہ در علم قرآن مجید امجد	ہزارون آیت قرآن کہ اولو کبان دارد دم قرأت چہا تخم افرد سینہ می کارد	
نگاہ حق نگر باید بقائے طاعت اور بصد جان تابع شدن تعبت اور	متارح دل بدستہ حق پرستہ بہت اور سر تسلیم خم در طاعت حق طاعت اور	
	خدا و مصطفی را مہر کہ دیدن آرزو دارد کشد در حلقہ اش خود را و سر پیش فر دآرد	
بہ صرت این چہ ہر دانی ستا نور چشم عرفا ز نام پیدی داری حسن و زیب عنوانش	کہ این دولت شہ از روزا زل رشہ بزرگاش آو اسل این قادری شجرہ کہ پرست از نیا کاش	
	الہی این شجرہ تا حشر پہ شاخ و گلہر باد ز ظل و برگ و بار او جانے بہرہ و باد	
طریق و تادری ہم از علی مرتضی پیدا ہیں شیخ حبیب بعد از ان داؤد طائی را	چو شد خواجہ حسین پسر بی اول ہم از شہ عطا شد بعد از ان مہر و وقت کرنی ایشہ	
	سپیش مشرعی و شہسوار پس جنبہ شیخ نبی اوی سپیش بکر شہی این طریقت را شد دی	



ازان پس عبد واحد کوست از عجله عزیز ابنه	وزان پس ابو الحسن قرقی شهنش لوالقرح خوش فتنه
ازان پس بعد سعید شیخ محرمی خوش فکره	ازان پس شیخ عبد القادر زنجانی وی لمدکره
ازان پس شیخ شمس الدین حذاق از همه ساله	پیش شد جانشین شیخ شمس الدین علی خلیفه
ازان پس شیخ قطب الدین ابوغیث آنکه خد قاسم	پس ابو بکر المکارم پس جید الدین ابوالقاسم
پیش شیخ عبید الله عینی در پیش مالم	که مخدوم جهانیاک جهان گشت آمده سالم
پس اوسید را چو کشتالست بعد ازان	پیش سید مبارک محمد اندر راه او بویان
پیش سید مبارک بعد اوسید جلالت آمد	ازان پس شاه شمس الدین پسر سالار بد مهرزد
پیش شاه بهار الدین ذی سجاده شد می کد	که مخدوم جهانیاک ثانی در گرفت این حد
پیش شاه جمال اولیا بگرفت سجاده	پیش در قیصر و شاه جلالت دین دولت افتاد
پیش شاه امام الدین بگرفت این امن و محبت	ازان پس شاه سوز الدین بدست و روان محبت
پیش شاه بدیع الدین نوده جلال این کرد	پس سید شمس الدین راجی این عزت
بد نیا که چه مشهور است سرشت و صابر	مگر دین بجزه هست او بخت و شوقی قادری قادر
همین سان نقش بند بر سهروردی است عالمان	غرض در هر لایق است او هر یک بهر یک کامل
بهر حال که او باشد بود و فتنه شد اشغال	اگر کویست بهر افتد به صبر است او در احال
رسیده تا دو یک الشوق تعداد مریدانش	بمحمد الله و شیخ زار هم از شهیدانش

میرا ہر شعر ہے عرشِ معلیٰ شانِ مولیٰ میں  
 لایا ہے جو سبق مجھ کو از رکے دریاں اوسے میں  
 گھر میری ہر اک گینہ ہر اکے سینچ ہو داری  
 میں اس دریا کا قطر ہر دانہ کو سوچا اوس کی  
 میں ایک ذرہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 یہ میری بیخ تو میری تیرا جس بندہ اک ہے  
 شہرِ فطرت کی پیر کی تیرا جس بندہ اک ہے  
 کہاں عرش اور کہاں فناء تیرا جس بندہ اک ہے  
 نہ زہن پسند نہ دینا تیرا جس بندہ اک ہے  
 میری تخلیق ہو اس سے کہ آخرت میری شاہد  
 کوئی آنے نہ اسے نہ تیرا لکھنا ہر جہت اس پر  
 فریج کے لکھائی کہا اونی سے ہوت کی

میری ہر بیت بیت اللہ وصف حق تعالیٰ میں  
 میں ہر وہ مرے ہیں الجسد کے سقف بالا میں  
 اسی کی ہے حکومت میرے تن کے سارے اعضا میں  
 کبھی ہوگی نہ اک ختم اس کی سوچ آخری میں  
 رہے گی پر تو افکن مجھ دنیا اور عقیقے میں  
 نہیں اتکسا ہو جسکی ابتدا انشا میں ملا میں  
 نہیں تو نام کو جسکا نشان عرشِ معلیٰ میں  
 چہ سہ لا یرک الا بصار کے مشکوٰۃ فصلیٰ میں  
 جو ہر نا چاہیے عقلِ خلیج اعطی سے اونی میں  
 جسے تار قیامت ہن نمایاں ساری دنیا میں  
 کہ وہ ہن آئینہ خیر اور کے صفحہ ادنیٰ میں  
 کہ وہ ہے کھنڈ بن بندہ خدا کا اسکی نیان

# پایہ چہام

فصل اقل۔ بزبان اُردو در مناقب دیگر بزرگان دین رضی اللہ عنہم  
یہ نظم متعلق حادثہ جانگذازد واقعہ کر بلائے شب ششم ماہ محرم ۱۳۳۵  
کو بعد واپس آجائے تعزین کے گشت سے جبکہ بغرض رفع فساد  
منجانب گورنمنٹ انگلیش میمنہ مقام شہید گڑھ بحیثیت اپیل  
پولیس کے مقرر تھا ۴ اور دن بے صبح کے اہر رہے بنائے بعض حالات  
چشم دید خود باہر ادایزدی میں نے مرتب کی ہے۔ اور دو سال میرے

وردہ بان اور فیض سان رہی ہے

شعر ۵

مفعول۔ فاعلات۔ مفاعیل۔ فاعلات

مکمل

صبح ازل نمودہ ہوئی یون حسنہ کی شان  
دیکھو کنار جہدین پیر اس مہ نقا کی شان  
سورج مٹی وہ تو ادسکی ضیا مصطفیٰ کی شان  
بعد اس کے دیکھو مظلمہ کر بلا کی شان

اشرار سے جس جہیز کا یہ رہتہ و حبلال

نانات کی امت ادان کو کرے اس طرح حلال

دس دن کے مبتلا کے مصائب سے ہے  
دیکھے ہوئے وہ خون عزیزان سے ہے  
بچو رو جو خواب صد مومن پہ صدے سے ہے  
اپنی زبان سے حریت امان بھی کہے ہے

اوس پر بھی ظالموں کے پیچھے ذرا نہ رہا

	کوئی ہوانہ بعد شہادت بھی منفصل	
ہوں جتنے رستے خلق میں سب بڑھے ہوئے	جد جیکے انبیاء میں ہوں سب چلے ہوئے	اپنے پدر سے علم کدنی پڑھے ہوئے
	اسے سپر خ او پنہ کوہ ستم کوٹتا ہے	اور تو گل نظارہ یونہی کوٹتا ہے
تو دیکھتا رہے اٹھنیں یونہی کھڑا کھڑا	اون ظالموں کے سر پہ نہ کیوں جا کے گر پڑا	نکلا اس امتحان میں تو خود غرض پڑا
	وہ جی جی ذات سے تیرا قیام ہے	سیرا ہی کیا تام جہان کا نظم ہے
پھوٹا نہ تیرے منہ سے کچھ اسے افسوس	کاٹا گیا حسین کا خنجر سے جب گلا	سیرا بھی جی خسیام حرم رہنیں جلا
	چھاتی تڑکی بتا تو کہ عشق کیوں نہ ہو گئی	خونین بدن ہو نگ شفق کیوں نہ سو گئی
اٹھے نہ تیرے منہ سے وہ ہوانہ دہار کیوں نجا	اگر تے ظالموں کو جو بیکار و بقیہ را	طوفانِ فوج تو بھی اومٹا دیتی ایک بار
	یہ کچھ نہیں تو ان شہداء کو جس از وصال	ہونے نہ دیتی اپنی ہی چھاتی پہ پا کال
نہ فرات رکھتی تھی کس کا ہر اس تو	اول سے کرتی تھی سستیوں کا پاس تو	کیون بن گئی اٹھے یہ مشکل کس
	پسائے وہ تھے خون کے پلے نہر ارٹھے	پسائے یہ تھے پلے نہر نامدار تھے

نجدودیا جو روکے کیے میں نے یہ خطاب	اپنی زبان حال سے تینوں نے یہ جواب
تھا اور پتہ کچھ نہ خوف ہی غالب نہ مضطرب	تھوڑے بہت نثار زبان یہ نہ حالت میں انقلاب
جو کچھ کہا اور خون نے وہ حجت تھی رفت کی	جو کچھ کیا اور خون نے وہ آفت تھی ٹہرت کی
جس وژم اور تین اپنے فرس پر ہوا سوار	ہیبت سے بڑا گیا صفت اعدا میں غفلت سوار
دو تین چار یا پنج نہیں سو سے تا سترار	بارے ہیں ایک ایک نے ہنگام کارزار
جس نے جدھر گواہ فرس کی تھا دو کنگ	اعداء کی صف میں تھر خدا کی لگا دی آگ
پروا کیا وہ نہیں نہ تھی اپنی حیاں کی	اپنی کی خواہ تھی نہ طلب اور ٹھکان کی
اور فلو تو تھی پڑی ہوئی اوس امتحان کی	طاقت تھی طاق حسین زمین آسمان کی
کسا تھا امتحان حند اسے جلیل کا	کس چیز کا حسین کے صبر جلیل کا
ساتھ اسکے تھا بحکم خداوند و سدا	افوج ملائکہ کا جامہ طرب و سدا
جس دم حسین کا ہوا اشارہ تھیں فوراً	ہوئے پناہ و ملائکہ کو اسی دم ترش و شری
ایسا کہ ام کو بھی نہ باقی نشان رہے	دشمن حسین کا نہ نہ آسمان رہے
پر جس جگہ کہ پاس رہا اگر ام تھا	اسے سو مشورہ و رہنما کا تمام تھا
کہنا طلب مدد سبب تنگی و نام تھا	کس کو نہ خبر نہ خبر ان نام تھا
کے کہان پہ جو نہ تھا	کے کہان پہ جو نہ تھا
کے کہان پہ جو نہ تھا	کے کہان پہ جو نہ تھا
وہ اور وہ فرشتوں سے ہوا سدا	وہ اور وہ فرشتوں سے ہوا سدا

ادن کے نہ ہم سرشت نہ ادن کے وہ ہم کفو	سجدہ کیا اودھنوں نے جو آدم کے اور
پہ ادن کے حق میں حکم خدا کے بغیر کا	
تھا اس طفیل اور عین کے تو ناما کے نور کا	
کی جب مد و فرشتوں کی مفلح نہیں قبول	ارض و سما و آب سے شکوہ بھی ہے قبول
کرتے نہ ادن کے حکم سے ہم بھی و ذاعدول	لیکن وہاں تو صبر و رضا کا تھا ایک اصول
اپنے دین کے ساری صفات و کبار تھے	
اپنی مہم تو سب سے سوا پاسدار تھے	
اسکے سوا بہشت کی حوریں لگا کے آس	اس کے گئیں صراحی کو شیب اس کے پاس
یوں وہ دیکھتے ہی بو جھٹکے ہو کر اور اس	ہم کو کسی کے شربت دیدار کی ہے پاس
مرا پی راہ تو ہم ابھی اُس کے جاتے ہیں	
نظارہ جمال سے کیا سین پھلتا ہے ہیں	
بس کا جمال اپنے خدا کے جمیل کا	سایہ پڑا نہ جس پر جبریل کا
سوی کو جس سے ہل نہ غافل و قیل کا	ترکہ جو ہے ہمارے ہی حد پنیل کا
اور ان کے تبار سے پائے واسے ہیں ہم نہیں	
ہم کو ہر وقت سے ہیں کس سے جو کم نہیں	
ہم جائیں گے ارباب یہ سن و کور سب ان تہ ہر	ہستی و نیستی کا بھی نام و نشان تہ ہر
اور پرتے زمین تہ ہر آسمان تہ ہر	ہو گا وہ کیا امکان اگر لا مکان تہ ہر
کم قطرہ جیہ طہ سے ہو ذریا کی گات میں	
مل جائیں ہم بھی خاک کے اسی ایک ذات میں	
تو ہے تو ہے وہ اسی آتش تاب کا	لیکن مٹا رہا ہے شرف انساب کا
تو را اہل سے وہ دیکھتا جو اس سے	نہرا کو آفتاب اس سے کیا تاب کا

اثقون یا حسین کہ این دو دوا ہوں  
ابو مطیر گروہ و شوید گناہ من

خیالات ذبیح مستہام در شان امام ہمام سیدنا جانا امام حسین  
علیہ السلام معروضہ عشرہ اول محرم الحرام سنہ ۱۲۸۵ ہجری  
مقام چہرہ نمونہ نوشتہ شدیم شکر

فَاعْلَامُ - فَاعْلَامُ - فَاعْلَامُ - فَاعْلَامُ

السلام اسے قرۃ العین نبوت السلام  
السلام اسے سرور رب تشنگان کر بلا  
تم جو جنس انش میں یک میدان و بنا  
مکو پیشگو بیان سب جدا جدا کی تہیں یاد  
وقت نصرت پر مزار حضرت خیر الانام  
تم کو قحی یہ بھی خبر ہو چکے جسم تم کر بلا  
تم کہتے تھے کہ میرا کراہت سخت امتحان  
ساتھ ہی اسکے نہیں شک جگہ سہن درجہ  
جو نتائج بن قیامت خیر فسانو کریں  
تھیں تھکے رو بروہ ساری علی بن  
جو ہوئیں مکوعطا از بارگاہ کبریا  
جنگی ہو تشریح بھی بامرے مکان  
مختصر یہ ہے کہ وہ اتنا بڑا قادر خدا

السلام اسے جو ہر تیغ قوت السلام  
السلام اسے یاد گار منصفی و مرتضیٰ  
تم بنی آدم میں ہو یک فروراضی لقضا  
خود بھی آگے تھے کہ کیا ہو مرضی رب العباد  
تم سمجھتے تھے کہ ہے یہ آخری سیر اسلام  
ہمہ کیا کیا ایگی اور کیا علائق پر بلا  
ساری دنیا میں ہوا ہو اور ہو گا بلیان  
ان مدارج ان معارج سے بھی تھی تلو خبر  
یعنی جو نعم البدل ان قیمتی جانوں کے ہیں  
تھیں تھکے سامنے وہ ساری مختص جنتین  
چہ تم فائز ہوئے غیر از کردہ انبیا  
بلکہ وہ ہو ہی نہیں سکتی کسی انسان سے  
جسے حرف کُن سے کی پیدا یاری ہوا

نعمتیں جسکی کہ سجد اور بے پایاں ہیں  
 اسکی مرضی سے وہ اسکی راہ میں قربان ہو  
 انکو وہ دیگا تو دیگا کیا نہیں نعم البدل  
 مل چکیں اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں جب آپکو  
 آنے مانگا تو کیا قربان انکی مانگ پر  
 دیکھئے جو حق سے ادا کیا یہ کیا سوال  
 کیسے دشمن جنکے ہم جو درہم کر کے یاد  
 الغرض جب ہو گئی مقبول انکی التجا  
 اس خوشی میں صوت گل بھونکے جاتے خود  
 اسکو کہتے ہیں سخاوت اسکو کہتے ہیں کرم  
 وہ خوشی تھی اپنے دلکی اور نہ اپنی جان کی  
 صبر اس سے خوش تھی پوری ہوئی جو آرزو  
 تھا یہ نخی راز انکے پاس امت کے بطور  
 مستتر رکھتے ہیں اسکے تھا تو تھا کیا مدعا  
 مستتر اس میں بھی تھی اک مصلحت سے بڑی  
 ان مدارج کے سوا لگا خوشنودی رب  
 مختصر یہ ہے کہ پاکر مرضی رب العباد  
 منزل صبر و رضا ہم دیگر ان طے کردہ اند  
 کس نکر دست انجین تعمیل احکام رضا  
 مجکو بحث اس سے نہیں کیا سینو کہ ہیں گمان  
 میں جو ظاہر کیے ہیں اس میں اپنے جہاں

رحمتیں جسکی برون از درک انوس جان میں  
 اسکے جو محبوب کے دل ہوں جگر ہوں جان ہوں  
 انوس امت اٹھا رکھو گا آنسو نی مثل  
 حکم ربی پھر ہوا جو اور چاہو مانگ لو  
 امت جدی کی بخشائش کا مجھ سے عہد کر  
 دشمنوں کی بھی نہ استغنا کا فرمایا خیال  
 آج تک و ذہین اور دینکے تا یوم القاد  
 بخشش امت کا حاصل ہو گیا جب دعا  
 کر بلا کے کل مصائب بھونے جاتے تھے وہ  
 امت عاصی کا غم تھا ساتھ اپنا تھا غم  
 تھی خوشی خاطر کے خوش کرینی نا جان کی  
 بلکہ اس سے حشر میں نا اس سے ہو گئے حشر و  
 اس لیے واقعہ اس سے ہو سکا تھا کوئی  
 اپنے ساتھ اور و نکو بھی کرنا گرفتار بلا  
 اہلبیت پاک کو بھائی تھی تمنا خوری  
 آپنے جا ہا کہ تو میں ہم نہ تھا بلکہ سب  
 آپنے تعمیل کی ہر امر کی بالا عقاد  
 تو سن حوصلہ ہوا ہم دیگر ان بے کردہ اند  
 کس نہ دست انجین تمنا بیدار رضا  
 اور نہ اس کے عرض شیوہ کیا ہر سینوں  
 وہ نکالنے سے ہیں اور میں بھی مستب پر کمال



<p>سیرے نزدیک ان مصائب و فتنوں کو خاموشا ہو محرم ہے جو اون کا یادگار لیکن اسکے ساتھ ہی بھولوتہ وہ راہِ صواب وہ ہیں ہے تاجِ مرضی حق رینا مدام اگر چہ گزرے ہیں ہر آن سب فیضانِ حق اسین ہیں اور کے کرور دن ہی قدامِ غلام لیکن ان سب میں ہر جگہ درجِ آن کے ہے استحسانِ سخت ترین جو ہوئے ہی کامیاب ہے بہت و شوار کو ہے موت سب کے واسطے نقد جان داد دند اور در در دستِ پذیر</p>	<p>ہستدر بھی ہو سکے ماتم کرو ماتم کرو ایسے اون کے واسطے تم سب سے سو گوار ہر اسٹیک سے گوار ہے ہر سب سے گوار چو کر و کام اور ہر سب سے گوار لیکن اون سب پر ہے فایقِ شریکِ کو طاق ہیں جو مقبول خدا اور نیز مقبول انام امتحان بھی اون کے ہوتے ہیں اون سب کے ہے وہ اک ذاتِ سین سرور عالمیاب جان دینا نخص خوشنودی رب کے واسطے زانکہ بدور شیطنت زبانیس ہر شے مزید</p>
---	---

آفرین بر بہت مردانہ اش حدیث و سنت  
انجیہ کرواوش شکر دستِ اہلین در کار دین

قطرہ در تعزیت جنابِ امام حسین علیہ السلام سر و قصہ ۱۱ مارچ ۱۸۹۹ء

۱۷۹۹ء مقبول - ناعلات - مقایع - ناعلات ۱۷ شمر

<p>ہو جائیں گے مصائب و فتنوں کو بارب ہے تمہارے شہادۂ اولیا ورنہ یہ میری عینِ خوشی ہیں افتخار وہ نامِ جن کا نام ہے دنیا میں یادگار وہ نامِ جسکی یاد مجھے وجہِ مغفرت یعنی حسین ابن علی ابنِ وفا</p>	<p>ہر عباس کے نام دین و طرب پر قائم ہیں اک نامِ فوجِ شہیدانہ کے نام ہے سایہ اور کے نام ہی ہے شہیدانہ کے نام وہ نامِ جسکی شانِ ہر کوئی ہے نامِ بھی وہ نامِ جسکی ہے دستِ ہر کوئی ہے نامِ بھی شاہِ اسلام و نام ہے ہر کوئی ہے نامِ بھی</p>
---	--

<p>چکرے آسمان جو کروٹیں رقم ابھی  سکتے شہد کتنوں کا ہونٹو پہ دم ابھی  نازل ہوا آسمان سے فوج ستم ابھی  ہو جائیں یک قلم سرا دعا قلم ابھی  جاسے تو گردے رہبر ملک علم ابھی  رنگہ راہ صبر میں تجھے ثابت قدم ابھی  ہوں ختم میری جان پہ سائے ستم ابھی  دیتا ہوں تجھ کو میں اسی سر کی قسم ابھی  وہیں گے چل کے مر قد شاہ ام ابھی</p>	<p>لے واسے وہ مصیبت میدان کر بلا  الجوع کی فغان کمین فریاد عطش  ارشاد وہ خدا کا کہ جا میں اگر حسین  تقدیر کے نیام سے نکلے قضا کی تیغ  اور انتہا یہ آجی تو دو و حسان کو  لیکن ذکر سب مجھے بندوں کے خون کا  جس طرح مصطفیٰ پہ سالت ہوئی ہونہم  کرے قبول بار خدا سر حسین کا  لے چشم شوق پائے طلبے اگر استوار</p>
	<p>میں سو ہزار جان سے ہر شہداء ہوں  توڑے ذبیح نام پر اُن کے جو دم ابھی</p>
<p>مسد متعلق واقعات کر بلا معروضہ مکرم الاحرام ۲۲ ۳۲ ۳۳ ہجری</p>	<p>۱۸۵۰ مطابق ۶ اگست ۱۹۲۷ء</p>
<p>شعبہ ۶۶ - بند ۲۳</p>	<p>مفعول - فاعلات - مفاعیل - فاعلن</p>
<p>طولی سے طائران مضامین پیکر کے لا  پونچا دسے پھر تجھے صبر میدا کر لیا</p>	<p>اے شاہباز فکر پھر اڑ کر بند جا  اے راہوار شوق پھر اپنے ہنر دکھا</p>
<p>شاہد صیغہ پھر تجھے وہ سر زمین نہ ہو  میرا یہی سہ سفر آخر میں نہ ہو</p>	<p>پھر عشرہ محرم پاک آگیا قریب  اس درد کا اگر ہے تو اندر ہی طبیعت</p>
<p>اس غم کے غما ساروں کے پھر جاگنا صوب  دور اس سے آخرت میں ہر صورت میں</p>	<p>پھر عشرہ محرم پاک آگیا قریب  اس درد کا اگر ہے تو اندر ہی طبیعت</p>

	<p>حورین اگر کینز تو غلامانِ اسلام ہیں جنت میں قصرِ افسانے تیرے سیرِ امام ہیں</p>	
<p>لیکن اوسٹے یہ دردِ قوادسِ تپ کیسا کھٹے کچھ اوسکا واسطہ نہ ہوا باریت کیسا کھٹے</p>	<p>دائستہ ہو دراصل جو ٹہیت کے ساتھ رکھتا نہ ہو علاقہ وہ اجدادِ بیت کے ساتھ</p>	
	<p>صرف اوسکا واسطہ ہو شہیدان کی ذات باغِ اسکی ایک ایک کی اعلیٰ صفات سے</p>	
<p>ہونے کو کیا ہوئی نہیں اولادِ انبیا کی کس نے یوں حقائق بنیا و انبیا</p>	<p>ان گھون میں ایسے ہیں پر از خفا و انبیا عقل سے پرانیابی کے افتادِ انبیا</p>	
	<p>کریں وہ بیدار نہ جسے اینٹیں تیار کر اسلام کا نشان بھی نہ رہتا زمین پر</p>	
<p>گناہ اسکا کیا کہ وہ آلِ علیل تھے ابوین اس کے خاصہ عرصہ علیل تھے</p>	<p>نہیں ان کے تلخ آپ کے حیدرِ علیل تھے طغلی میں آپ کے فکر ان جبریل تھے</p>	
	<p>ستہ دیکھنا تو یہ کہ وہ کیا کام کر سکتے کیا کچھ نہیں رہے مستند یہ اسلام کر سکتے</p>	
<p>ہوتا نہ دوئی فراموشی میں یہ فضلِ کمال جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ نبیوں کا کمال</p>	<p>نہا اور حیرتِ راز کی بھی زادگی کا حال یا خاص ان کے ساتھ نبی تائیدِ کمال</p>	
	<p>ہاں تھا اور فیضِ تریسیت اور احمدِ ہار کی راہِ تریسیت سے تائیدِ کمال</p>	
<p>تائیت ہے اس سے تریسیت سنائی دے جو آپ کے نواسے کوئی سے کیا عطا</p>	<p>تیرے دم سے تریسیت سنائی دے مسلکِ تریسیت سے کیا عطا</p>	
	<p>ہمہ تھا خاصا اوس کے نواسے سے تریسیت کا</p>	

حدیث

ذات

	زیادے اور بیش مشرقین کا	
اب غور کر لو تم کہ وہ کیا شے تھی اس کے پاس	اس کے مقابل اور کوئی جانوں کا تھا ہراس	ایک دن تنہا کی تھی اور آیتوں کی براس
	جس نے اوکھنیں خدایں انہوں نے دیا اور اس	جس نے ان کو ان کی طاعت و تہذیب کی پستی پر
	نہایت تکی ہر رنگ و پیر میں ہی ہوئی	دو تہ تو وہ انہیں اوس کی طبیعت کی وا د
	میں جس کے حق وہ نروان تو ان اعباد	میں جو ان کو اٹھا کر پلا دیا ان کے
	کثرت سے انہیں عشق میں بڑھ کر بافتاد	اس پر کار خیر کا اور انہیں بخشو تو اب تم
	پہرنا کہ آخرت میں نہ خانہ حسد اب تم	نہیں گے گوشتیں ہیں کھانا ان کے سر کے زہ
	خون ہاں ان کو نہیں ہیں بھکاری مار دے کہ وہ	انہیں نہیں اس پر تو اپنے خدا سے بے بھیگ وہ
	اور تو کہ سب سے پیارا خدا ہے میں پہلے سے کہ وہ	یہ جان کر جو خیر کر دے اس کے واسطے
	یہ جان کر جو خیر کر دے اس کے واسطے	یہ جان کر جو خیر کر دے اس کے واسطے
	یہ جان کر جو خیر کر دے اس کے واسطے	یہ جان کر جو خیر کر دے اس کے واسطے
	یہ جان کر جو خیر کر دے اس کے واسطے	یہ جان کر جو خیر کر دے اس کے واسطے

وہ آئین جو ٹوٹی تھیں انکی جان پر	تھے اُسکے امتحان سے امتحان پر
وہ نہ تھے اُسکے حکمران انس جان پر	حاجی تھے جو زمین پر کیا اسکان پر
منظور حق کو انکی عین صبر آزمایان ساند اُسکے دشمنوں کی بھی جبر آزمایان	
اُنکا بھی تاکہ جو صلا فاطمہ نہ ہو	جو کر سکین وہ اُسکے دکر نیکا غم نہ ہو
پھر کہہ سکین نہ جنت سے کہ ہمیں ستم نہ ہو	مازل پہ سہیہ تھر خدا دمیدم نہ ہو
روز حساب اپنے کئے کے وہ پائین پھل نخل مل کے لینے وہ گن گن کے کھائیں پھل	
بندے خدا کے گزرے ہیں سیت ہزار ہا	جنگی خدا کی راہ میں جانیں ہوئیں صفا
ایسا کہیں جہان میں نہ گزرا ہے ماجرا	جیسا ہے سخت واقعہ دشت کربلا
سہر کرب پر بھی آڑہ ملا سہر بلا کا کرب سوئے کا کرب پینے کا کرب شہا کا کرب	
ہوئے تھو انکی جان پہ جو ظلم جو ستم	اکم ہے کرن ہم انکا جو کچھ ماتم و الم
رکتے ہیں دہین پر سکا لٹین حکم	آجھے یہ ستم انہیں سبب راحت ماتم
زخموں سے تن کے وہ نہ ذرا بھی ملول تھر انکی نظر میں حق کے چمن کے وہ پھول تھر	
گردن پر انکی شکر کا خیر تھا جب دان	سر مو تن سے شکر خدا میں تھر تر زبان
اکسرات کا تھا شکر اگر تھے نہ شادمان	اُسکا کہ اُسکے فضل سے وہ سخت امتحان
تخت میں تھیں دن کی فقط پاس ہو گیا وہ کوہ سنگ لاریں نہیں نکھاس ہو گیا	
کچھ سہیں شک نہیں کہ اُنہیں کوئی بھی ہو	تکلیف اُس سے پہونچتی ہے جان دار کو

اُسین تم اس طرح کا تھل اگر کرو	بالخاص وہ کہ موت کا پیغام نہ ہو چکا
تب قدر عاقبت تمہیں معلوم ہو تمام	کیا کر گئے ہیں کام مہتابی وہ نیک امام
برداشت کی انہوں نے جو سبب تھیں	اسباب اسکے کیا تھے تمہیں کیا انکی نہیں
تم یہ کہو گے تھیں وہ خدا کی مشیتیں	میں یہ کہ انکے خون کی تھیں رب دین
اول تو یہ کہ اُسے خدا خوش ہے دم	دوم وہ خون بخشش امت میں لائے کام
پہلی مراد انکی برائی اگر انہیں	وہ کون ملک جسے اسکی خبر نہیں
وہ کونسا ہے ب جو نہ لے نام آپ کا	عشرہ کے روز بھی نہ پیئے جام آپ کا
وہ امر اولین میں ہو بہن جو کامیا	امردوم میں بھی ہو عا انکی مستجاب
یارب بروز حشر رسولی فلک جنابا	امت کے مغفرت کا موجب ہو کونج و تاب
آجائیں انکے آگے سہیدان کر بلا	ہو جائے سر سے موت عاصی کے سر بلا
امت وہ کیسی آپ کے جد کرام کی	خفیات میں جسے عمر تمامی تمام کی
کھانے کو کی جو صبح تو سو نیکو شام کی	تسلیز رہے جسے نہ حلال و حرام کی
بالخاص یہ ذیح اک انکا غلام خاص	ہو جائے قید رنج و غم حشر سے غلام خاص
سلام مستہام بنا پر سیدنا امام حسین علیہ السلام متروکہ اکتوبر سنہ ۱۲۹۵ھ	مفاعن - مفاعن - مفاعن - مفاعن







<p>عجب نہیں ہو کہ دیوان حشر اٹ جائے مجھے یہ ڈر ہے کہ اس ظلم پر وہ ذات غنی ہسان سے کرے قیاس اپنی ذات پر تو بھی لڑتینے توڑ کے جی یہ بھی گرچہ لاکھونے پڑے گی فوج میں تیری عجب بریز بریز دکھائیے تجھے جو مروہ یہ قیامت کے وہ ایک تن بھی ہے کافی جواب جملہ سپاہ</p>	<p>کرین فرشتے اگر اسکی روک تھام نہیں مٹائے دل سے کہیں مغفرت کا نام نہیں جو تجھ گزرے گی لے قاتلِ مام نہیں مقابلہ تن ہفتاد دو و کا کا کام نہیں کہیں تیر کہیں خبر کہیں نیام نہیں کہ پھر لڑائی کا تو نے سکے گا نام نہیں گر خدا کی مشیت میں کچھ کلام نہیں</p>
--	--

### مطلع ثانی

<p>کیا تھا حشرے یہ قصہ ابھی تمام نہیں حضور شاہ شہیدان میں حاضری دیکر رہے نصیب حروہم پران جا نابازش نہ دم لیا نہ مٹا یا قدم کسی نے ذرا ہوا جو کچھ وہ ہوا بعد از شہادت حشر خدا ہی سمجھے انہیں اور کوئی کیا سمجھے کوئی بھی آج تک اپنے امام مذہب کا انہیں کا کلمہ پڑھیں اور انہیں پیر میں چھ</p>	<p>وصال حق کا کہ ہو نچا اُسے پیام نہیں کیے وہ کام کہ جبکا جواب تمام نہیں کہ جسے بڑھ کے کوئی اب بھی نیک نام نہیں پیاسے حتیٰ کاجل کا انہوں نے جام نہیں اب اس سے آگے مجھے طاقت کلام نہیں رہا ہے جن سے کہ اسلام نیک نام نہیں مٹا سکا ہے باین ظلم و جور نام نہیں غرض خدا سے نہیں منقطع سے کام نہیں</p>
--	---

کہان ذبح کہان کر بلائی یہ روداد  
کلام حق ہے بناوٹ کا یہ کلام نہیں

سلام مستہام در ذکر شہدائے کر بلا علیہم السلام ۱۵۹۵ عیسوی



<p>وہ ہر تھاں امداد میں ناکوں کا ہجوم ہزار رزم تھے آگ جسم ناز میں ادھکا دیر سے ہنسنے سے کچھ اسے افس کر پلا ہوا وہ پھر پھر اس کے ادنی جاچا ادھکا آہنا وہ اسنے ایک مسلمان ناسپس شناس</p>	<p>تو بلیسی تھی ادھر ہدم امام حسین رضائے حق تھی فقط مرگم امام حسین کوئی اشارہ دم مقدم امام حسین وہ ایک عالم ہا عالم امام حسین وہ آئینہ حشر فقط ایک شہر امام حسین</p>
--	--

فوج کاش مری قہر میں مرے ہوا  
جو کوئی جاس تیرے نام امام حسین

در تعزیت انہی شہر و شہر میں

<p>۱۸۲۲ء فلاطون - فلورن - فالانتون - فالانتون شعر ۹</p>	<p>نہری در اسٹون یک شہر تیرے ہیں آج تو خود مجھے شاہ تیرے ارستے ہیں سیاس میں آستیت راعی کو ارستے میں پچھو ناس سے کنگہ عرش ہا ارستے میں شاہ پد عشوان سے زبان این لگا تیرے دولتوں ہا حقہ انہی شہر و شہر میں اگر سیا میں ہا حقہ کچھ انہی چلی دیتے ہیں آو دین مال سے وچہ تولن تیرے ہیں موت کی کسی پھر کیر سنرا ویتے ہیں</p>
---	--

نام لوگ اور کی تیرے تکریرن تاکہ فوج  
اپنے خاصہ میں کی کہی سالیہ کر دیتے ہیں

# در تہنیت و لاوت پر سعادت جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

۱۵۵۱ فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن

ان دینی حق علی مرتضیٰ پیدا ہوا  
 رعس حق سے تو امان شیر خدا پیدا ہوا  
 نوح کی کشتی جہادشت کی ہوا سے بچ گئی  
 حق شناسوں کی تہوان کیا کہ انھیں حق تا شناس  
 غضب کو کار جهان گردی سے فرست گئی  
 فتح بدر و فتح خیبر فتح خندق یک طرف  
 کاشف اسرار و حدیث واقعات تا غیب  
 لا فتی الا علی لا سیّد الا ذو الفقار  
 تاجدار دین نے دراز دار را نما  
 اٹھ گئیں دنیا سے کفر و شرک کی تاریکیاں  
 فخر ہوئے فخر علیہ فخر بیچنے فخر ہوئے  
 بانی کار خ تصویب دامن شرع تہتین

تو بہت بازو و شاہد دوسرا پیدا ہوا  
 شعلین آسان سوہین مشکک شایدا ہوا  
 گھر خدا کے مومنین کا نا خدا پیدا ہوا  
 خدایہ حق میں ولید حق مہا پیدا ہوا  
 رہا سے آیت خیر الہ اور پیدا ہوا  
 فاتح باب علی ابہا پیدا ہوا  
 عالم علم لدنی مرحہ پا پیدا ہوا  
 تاج حق ہدایت حق شیر خدا پیدا ہوا  
 شہید ابراہیم اور ناسخ پیدا ہوا  
 پرتو نور نبی تاج خیر پیدا ہوا  
 خیر ابراہیم خیر مصطفیٰ پیدا ہوا  
 امدادی راہ خدا مصطفیٰ پیدا ہوا

عالم روح ہست بول دینی میری روح  
 جہد الامجاد و روح خوست نوا پیدا ہوا

قصید و گلش کہ در شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام  
 نور اللہ سرقدہ مرتب کردہ در عرس شریعت قریب مزار اقدس  
 شمشیر در جہاد حق عرض کردہ ہر دم



<p>یہ پیرا بزرگ سے پیر خان جگت یہ رہنمائی کا          پیادے ساغریہ پیر وہ دیتا رہے ہے          وہ سے اول تو خود چکر بکرتے ہی بہنوں دیکھی          جسے خدست جو کوئی سے تو ہمارا رہا نہ رہا          تری درگاہ سے پند و نکاح ہم پر چلتے تو رہے</p>	<p>دریا با شہ طینہ پانچ سو سال کو پہنچا          شکستہ تفریق کو میری اور کنگہ دل سے          ایک ایک جاؤں اگر کچھ میں تو رہتے ہی رہے          یہ سوز و گداز تو وہ ڈیڑھ سالی پہ سیری          چھوٹے ہی ان کے ہاتھ سے تین سو چھ پہنچا</p>
<p>موسم و تامل تامل آتا فریاد آتا کون سے آقا          فریاد میں تو کہ نہیں کہہ سکتے اور سے دلوں سے</p>	
<p>والہ صوفیہ</p>	
<p>شعر</p>	<p>بکھا</p>
<p>در چہ ہوا تفریق یہ بچا گناہوں سے          دیکھو تفریق و تامل سے وہ پندرا ہوا          تفریق تفریق یہ بچا گناہوں سے          زو زو زو زو زو زو زو زو زو زو          سیر شور یہ میں کہتا رہا ہے          اس سے مراد ہے تفریق کو ہم سے تفریق          اس سے وہ بندہ سے خدا کا چہرہ ہے          سجدہ خالت کا خالت کا چہرہ ہے          دروازہ سے وہ تفریق کا چہرہ ہے          تفریق کا چہرہ ہے تفریق کا چہرہ ہے</p>	<p>کلیں لایہ بہرست و در سے چہرہ پیرا          تو سخی ابن سخی سخی سخی سخی          ایک اور اس سخی سخی سخی          اس کا یہ تفریق تفریق تفریق تفریق          اور تفریق میں تفریق تفریق تفریق          جگہ بھی تفریق تفریق تفریق تفریق          تو نے یا اس سے تفریق تفریق تفریق          تفریق کا کام فی تفریق تفریق تفریق          تفریق کا کام فی تفریق تفریق تفریق          تفریق کا کام فی تفریق تفریق تفریق          تفریق کا کام فی تفریق تفریق تفریق</p>

دل کی خواہش کہ مراقب ہو و زانو ہو کر | آنکھیں کہتی ہیں کہ کتنا رہوں وضعترا

حشر کے دن میں نہیں ہو ہوا اس حور و قصیر  
ہو ذبح جگر افکار کو سودا حیر

۱۸۸ | ولہ در شان حضرت موسیٰ علیہ السلام شہدا

مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین

علاء الدین صابر کیا کہون تم سے کہ کیا تم ہو  
زمین کیا آسمان بھی ہے تمہارا مانع فرمان  
ملک اشکر اگر نعرہ بکیر بھرتے ہیں  
احدین اور احمدین وہاں تھا میم کا پردہ  
تمہاری ذات ہے ذات العباد منزل شرفان  
یہ پہنچے یا نہ پہنچے ساحل قصد یہ تم کو  
بروز حشر تو ہو گئے جہان ہم بھی نہیں ہو گیا  
تمہارے گرد و چوٹے ایسا لاکھوں ہی پر ہے  
طلبہ شخص سے کہ ہوتی ہو اپنے طلبہ کی  
خدا کی پر ترین شانوں سے ایک شان خدا تم ہو  
ان حق تعالیٰ تم ہو جہان مسطوف تم ہو  
تمہارے در پہ آکر وہ شان کبریا تم ہو  
یہاں شان خدا تم ہو شان ہی ہے تم ہو  
ایمان والا تقیہ تم ہو امام الاوکیہ تم ہو  
تمہاری کشتی شہر روانہ کے ما خدا تم ہو  
تمہارا دریا چھو ہوا یہ سارے عالم تم ہو  
یہ شہید تھا یہ شہید تھا یہ شہید تھا یہ شہید تھا  
خدا کے عرش پر وہاں لایا تم ہو یہ طلبہ ذرا تم ہو

نہیں ہے لولا کا تعلق خدا سے ہر دین کس سے  
کہ جس ساطعت سے کا وہ ہے اسکا بادشاہ

در شان مزارات اولیائے کبار ہر شہید شہدا

۱۸۹

مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین

جہان پہ کئی مزار ہوتا ہے | عز و اب و رب پروردگار ہوتا ہے

لے روضہ مبارک کے محاذ پر یہ شہید ہوا ہر شہید ہوا

<p>وہین کی خاک کو حاصل ہو رہا ہے          زمین کے نیچے جو کہ زمین پر ہے          نہ سمجھو مردہ انہیں بہن یہ زندہ جاؤں          ہم ارغی روح کہ پوچھتے ہیں تو ایسا کر          جو لوگ بہن نہیں قابل نہ آتے تھے          جو راستہ ہی نہیں قدر اویا اللہ</p>	<p>سوا دیشم وہین کا اعتبار ہوتا ہے          فلک سے بھی وہ نہیں زہرا ہوتا ہے          ہر اک طرح کا نہیں اختیار ہوتا ہے          دوسرے بھی عوض بشیر ہوتا ہے          جیٹیں کہ فاتحہ خوانی سے مار ہوتا ہے          جیٹیں کہ بار سر اور کافرا ہوتا ہے</p>
<p>فریح ہوئی اور زمین قدر عافیت معلوم          عبت اور دنگے سے وقفکار ہوتا ہے</p>	
<p>سلام مستہام در واقعات کربلا یعنی شہادت کبریٰ نیلاہم          وحسین علیہ السلام و اہلبیت خیر الانام معروضہ ۱۹۰۹ء</p>	
<p>شعر ۶۵</p>	<p>۱۹۰۹ء</p>
<p>اسلام اسے کہ غم اشیان جگشتوں اسلام          اسلام اسے جان زہرا جانشین زب          اسلام اسے پیر خلاق غفار الذروب          اسلام اسے جلوہ گاہ نور احمد اسلام          اسلام اسے یادگار مصطفیٰ و مرتضیٰ          بود بیشک خون اسمیل جان کفیل          شو نہ تنہا بلکہ باخویشان خود کردی ادا          بالتقیہ ہم کردی بہت فاسق بول          از انکہ بد و شیطنت را بس ہم شے مزید</p>	<p>اسلام اسے سحر و شان رہ حق اسلام          اسلام اسے پاؤں نورش با تین زمین اسلام          اسلام اسے آئینہ اوصاف ستارہ اسلام          اسلام اسے ہم شہید ہمد احمد اسلام          اسلام اسے سیرت اسب شہنشاہ کربلا          اسلام اسے شہر نگار خلیل          دین حق کردی جلد بہر سیرت بگفتہ جا          اللہ اللہ استار حکیم حق حکم رسول          نقد جان وادی ندائی ز سحر و رستہ پرید</p>





همدرد آن دم در حرم رفتن بے تعلق  
 بعد از آن در عرصه جنگ آمدن مردانه  
 هر که آمد پیش او شد در دے نجر او  
 ظالمان یکبارگی بلغا بر دے رنج  
 از مزار آن زخم زان سو، قصه ازان بران  
 بمنزل صبر و رضا هم دیگران طے کرده اند  
 کس نکرد دست نچین کشیدن فرمان قصه  
 شمر و دین هر که گلبه نازنین می برید  
 قطره های خون با شعار محاسن جا بجا  
 از سر مرزگان دم آخر نگاه و الین  
 مر جبالے بنده مطلوب حق صدم مر جبال  
 آفرین بر هست مردان اب صدم آفرین  
 من نمیکدام رسولت من منچو انم حشدا  
 سے بفران خدا کردی خدا اگر جان خویش  
 دشمنان هر چند در سر یکس ان خون فوزه اند  
 اگر بیارم ایتک از آل کرامت در شمار  
 این تری که اقامت روز افزون بودنی است  
 از تو زمین الیاهین در باقیات اصالحت  
 آنکه در عیال است مخفی خون بهائے دیگر سے  
 آن قیامت شمر روز حشر جان دل گذار  
 هر یک که چون بید نرزان از فور نفوت و پیم

همدرد اندم عضو او کردن بخاصل این صبر  
 همچو شیر گرسنه کوحله آرد بر شکار  
 هر که دید از دور سوی او سفتش تیر او  
 با حق واحد بعد تیغ و سان او پختند  
 مردان زخم زینجا بشکرش تر زبان  
 توسن حرص و هوا هم دیگران پے کرده اند  
 کس نداد دست نچین کشیدن فرمان رضا  
 نقره تکبیر از حلقوم شیه بر می دمید  
 سیمای ساخت و میکرد سبوح خدا  
 سجد با میکرد در درگاه رب العالمین  
 مر جبالے خاصه رب الفلق صدم مر جبال  
 انچه کردی کس نکرد دست انچین در کار دین  
 ان مگر اک بنده پابند تسلیم و رضا  
 او هر یک قطره خون خون بهائے دادش  
 سسی استیصال این نخل سیادت کرده اند  
 میتوانم یافت از صد لک فزون چندین هزار  
 بالشو این خون بهایت در جهان نمودنی است  
 و از خدا این بشمار خلافت اندر کائنات  
 هست در قدر و بها از اولین اولی تر سے  
 با صیان آیند چون حاضر به پیش بے نیاز  
 هر کسے راز سره آب ز فوط بول دل و دهم

<p>از بی صبر جمیلت اندرین کل اوقات          بالخصوص این بنده عاصی ذیح پرگنا          گرچه با صلب کرمیت لبته دلاود درست          پیش من ز ازل حرم این قصه مشهور و بکا          حیف باشد حیف باشد زان گروه صلیما          صادر این افعال با مشهور و تازیان شود          هر چه افتاد و قمار و بخت و قمار بر جان جهان          این تمامی جزع و فرزع و ماتم و اندوه غم          مانیکو لیم بجا این مجالس از عزا          اولین ربع این مجالس و فتنان کردن          ربع ثالث را بگذرد و اوقات بس صحیح          ربع آخر را به نظم دل خراش و دل و کار          این طریق بهتر خوش کردن ارواح شایسته</p>	<p>امشب عاصی جدا بخت یا بد بخت          گوشت از اعمال بد در دین و دنیا و سیاه          لیکن از خوبت مکافات عمل زارست مست          اتهام است اتهام است اقرار او اقرار          صابر است فکار است طاهر است طلیبات          از زبان دست خود با پیش حق رسوا شوند          حرمت شکوه بر لب آوردن نبود کثافت شان          هر چه هست از با پیش این مصائب هست کم          بان مگر ترتیب استبانه است شایان و بجا          زمین شایق در در و دیوار خربزدنی هست          از احادیث صحیح و از بیانات صحیح          زانکه شکل و افعالت آید نظر آئینه وار          این سبیل با نیک است خوشنودی خلاق جهان هست</p>
--	--

بارک الله بارس الله که شایسته نیکنام  
 به تو ز ارواح شایسته نیز و علیک السلام

در شان حضرت قادیانیه در شهر قادیان  
 سلطان احمد غریب نواز صاحب دکن و هند

۱۹۱ جمعی رحمت الله علیه در شهر قادیان  
 در شهر قادیان

بیا بیا اثر نزاره مدین الهی  
 و سینه شریفه در عوالم معین الدین

<p>کنا رستمه جوان چو تشنه که رسید بهاسی سر در جهان است اگر رستم چه کفر را که گرفت است صورت پیاکان ز سر نه که ملائک می کشند به چشم زبان بکام دهد کار ذوالفقار میزور بمندان ولایت گو که چنانند کجاست مکر دین نبی که در یاید گرفت سلطنت هند تا اید ز کجا ز بار و برگ و شاخ شلخ میسوزد</p>	<p>رسیدم به در خواجه معین الدین قداسی یک نظر خواجه معین الدین ز چشم حق نگر خواجه معین الدین بکش از خاک در خواجه معین الدین ببیند دل سپر خواجه معین الدین سرم ز شک در خواجه معین الدین ز حال من اثر خواجه معین الدین ز سه دل و جگر خواجه معین الدین سازگاری نجر خواجه معین الدین</p>
<p>قیل کبر نازش عراب و مهر و عرب فوج و یک نظر خواجه معین الدین</p>	

در شان حضرت مخدوم صابری رحمه الله علیه

<p>۱۹۲</p>	<p>مفعول. فاعل. مفعول. فاعل. مفعول. فاعل.</p>	<p>شعر</p>
<p>ای سید صاحب رقب الاحصای عالی لب بکشاد چشم کرم بنگر بسوسه بند و ریش حرس و هوا تا چند سوزم به دار تا چند در پنج و پلا باشم بدین سال وقت است نادست کرم - لایا با گذری ای سید قاتل کشتن از نیام - ای و نگرین کاره تمام</p>	<p>دارم بنان دست طلبه که پادان ادب گرد و اخلاص ز بند نعم تا این گریه ای سید آیه تقی چشمه پادان تقید تا چند ای آیه و بکا تا چند این شور و غصب تا سوزیده ناز و نعم این روز چند آرم شب تا که ستم تشنه کام از دشتان ستم این المی</p>	

لطف کن لے شاہ من بشت شاہ عرب		
شعر	ولہ ۱۹۰۹ ع	۱۹۳۳
<p>قبرہ جان و جہان حضرت صابر مدنی قد وہ حق طلبان حضرت صابر مدنی بر در آمد بہ فغان حضرت صابر مدنی مست فریاد کنان حضرت صابر مدنی استقام بجان نہان حضرت صابر مدنی نکند کن تو دوران حضرت صابر مدنی</p>	<p>قبرہ کون و مکان حضرت صابر مدنی خاصہ آل نبی زبدہ اولاد علی رض بند ہبے جگرے عاشق شوریدہ سر زشت خوزشت عمل خوگر کردار و غل غافل زیاد خد افانغ ادا انجام ہوا شاہ وارث حسن ازادش زبندین</p>	
<p>بندہ زار و نوح از سر اعمال قبیح بیقرار است و تیان حضرت صابر مدنی</p>		
<p>غزل در شان جد الاجداد ہادی برحق حضرت علی کریم البشیر و حبیب</p>		
شعر	معروضہ ۱۹۱۱ ع	۱۹۳۳
<p>مفاہیلین - مفاہیلین - مفاہیلین</p>		
<p>نخبت کی خاک سہمی بھر اگر تنکین ہو لادینا فرشتو پیرتہ تم یہ فتنہ و محشر جنگ وینا دیرین یہ میری مٹی بھی ٹھکانے سے لگا دینا تو میری بھی نکلی دنگی مرے آقا بھار دینا بڑا کام آپکا شان و ولایت کا جلا دینا</p>	<p>دم رحمت کون کیا چکوا ہا دصبا دینا علی کے نعرے بھر کر دم اس شکر و تورا دینا وہ شہر علم و روزہ ہر تبکا آب ساقی دینا صرا مالک و کم مونس وہ مرا مونس وہ آقا دینا کرو سرو آتش و زرخ اگر اپنے غلاموں پر دینا ذرا سا کام تھا کار خلافت جو کیا آخر دینا</p>	

معت کا خرف صدیق اکبر کو بلا جن سے	انہیں کا آپ کو وہ اپنے بستہ میرنگا دنیا
وہ میرا عرصہ محشر میں واویلا قیامت کا	وہ شکر نام نامی پیر بیان میری گناہ دنیا
رٹوں کیونکر دین نام آپکا باجھڑت میں	بجے جو کچھ صلہ اسکا ہو دنیا بر ملا دنیا
مرا یا رگنہ ناز سادہ کو تو نے ڈر دیا	اب اک خضر غلامی رہ گیا ہو وہ بچا دنیا
کڑی دنیا کے فانی کی تو اک دن کو کھینچ لی	وہ زحشر میں ہوئی مری پگڑی ہوا دنیا

بخت میں جا چکی تھی زاری یارو  
اُسی رخ آئے حق میں تھکے پر عذابا دنیا

غزل کہ بہ تقریب یار است مرزا دین محمد شاہ بدیع الدین صاحب  
ہر ایک یکن پوری ہم پر مرزا دین محمد شاہ بدیع الدین صاحب

۱۹۵ عرق کر دہم شہ

المدی المدی یا مدار	خدا بیدی خدیو یا مدار
مرجع مخلوق الہی در رہا	اندر خدیو فیض الہی یا مدار
غلط است این و میرا با خط	درد و گنج خدیو یا مدار
زندہ جاوید قوی از گشت	ہم از لی ہم ابی یا مدار
تا بکے این عمل نہیں دہم	یا بکے این دم خودی یا مدار

یا بکے این دم خودی یا مدار

۱۹۶ ولہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۶ء شہ

<p>که هست جان جهان پناه مطاع عالم دارا عظم          میوز گوید زبان بکا مش مطاع عالم دارا عظم          بشد بکیش هم این مقرر مطاع عالم دارا عظم          که تا بچندان بود کرم مطاع عالم دارا عظم</p>	<p>بیاد نشین ببارگاه مطاع عالم دارا عظم          کن جو بام دکان سلاش که هست اندر اندازا          حبیب حق گو بکرم داو از خلق آید جوشا عا          بجز جناب سول اکرم کس نداند بشل آدم</p>
<p>از قهر نور چشمان تو اصلا چنین پریشان          بیا بکش خاک آستان مطاع عالم دارا عظم</p>	
<p>نظم متعلق واقعه جانگداز که بلا معروضه عشره محرم ۱۳۳۳ هجری مطابق          ۱۹۵۵ جولائی ۲۵ و موافق ساراه ۲۳ و ۲۴ شفر ۱۳۳۳</p>	
<p>بسم الله الرحمن الرحیم</p>	
<p>این امر مستند بر آنست که بزرگوار          منزل بزرگ و ده سین هزار و نود و پنج</p>	<p>که نام به خط قلم سرفراز          هر قلم و قلم بر خط الحقیقی است و در</p>
<p>مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز          و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز</p>	
<p>و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز          و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز</p>	<p>و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز          و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز</p>
<p>و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز          و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز          و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز          و در این مقامات ساخته عظمی و با قلم سرفراز</p>	

لڑان تھی جسے اک دین کیا کل سنان	
تھامستر جو راکہ میں تھان میں	ابتک تھا وہ میرے بھی ہم اور مان میں
اسدم تھو مجھ کو دونوں عجیبان بان میں	یہ عبدیت کی وہ صدیت کی جان میں
تھیں تھہر اسکی ادھر بے نیازان	
انکی بھی عبدیت کی ادھر دگداز بان	
جتنا ادھر سے ناز تھا ادا دھر نیاز	جتنا ادھر سے سوز تھا اتنا ادھر تھام
آخر کو پاسے مرضی معبود کا رساڑ	سب ہو گئے شہادت کبریٰ کو سرفراز
اندر ری اسکی ذات کی وہ بے نیازان	
جنگی بدل میں بائیں یہ سرفرازان	
تھیں گرجہ ایسی نہیں خدا داد طاقتن	کر دیتے دم میں نیست یزیدی جماعتیں
پر تھیں آئین تو صبر و رضا کی بدلتیں	تھیں اس سب سے انکی مصلحت چاہتیں
جو کچھ کیا انہوں نے وہ تھی اک بدانت	
بچتا رہا ایک نہیں ہو گئے محار حنت	
شکل ابھی تھا مان میں تھو اگیتی پڑی	کرنا پڑی تھی نرم سطلی جو بھی گڑی
ما راہی ائی کو وہ نہ کر سکا آدھری	جو بھاگ جائے ہو گئے کھین کمر پڑی
کر سکتے تھو وہ تھان اور جان دین	
اسرا قید سے وہ تھیں رضا امتحان دین	
اٹھتے تھو وہ تھان سب قود سے	ہو کر شہید جانتے رشتہ دو دوسے
وہ تھیں پیرا تھو چلنا پور دوسرے	ایمان میں کسی نہ بھی پورالم شہوت سے
ادھم تھان بائیں دم اگر کم کر و شمار	
اٹھتا پیرا تھو پیرا تھو کر لڑ بھار	



<p>مناگر چہ سب فیض خدا کریم کا ہاں کر کے غور اور جدید و قدیم کا</p>	<p>پرستہ یہ کام آپ کی عقل سلیم کا فرمان میں اس کے نام غفور الرحیم کا</p>
<p>بد و نین اس کے کوئی بھی دنیا میں تھا کہ ہے جس نے کیا مولوں رہ صبر و رضا کو سٹے</p>	<p>قوس ہمہ ہم اراکاتہ ہم کریں عشرہ میں انہی ہاتھ ہمیشہ ہم کریں</p>
<p>پیارے خدا کے ہر پہلو میں حضور انور فریج زار محشر میں وہ حضور ہیں کہ نہ تھے نگہ کار</p>	<p>برعکس اس کے انہی میں ہم جو ہم کریں بعد از تاز فاختہ و قل تو دم کریں</p>
<p>رباعی</p>	
<p>یارِ سببِ بندہ اور شہرِ شہید سم نے جو چھوئے ہیں ہم حضرت شہید</p>	<p>یارِ سببِ بندہ اور شہرِ شہید سم نے جو چھوئے ہیں ہم حضرت شہید</p>
<p>سہ</p>	
<p>یارِ سببِ بندہ اور شہرِ شہید سم نے جو چھوئے ہیں ہم حضرت شہید</p>	<p>یارِ سببِ بندہ اور شہرِ شہید سم نے جو چھوئے ہیں ہم حضرت شہید</p>
<p>سہ</p>	

# باب چهارم

فصل دوم در شان صحابه کرام و آنکه عظام و دیگر بزرگان دین بالخصوص  
مختصر تذکره جمله پیران طریقت سلسله چشتیه صابر رضی الله عنهم اجمعین

۱۹۲ در شان حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه شعر ۱

مذا عیلین - مذا عیلین - مذا عیلین

در شان حضرت ابو بکر یار غار مغیبه  
به تسبیح و به تهلل از ملائک پایا سن برتر  
سبح بر دوازده اعیان و سحاب نبوی اکثر  
بداد او در دوزخ افاضت البیت خود یکسر  
تبعقتا در جایش بس مرا الله و بنجیر  
بسر سید نه چون و من بگفت که شافع حشر  
درین وضع انداز ایشان یار غار پیغمبر  
از الهام که نهاند در منصلت نمک بهر  
بیت الهی، تذکرات بود بر این هر نشانی  
و زان بر هر دیکه مستقیم تاب است آفر  
که او را از غایت چه چیده خود کرد و بیچاره  
بلد دست او بفرمان رسول خالق برتر  
لعل که در عالم ایمان تذکره این بیت اکثر

نه گویم چون که توفیق خدا هست امر و یا در  
به تصدیق رسالت از شایخ اولین شیخ  
در ایشان ره مولا بحکم سرور عالم  
یکه صرف از گلیم خاورد زکات کوه پیران  
سپس با آن گلیم آمد حضور سرور عالم  
بیامد جبرئیل و هم گلیم بود پو شاکش  
نه تنها من درین پوشاک مستقیم ملایکیم  
از اصرار که از حجب خلافت است برونش  
نیگویند که نفیض بذا شد خود بکار آورد  
چه بیت المال کاوول بد بابل بیت آذوقه  
نسا و نیش هر کس جزین ثابت شدن توان  
از بخار و نمک یاد و خلافت هر چه کرد ستاد  
معاذ الله فیما استوکلین بر ذات آن با کاند

چو آن شیر خدا و اهل بیت پاک و هر مسلم  
ندارم تاب گفتن از تقسیم سرشته بعیت را  
پس از دست که بیدار بسیار شکفته است این گل  
اگر گوید که گوید نمی آید مرا باور  
بدست هر سه خفا کرده بعیت با بر سر کمر  
که افتد تفرقه در دین پاک شافع محشر

ای صدقه تصدیق آن سر صدیق کبر بخش  
دین پیوارا دره از حُبت پیغمبر

## در شان حضرت عسکری ع

۱۹۹

نویسنده: نویسنده

شعر

از جاده چالاسی که دستار و قیام عظم  
نگردیدنی هست که بدو زیاده  
لباس نبود دشمن و پیوند خالی  
غذاش بدو از اجرت خشت سازی  
توبه و سلام و تسبیح و تهنیت  
در حدی که کرد و او به قتل رسانیده  
چه کسی بدو نماند بجا پس را  
خبر میداد قصه ششم را  
از یک سو پنهان است و از یک سو  
غایب بود و در دست او را  
ترا هست تا پاک تر نیست از او  
نبوده به عقبتش اگر شهر بانو

همداشت هست او بهر کس مسلم  
که بود از جناب خداوند عالم  
نه پایش گم دید که گفت مسلم  
بنان جوین داشت میلان پیغم  
بدنای اسلام اسکندر اعظم  
از خلافت خود حسب شرع معظّم  
که کرد آنچه کرد دست فاروق اعظم  
هم از عزت اهل بیت کرم  
ز یک سو حسین از پیش مضطرب هم  
ترانیت تق پیش ایشان مقدم  
و از هر سو او ترانن ابومسلم  
و از هر سو است حسب کرم  
نبوده نشانه زین العبا هم

<p>زقاروقی اعظم چہ احسان کہ امر و زاز اولاد و احقاد آن کس</p>	<p>اگر حق پیرسی کم است این چہ احسان کہ امر و زاز اولاد و احقاد آن کس</p>
<p>بحال فریج گنگارست خدا یا بطاعت فاروقی</p>	<p>بحال فریج گنگارست خدا یا بطاعت فاروقی</p>
<p>شعر</p>	<p>شعر</p>
<p>فلا علان - فاعلان - فاعلان</p>	<p>فلا علان - فاعلان - فاعلان</p>
<p>یا عمر فاروقی اعظم یا امیر المومنین بانی بانگ صلوات و ہادی راہ خدا حد شرعی بر پیر نو عیکہ جاری کردہ در نزاع شر با نو یا غلات کردن خلافت</p>	<p>یا عمر فاروقی اعظم یا امیر المومنین بانی بانگ صلوات و ہادی راہ خدا حد شرعی بر پیر نو عیکہ جاری کردہ در نزاع شر با نو یا غلات کردن خلافت</p>
<p>چشم رست بر ذوق اسے دعائے مستجاب</p>	<p>چشم رست بر ذوق اسے دعائے مستجاب</p>
<p>در شان امیر المومنین حضرت عثمان غنی</p>	
<p>شعر</p>	<p>شعر</p>
<p>آرسم بہ ہم سر ہندو سر کردہ حق را زان لہو و عزمیہ او چشم اکھ بر دلی را اسرار الہی بکشان رہنمائی دینی را سندار شرف و شہادت دہانہ دنیا و دین را در آئینہ کرم و شہادت شہادت حق را فخرو شہادت شہادت شہادت شہادت را</p>	<p>بنویم اگر عزت عثمان غنی را از بسکہ بد او جان ادب کان جیا ہم را ہر گاہ کہ او حاضر در بار نبی شد در رام حق از جنبین ابرو سست شد و در شہر و در گاہہ ہنوز اسد آب شاد اور و ز ازل در گاہہ شہادت حق بود</p>

حیث این کہ بعد جو روح بقا قوم تہہ کار	کشتن مر آن خاصہ شاہ مدنی را
یارب مذہب است لقینش کہ بدارین	کردی تو عننی حضرت عثمان ثنی را
در شان حضرت عبدالقادر جیلانی رح	
۲۰۲	مقاہلین . مقاہلین . مقاہلین . مقاہلین
<p>چہ گویم ز اقتدارات محی الدین جیلانی          و لیکن قادر مطلق بمقتضیٰ نے تو ان اور ا          بلفظ قادر ثانی عجب کردن نمی باید          کسی کو از دل و جان بخوشد و طاعت بولی          ہر کار یکہ از دستش بر آید دست حق باشد          درین اُمت سے بودند و ہستند او بیا رہند          کنون در دور آخر ہم اگر داری طلب دل          از ایشان ہر کسی آید ترا پیش نظر سیدان          خدا کے ماکہ ہر کہہ کار ہست او قادر مطلق          تر ہر کس کہ کار خیر را تخریک فرماید          اگر کار فضول و زشت را مہنیست تخریکش          در آئین کتب نہ تاخیر و مکر از تالیفی بگریزند          و اکثر بخواب و گمہ در صورت انقا          عمل بر آن اصول و مہلکم ہر انچہ نوشتہ          بکار خیر و ایم مرشد خود را بخواب اکثر</p>	<p>بطا ہر بندہ بود او بیا طاعت قادر ثانی          کہ بود او ہم ز خواجہ تافہنگان رب سبحانی          کہ در قرآن پاک است انجین را شاہ دیکانی          خدا آن بندہ را خود عیش و اعلیٰ حسابانی          ہر جا یکہ طلق او فتہ طلست رحمانی          اگر بعض نہ بر بعض افضل از تائید ربانی          بگرد خود بیانی فایز ان فیض رحمانی          کہ آمد خود خدا حسب الطلب شکل انسانی          مگر کار پد و بے کار کا شش نیست میدانی          بدان اورا کہ ہست این بہرین تخریک ثانی          بدان اورا کہ ہست این مہتر تخریک سلطانی          پس است این یکہ اصول حق پرستی خداوندی          چو می سازد خیال نیک بدر قلب طغیانی          کہ ارا قیاز خیر و شر حق کرد از زانی          چو پرسیدم از ایشان کرد اطلال نشنایدانی</p>

<p>یقین کردم از نیکی گوشت تنها با دی مطلق</p>	<p>پس وقت لشکر مرشد است این فیض بانی</p>
<p>در هیچ هراچه بنوشتی جز کلام عقلا کند</p>	<p>خدا سادو ترا ناجی بخت شاه گیلانی</p>
<p>فصل سوم باب چهارم در ذکره پیران عظام سلسله حشمتیه صابریه</p>	<p>رحمة الله عليهم اجمعین</p>
<p>۲۰۳۴</p>	<p>شعر</p>
<p>شامت اعمال من که گره من دامن من است</p>	<p>روزی روشن از سیه کاری من شام من است</p>
<p>لے فتنیج زار از هم نازم و شادم برین کم</p>	<p>به سر من سایه پیران عظام من است</p>
<p>قطعه کیمی</p>	<p>نشد کوان تیغ نازش اجهانے دیگر است</p>
<p>شا هر بزم ازل را شان وآئے دیگر است ز مده جاوید هستند از لب بان بخش او شادان به هر ستم و رقیه و بود عشق فرق ایشان را چه بود و کسب و حرم کشتگی و اعطای نافع به ای پویان چرخ گردان گرد و در بخت بگردن معان و تلاش یار ما که گشت به ایم از خوشترین</p>	<p>از خبابش بهر ایشان جسم جانے دیگر است را مکمل میداند کاین قیرا و کمانے دیگر است کان تسلیم خم بر آستانے دیگر است کان بیانے دیگر است این فغانے دیگر است را مکمل به گور و غریبان آسانے دیگر است تحت نفی لامکان ارا مکملے دیگر است</p>

	<p>قدر رشحات ذبیح از طالب دنیا طلب کلین جوامع ریخته نازد کانی دیگرست</p>	
<p>در شان حضور سر کائنات معجز موجودات حضرت خیر الانام علیه الصلاوة والسلام</p>		
<p>شعر</p>	<p>افا علاقی - فاعلاقی - فاعلاقی - فاعلاقی</p>	<p>شعر</p>
<p>از خدا در هر هستی نا خداست مآلوی ز آنکه خلق از نو ذات خالق کیتاوی ز آنکه یک عو آفرین بحر حمد لا یحیی توئی پس چگونه غیر از دنیا و ما فیها توئی ز آنکه مقصود آفرینش لای غل عتاتوی هر همه را نام حق سر چشمه اولی توئی کماندین سر او یا جبر احوال الله یا توئی ز آنکه ایشان را پیوسته هر دو جهان ملجا توئی</p>	<p>یا نبی در هر دو عالم رہنماست مآلوی بوده پیش از ازل بهم یار همه خدا هر که کرد احمد ترا به دشمن به احمد احتیاج یا عشت مکلون عالم ذات فضل یا نبیست از خدا گفتن جدا کفرست پیش ما ترا ز اولیات چون نه جاری باشد اندام توئی خاص از انما فرقه ذی قوت است اجار به توئی یا نبی بر اهل ایشان خاص چشم التفات</p>	<p>یا نبی در هر دو عالم رہنماست مآلوی بوده پیش از ازل بهم یار همه خدا هر که کرد احمد ترا به دشمن به احمد احتیاج یا عشت مکلون عالم ذات فضل یا نبیست از خدا گفتن جدا کفرست پیش ما ترا ز اولیات چون نه جاری باشد اندام توئی خاص از انما فرقه ذی قوت است اجار به توئی یا نبی بر اهل ایشان خاص چشم التفات</p>
	<p>بعد از آن یکدگر گوشه چشم کنایه بر توئی ز آنکه او را بتداری و بتداری و بتداری</p>	
<p>در شان مولی علی علیه السلام</p>		
<p>شعر</p>	<p>افا علاقی - فاعلاقی - فاعلاقی - فاعلاقی</p>	<p>شعر</p>
<p>یا علی مرتضی دست خدایت مآلوی یا سید عالم کجا توئی و کجا توئی</p>	<p>یا علی مرتضی دست خدایت مآلوی یا سید عالم کجا توئی و کجا توئی</p>	<p>یا علی مرتضی دست خدایت مآلوی یا سید عالم کجا توئی و کجا توئی</p>

این وظایف این لطائف کو کجا اگر مان در تماشاگاه محشر پیش از دینی است پیروان را با جز او با سزا باشد چه کار اگر بپرسی از حسن بصری الی و ارث حسن کشتی آفتاب گرداب بلا افتاده است از بخت پاک نترام ناز کن محشر بیجا حق بود غایتش و دستور اعظم صلی از بخت بر خیز و بکش از رخ روشن نقاب	در طریقت در حقیقت نهائے ماقوی ما تم از پیروان و مقتدای ماقوی ما برائے اقبال و از برای ماقوی مقصودشان هر چه باشد ماعای ماقوی بازوای همت کشتی ناز ماعای ماقوی جان برادر در هجرت دلبرای ماقوی خدا بین شان در ملک عزادان بود ماقوی و جهان آینه خالق نهائے ماقوی
--	--

بر فوج ماقویان بارگراں افتاده است  
یا علی مرتضیٰ مشککای ماقوی

## دیشان حضرت عباس (ع)

شعر ۹	فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلات	۲۰۶
<p>آنکه در دنیا بر انسان کرد و ابابیه است فیضیاء از مرتضیٰ نوابی است و سر ره بنوده است ما را صراط مستقیم در راه حبیب چشتیان ختم عارفانده چهره کار پیر نورانی از نورانی کرد چند آن را بر سر نهاده در جردان از هر چه که از سر نهاده است نه بر جان</p>	<p>ای امام پیشوای زبده اصحاب چشت ای گروه چشتیان را سرور خالق مقام آنکه ذات بر ما سرچشمه فیض غم از علی مرتضیٰ علم الهدی نمانده در حق ما هر چه کردی از علم نه کرد اگر نبوی ذات تو ما را در مردان شهر هر یک پیش حق روزی نه در جردان</p>	



گشت تاریخ و فائز ثابت از رو کتاب | چارمین ماه رجب بن کیه و ده و حساب

با خصوص این بنده عاصی قبح رخا  
عزت بهره رکابی کن ضرر و آوارا عطا

در شان حضرت خواجه عبد الواحد

صاحب رح

شعر

مفعول به مفعول به مفعول به مفعول به

شعر

سر داری چشمتان است و شاید  
در تنبیه عیب با هم کرد و او را برتر  
خود را یکت خوابه تنگ بصری داد  
این درجه کشید بلبل شب بداری  
کردست نماز فجر آن شیخ ادا  
دریا و حق او همیشه مست و منور  
هر کاره راه مصطفی بودن حبیب  
موتو سن قبل آن تو تو گفت  
از زمین و عاصی او یارید طیل  
کرد او سوخت دار خلد از بصره سفر  
بر حال ذریع زار از لطف نگاه

گویم چه ز حال شیخ عبد الواحد  
استاد و شفیق او امام شهباز  
زان بند با تقیاد حکم استاد  
شهباز در از بود یاد باری  
حل سال هم از وضو و مکه گام نسا  
آرام ز چشم و خواب از چشم دور  
ویدی تو که بنده خدا بودن حبیب  
داد او خبر که در معنی سفته  
روز به به هوای چند محراب و لا  
در چار و ده که دو صد در آخر صفر  
یار بطفیل آن شبه خلد پناه

## در شان حضرت علی بن عیاض

شعر ۱۱

مفا عیون - مدنا عیون - مفا عیون

بهشت چیست را آنکور باض است  
 ریاضه گش درختان پر ایشار  
 خزان را در دهان شایسته است  
 بوی گلشن بلبل و گریه خسرو گل  
 تابی طائرانش زاله اوار  
 بتوحیدش همه مرغان نوار  
 شاد و ریز و زقر است زبان کار  
 مگر آن بود یک مرد شایسته  
 پند افتاد از زبان یاسار  
 ببال پیرو نه از روی مدح او  
 جمال الدین فضل بن عیاض است  
 زمین در زیر دیوار کرد پر بار  
 بهر فصل است پر از برگ و تاب  
 که بود و مرجع هر جز و هر گل  
 قدر این هر گل در حدیث و کلام  
 شتره شش درستان و جدا نگر  
 شاد و امر و تیرا بدال سرور  
 بهر جان سوزی و هم دل گدازی  
 خوار خود شد مراد را از پناه  
 از دنیا شد روان در عالم حق

المفصل نیک انسابش الهی

نیک و پختی پرستاری

## در شان حضرت سلطان محمد بن اوجیم

شعر ۱۲

۲۰۹

براسته در حدیث سلطان محمد بن اوجیم  
 نام بودین پیر و پادشاه  
 امیر این امیران باطنی و ظاهری  
 در حدیث و کلام و در حدیث و کلام  
 در حدیث و کلام و در حدیث و کلام  
 در حدیث و کلام و در حدیث و کلام

چو الله هو الله موخنید از صید خود بهم به غایت تنگ نیشا پور نه سال آخر آدم خلافت از غیض و اذا امام باقر اعظم چو خدا بالغ بشوق دیدار به زمره زفت و هم که یار یارین حجاب سنی و تنگ بهست ظلم برائے او دعائش به تقاضایش گوینا مبرم بملک قسام مدفون گشت ان شاهنشیه عظم	بشد خود صید آن صید که اورا بود صیادے نمود او ترک تاج و تخت خواب خور بهان رمج کرده مے در چارده سال گرفت اینجا بسر یک بد از و در محل قبل از صید و شفق چو رفت او پیش دید او هر دو نشست در دعا حجاب هاندزم بر زمین افتاد و در پیش بدر جان داد وصال او بهال یکصد شصت و شش غلب
--	--

نگاه لطف و احسان بر ذبیح برگزیده یارب  
طفیل بهترین طاعات ابراهیم بن ادهم

## در شان حضرت سید الدین حذیفه مرعشی رح

شعر	۲۱۰	خا ملا تن - خا ملا تن - خا ملا تن - خا ملا تن
ذات والای سید الدین حذیفه مرعشی است دروه و شش سال در علم لدنی با کمال صید سم روز او همی خورے کو سه قطعه عام یک به بال بر سر و تن یک بر زیر پای و تن در علوم دین نه عالم بل بهر یک عالم شایع حکم از سمیت مشرود بهر ستاره اش در نه سوال مشد از بصره در بارع جهان	آ که شیطان راته ز آن تابی توان کشی حافظ قرآن پاک او ششم هفت سال در سلوک و معرفت به صاحب تصنیف تلم پوشش او به پلاس و کوشش و نفع خلق در شریعت در طریقت در حقیقت کاسط پایه یی ندای بهرگزیدن داده اش یک صد و پنجاه و دو بد از سن بهری که آن	یا الهی بهر آن یک خاصه در بار خویش رحم فرما رحم فرما بر ذبیح ناز خویش

شعر ۲۱۱	در شان حضرت بهیره بصری	ع ۲۱۱
<p>در جلد چو شد مدت مستد سیری شش سال خودش گذارد و در نوحه گری آمد به در خدایه آن مرد جبری شدر رخ ز فرش و عرش پر مستری می بود گمان که زین جهان شد سفری روشن بچنان به حکم حق جلوه گری</p>	<p>گویم چه ریاضت بهیره بصری ویدا چون نه روی شایه مقصودی آخر به تشارت که از غیب رسید از فرط تو بهش لباس عافیت چید در آه و بکا و گریه چون می شد نحو درد و صد و هفتاد و نه از بهیره نمود</p>	
	<p>بر حال و تیج هم نگاہ ز گم یارب به تصدق بهیره بصری</p>	
شعر ۲۱۲	در شان حضرت مشاد دینوری	ع ۲۱۲
<p>در تصون مفتخر در امت خیر الانام یا ساین داد و سپرد بحق الی عیال آمد به بالمره خوان بهر عیال را آسنان یعنی خورد و بعد از یک هفته آن هم در حب شیر مادر هم نخورد او بر روز روشن آن بزرگوار الصمد عز از پیش خود نشان در شب اول بشد گم سر قیاب از قدرتش آنکه آویزان است در یک جانیه از سینه اش در زمان مقتدر بالشر شد ادر اوصال</p>	<p>حضرت مشاد دینوری کریم الدین نام منمنه ذیجاه بدنا که همه مال و مثال شد پس با جان واحد سکونت الله وان از بلوغ او صایم لیسعات بود روز و شب صایم الدیر از ولادت بود آن توکل بعد از آن حضرتش بر رگاه بهیره در سان چون نشان از بهر نفی و بهشت اندر خلوتش شب چه از تحت اکثری تا عرش یک نیمه اش بود او از طبقه ثانیه یک صاحب کمال</p>	

چاره ماه محرم سال یکم از سیه صد و نود و شش	روبع پاکش شد زن و در شرب شد احمد
یا الهی صدقه آنکه در شرب شد که پیر بدی	
بر تو هیچ بنوا در جو و دوطا	

در شان حضرت شاه ابوالحاق شاهی رحمه الله علیه

انکه هست او شاه ابوالحاق شاهی دلی	بود یک سال یک سال از او موی مملی
رفت او از شام در بخار و هم به بیت	پیر او مشا و خشتی در خطایش در فرود
هفتین سال از خطایش که یک سال	بعد خلیل بریانت کرد و اسورش به خشت
رو به سینه هفت و دار افطار کرد و از بدام	پیش با سینه چار بار او گوینا خورد و سه طعام
فرشت او خفته اش پوشانید و آواز غیب	بود از از صفتش شال شاپور و زره ساز غیب
حشم بسته با و سه صد تابعین کرشمه	مهر برید و سه در سه چوبان با دهر صر بر شمر
شد سال سه صد و بست و نه از حکم خدا	در و سه در عیالم رربع انشایش از تن جدا

یا الهی صدقه آنکه آن نیکو دوست	
بر تو هیچ آسان بکن در سختی بوم افتاد	

در شان شاه ابوالحسنی قطب الاقطاب عالم شمس

نویسم شمس چون در شان سشاه بود	فکر از شان انشا الله در دستم می لرزد
خطایش قدوة الدارین بود و او را	پندار را از فضل العلم عز او را بر فرماست
پیر او را در شاه ابوالحسنی که	پیر او را از فضل العلم عز او را بر فرماست
چو شمس را در روز سه با و سه	پیر او را از فضل العلم عز او را بر فرماست
یکو سه در شمس شمس شمس	پیر او را از فضل العلم عز او را بر فرماست

پسر شد صید شیخ و زنت با مسافر خود از آنجا که امتها که او را از حق اوست از حق اوست رضایان جوق جوق آنکه که سزاوارست در آنوقت از جنبش عفت سست او برآید همخواند او و قرآن بخواند در روز که آن از کم نور و دل پر از حیل و زور و از آن بدینا بوده است سلام قائم از هر طرف بهشت جنت بود و در آن روز که آن	پدر را آنچه پیش آید نبرد انور و انا که هر کس که فریاد یابد از طاعن و از حق باید که از آنجا که با سست خود در روز آنکه از روزی که در آن روز که آن ز لطفی بود و از آنجا که با سست خود که و در آن روز که در آن روز که آن نه از آنجا که در آن روز که آن و از آنجا که در آن روز که آن
---	--

بمال سر صند و بیخ او نشاند زین عالم  
آنکه هیچ از آنجا که در آن روز که آن

در زبان حضرت ابوالفضل عیسی ریح

شاید اگر نه ز پیران من که فریاد که او بهر صفت بیازد خدا نه شریکان که کرب کمال در دست یافتند کسیکه پیش آمد و را ایش را بماند لسان اش تا بهر صفت بیازد بسیار به تار و پود او تا از آنکه بسیار به تار و پود او تا از آنکه بسیار به تار و پود او تا از آنکه	نه از آنجا که در آن روز که آن که او بهر صفت بیازد خدا نه شریکان که کرب کمال در دست یافتند کسیکه پیش آمد و را ایش را بماند لسان اش تا بهر صفت بیازد بسیار به تار و پود او تا از آنکه بسیار به تار و پود او تا از آنکه بسیار به تار و پود او تا از آنکه
--	--

<p>تو دستگیر شواہے بو محمد حشمتی بروز حشر الگو ذبح کار افتاد</p>		
<p>در شان حضرت ناصر الدین ابو یوسف حشمتی ۷</p>		
<p>شعر</p>	<p>فا علان - فا علان - فا علان - فا علان</p>	<p>۲۱۶</p>
<p>بو محمد یا محمد راست خواہر زادہ بود اور آنے برادر را سیر زو جہش از تامل در دل خود گہ نیاورے خیال کرد عقد خواہر خود را بسمعان نامور بو محمد چون پدر بر آن سر شیدا شدہ خود بہ تہ خانہ نشست او بیدار نشد ہم زو اتش بود قائم فیض باری مدتی بست سال آہے بخوراد اندرین دو گداز روح پاکش رفت ارد نیلایا فلک</p>	<p>ناصر الدین ابو یوسف بخت و داد خواہر بن جل نشادہ میکردے نمایان حشمت بو محمد یا محمد تاب نہشت و پنج سال لاجرم در خواب شد اورا چو تریک آنہ پدر ناصر الدین ابو یوسف از و پیدا شدہ بعد تکمیل علوم اورا خلافت بخش کرد بعد از ان در بار وجودش ماند جاری متے شد و واقع کاہی یک وقت از و اندر نماز عشرہ اول حمادی پنج صد کم چلن یک</p>	
<p>در طیفیل روح پاک ناصر الدین یا اللہ بر فزین عصیت کیش از تکلف یکنگاہ</p>		
<p>در شان حضرت خواجہ مودود حشمتی ۱۲</p>		
<p>شعر</p>	<p>فا علان - فا علان - فا علان - فا علان</p>	<p>۲۱۷</p>
<p>خواجہ مودود حشمتی بادشاہ اہل حشمت کرد وصل سپر لعل سورئی معنی کمال</p>	<p>کیست آن کز چشتیان بر نام او نازد ہشت اگر و قرآن از بران مودید ہجرت سال</p>	

بست و شش سالہ چو شد اویش بجا خود نشانی فیض باری آنچه کردست اید دنیا چو نیکی فیض ذات پاک او بین کو بہر جا میرسد صد ہزاران کافر از فیض مسلمان گشتہ اند آنکہ از بیت المقدس تا بلخ انجام کار غیر ہوا و رجب در پانصدی و بیست و ہفت دیدہ بردوش رجالی فیض اطرش	بجاذبان رخس حیات از عرصہ گیتی جہانند آشکارا ہست تا ایندم چو نور آفتاب شرط ایمان می وزید و کفر از انجا میرسد گہر و ترسا و نصاری اہل پان گشتہ اند جانشین بگذاشت دہ الف مردان ہزار در زمان غزوین شجر باغ خلد رفت کافران صد الفت آوردند ایمان بردش
---	--

ایا الہی صدقہ آن سرگرد و ہشتیان  
رحم فرما رحم فرما بر فتنہ خستہ جان

۱۸۱۲ نورشان حضرت حاجی شریف زندنی ۲۱ شعر ۱

مفعول - مفعول - فاعل - مفعول - مفعول

باشد ترا از دوش جان بار گنہ افگندنی الفت بخالق داشتہ و از خلق نفرت داشتہ خورد و کس بر گنہ ترا از اطعمہ کردہ خند مجدوب گشتہ در دے کس کہ نور و خودہ در علم و فضل اوراد بزرگہ کسے پیش زان پوشانند ہر گنہ خرقہ اش زیب آمد این ندا در پانصد و ہشتاد و چار اندر دل و رجب گویند اندر زندہ یا شام مشہد خاک است در غرب از آبادی قریح در جلہ لطیف	شویبہ سا بر مرقد حاجی شریف زندنی صحر او کویہ و دشت را بنگاہ خود انکاشتہ در نشہ جام ازل مخمور بودے بیشتر کردے فغان گریہ او چند آنکہ رو غش غش پیش چو خواند اسم غش علم لدنی شد عیان غش قبول لے بندہ ہم در بار گاہ کبریا رفت او ازین ناسو دار بقا اضطرب غالب قیاس است آنکہ در قریح قبر پاک است مشہور تر و برکت است آن مرقد حاجی شریف
---	--



۲۱۹	در شان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	شعر
	یارِ بخاک پاک او هر یاکه نباشد چاکزین رسمه بحال این فنج خسته و زار و زین	

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

گنجاست منکر دین محمدی ست کجا  
 نماید او بمن کستین بسند ه آن  
 بگو بدین عرسین بیاید او اجیر  
 انگویش که در انجاست یک خداے دیگر  
 مگر زبده مقبول بارگاه خدا  
 شتو شتو ز من از دے سوا نغمه  
 بشد چو بازده ساله بشد سر پدرش  
 باغ خواجه بر دے رسید مجذوبے  
 بداد یک ثمر نیم خورده در دهنش  
 بگرد وقت سالکین تمام ال رمال  
 بسر نو و به تحصیل علم لاسے چند  
 بختے که گرفت او به یک شب و یک روز  
 بحکم حضرت عثمان بشد بروضه پاک  
 به هند راجه متپور ابدان حکم قاتل  
 شد نه هر دو مسلمان شد به یک صیور  
 به پیش من در احوال اویر است سمن  
 گزار او همه شهادتے شود به سید اسی  
 ششم رتبہ این پیشش بدین حدال بجزی

به هند و یورپ و امریکه بلکه در دنیا  
 پس از مات کرامات پیچ کس بجای او  
 به کامیابی خلقت نظر کند تا دیر  
 خدا همان ست که عرش برین راست مقر  
 خدای او بحیات و ممات نیست جدا  
 که دور مدت عرش چگونه شد سپری  
 که به به قصبه سحر ریش نامور سن  
 بنود پیشکش افکار چند مرغوبے  
 بخور و خواجه که یک نور جوش زد به  
 برقت او به ملک براسے کسب کمال  
 رسید او چو به بارون بشد پیغمبر خورند  
 شد او به بارگه که به مشرف اندوز  
 سپس به بند حکم شمشیر لولاک  
 به نور دیو به قول گوشتے خود سبے پال  
 بجا که رو و کبار او که در اسے غور  
 به شمس نیر به پیشش گئے به سوسے زمین  
 به دحق به باد است بگریه و ترانه  
 به راسه به راسه به از این جهان

و به سست بر و در لیب به سست بر اندا  
 که گفت حق به شهادت این است این حیا

# در شان حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی

۲۲۱ فا علائن - فا علائن - فا علائن رفا علائن

چشتیان راهبر که او اعزاز حاصل فرموده است  
وقت تولدش تمامی خانه اش بر نور شد  
سوئے او قاضی حمید الدین ناگوری وید  
گفت بنویسم چه لے مولود قطب الدین نام  
یا زده باره از قرآن مادر مرا ز بر است  
قاضی مغفور گرفت آن گهر از مادرش  
زان گرفتش خواجه و هم برد او با صد طرب  
چون بعلم و فضل از تائیدیزدان طاق شد  
نسخه نادر و دلیل العارفین تصنیف اوست  
شش صدوی و سه هجری چارده اول شعبان  
قطب دین بختیار کاکی بابوده است  
بام و در چون مولد خیر الوری معمور شد  
چون صدای غیبی رنگوشش رسید  
گفت سبحان الذی امری بعیده با تمام  
آن مرا هم بر زبان و در دلم معنی تر است  
باقی در چهار روز آن هم کنایه از برش  
در بر حضرت شهاب الدین مبرور و بی لقب  
کرد در انجمن جمعیت شهر که اتفاق شد  
زایدان اسباب از آن هر کس که تصنیف اوست  
در سال ۸۰۰ هجری قمری ششصد و بیست و شش

یا الهی در طفیل آن شه عرقا در بهار  
بر فوج پر خطا از لطفت و حسان بگشاید

# در شان بابا نصرید شکر گنج رحمته الله علیه

۲۲۲ فا علائن - فا علائن - فا علائن رفا علائن

آنکه در ملک تصوف آمده و فرموده است  
آن کرامتها که ش از ذات پاکش آشکار  
قلمش و شکر مشهور در هندوستان  
آنکه در ملک تصوف آمده و فرموده است  
آن کرامتها که ش از ذات پاکش آشکار  
قلمش و شکر مشهور در هندوستان

<p>کروہ ام ذکرے عجیب اروسے بہ نظمی دگر اند چلے معکوس ہست از یادگارے ہنوز شہ نظام الدین بدلی بود بفرستادہ اش در جان پنج محرم رفت زین جائے روی آئکہ در عید غیاث الدین ملین بودہ است</p>	<p>ہین بہ باب اول اندر ذکر محمود و ایاز در صیام طے خوردے سنگریزہ پس سرور بہ ہر حقیقتی بود خواہر ازادہ اش شخصیت و شہادت او تصدیق و تائید بود شہدی خانقاہش در مہین آفرکہ مہر بودہ است</p>
<p>ایں زنجیر گنہ بر مغفرت دارد امید</p>	<p>ایں زنجیر گنہ بر مغفرت دارد امید</p>

## در شان حضرت سید علاء الدین علی احمد صابری

سہ مصرع	مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن	شعر ۲۱
<p>         بیا در عرس و در کعبہ بجلال صابری بنگر          بچشم نہ دنگ زاید ہجوم زایران دیدم          ز مردوزن کے باشد جو یا لکہ جھار شہ          درون آن جھار روضہ اش دیدم بیک رنگی          ز منظریات در بارش کہن تہرہ خود بردم          چلے باد صاوہ چال ہوا بہ بگو چو چو          علاؤ الدین صابریا کہوں تے کہ کیا تم ہو          بد اورانیز مرشد حضرت پنج شکر خاںش          خور دے فقیر زان گر چہ خورد از تیریں          دہم تفتیش وجہ لاغری بہ گفتہ حال او          جہاں انسانی بد کہ تے تیر مرشد       </p>	<p>         بچشم دل اگر تو مومنی وار کافری بنگر          مگر ہر یک بہ تعظیم و ادبک شان رآن دیدم          تن از عجب جلال و ضہ و عرشہ دارش شد          نہ از مہرے نظر بازی نہ از زن شوخی رنگی          دور این مطلع است اینجا کہ در تحریر آورم          دل فرودہ آئکہ صورت سیاب پھلائی          حقیقت میں بس آن شان بجلال کبریا تم ہو          بہ سنگر خانہ بود او منتظم تاد و از دہ سالش          ہم از مدو شعور خویش بود او صاحب الدہر          خطاب صابریں آئم عطا فرمودہ حال او          ہمون بد مشیکار از مہرے در خدمت مرشد       </p>	

<p>بدست خط کردن او بنمود عذر از شام ظلمت ا          هماندم دشمنی چون شش از انگشت این کمر زد          بگفتا حضرت صابر که حق نامت بر آتش زد          مگر از صابریان است آباد این همه عالم          ز گستاخی کلیم یان جلالت یافت بر کلیم          بے رایک دبا پیدا شد و بنمود آخر ما          که بود اندر جوارش طایر پرند تا یا بے          بشد زان حلال و جمع شد خلق به پا پوشش          بسورت مرد در معنی بشد جاوید را زنده</p>	<p>نکاحیت را هم او بد معنی هم این خلافت          و هم از لب حضرت صابر انگشت خود زد          انکرواد دستخط و در غصه آن کاغذ با آتش زد          پیش هم از مریدانش دنیا نیست تا ایندم          کلیم مرشد خود اخراجش بایافت و کلیم          بے کلاه از دیش مسجدی افتاد و سر را          بخیزد جلالتش بدست اند این تفتاب          بر بار دشت باستد علی حضرت عید قدس          بسال و دم که از مفتضه جمیع الاولیاء</p>
--	---

ای صدقه باده و جلال خسرو کلیم

نگار آبرو سے این فریج زار درخشا

## در شان حضرت خواجہ ترک شمس الدین

شعر	فاطمتون، فاطماتون، فاطماتون، فاطماتون، فاطماتون	۴۰۰
-----	---	-----

<p>ابو شاه کشتور صبر در هزار خدمتی          بے تو کار مانده بر آید که بودی صحبتی          شمس کفره بر کلیم بر ما ز سال و ستمی          در باب کشتی را بنوازد و بسناقتی          انکه بگفتا در بار ایتامی یا ایتامی          بگویند که در بار ایتامی یا ایتامی          بگویند که در بار ایتامی یا ایتامی</p>	<p>خبر جبار اے ترک شمس الدین حق بانی حق          از ویران عالم بیاورد و صابر با و شاه          را از نگاه صبر کافکندی آقا کائنات          از ویران عالم بیاورد و صابر با و شاه          از ویران عالم بیاورد و صابر با و شاه          از ویران عالم بیاورد و صابر با و شاه          از ویران عالم بیاورد و صابر با و شاه</p>
--	--

هم به پانی بت به سال هفصدی شانزده

با این عهد قمر را از دوازده سال  
این فرسخ زار داده به از خون

در شان حضرت شاه جهان دین عثمانی پانی تی

۲۲۵

مقالین - مقالین - مقالین

بیا جستن اگر خواهی بر او نه ادالی  
دلی بود او در زاد آن شاه شه عرقان  
بنیاد از تن او مرده صوت نشن آید  
ز بس که داشت در کشت فکر متنا یطوبی  
و تصنیف اینف او کتاب له او الابرار است  
بالا آخر گشت چندان محو و مستغرق بزمی حق  
مهر او را شاه شرف الدین قلندر و مستی صادق  
سکه با خلعت زر و زیر ان کایان است  
فرود آمد زمین و در دست خود گدشت بر پیش  
بساک هفصد و شصت زاید بی از تهری

به پانی بت به رگه به جلال دین عثمانی  
با این عهد قمر را از دوازده سال  
این فرسخ زار داده به از خون

از سوره خالص از امکان بسے منو د مکاری  
او را یکا شاد عادل ز علم و فضل و وحانی  
که از قرات نمازش بر میران بود در رانی  
بکه جمعه میخواند زراستقداد و روحانی  
گذشت از پیش عمر الدین ترک شیرزدانی  
چند از دست بهیت باند م فیض ربانی  
به از تهر و پیشه شد زمین عالم قانی

با این عهد قمر را از دوازده سال

این فرسخ زار داده به از خون

در شان حضرت شاه جهان دین عثمانی پانی تی

۲۲۶

مقالین - مقالین - مقالین

شاه

<p>نمیدانم که ازین حق تو صیغش ادا گردد نه بد ممکن که در شهاب تجدد هم قصا گردد بدلی رفت تا آنجا با طینان ادا گردد بدارد هر که حق در دل خدایش سنها گردد پس از کس کمال او تا که حاصل عا گردد رسید و کرد سعیت زان که مقبول خدا گردد باند او مدتی در گور تاحق آشنا گردد بهر فاسق که او بنید جانم یار سا گردد شمار او در او تاد و در ابدال خدا گردد قلب باه سادس حیف که دنیا جدا گردد</p>	<p>اگر جانم بشان شاه عید الحق خدا گردد ز طفلی بود پابند نماز و روزه او چندان ذالفت چون ازین محنت بیامد در شن مانع باین شوق عبادت بد که کسب علم هم کوفشان از انجا در بهار و پس از انجا در اوده آمد بالآخر بر در شاه جلال الدین به پانی پت ریاضتها که بنمود او ز انسان خارج از امکان هر کس که نظر انداخته پیر داخته با حق مرا آنس که کمالی در تصوف بیشتر دارد بسال هفت سی و نه شصت صد اندر دولی او</p>
---	--

الهی سده چهارم در ریاض شاه عبدالعظیم  
ذو بیج بنو اراهم عطاء وزیر اجرا گردد

### در شان حضرت شاه احمد عارف و صاحب

<p>چاکریم من ز شان شاه احمد عارف و زیشان از ان کونیک پویر شاه عبدالحق ابدال است همی پیر اشتیاد و راهم هم مشرب خود با شده پیر الپیر هر که که عبدالحق ابوالیش را بالآخر زلیست این کا نرید رگور سمع کفیت بسال هفت و ده که از در صدر ان بصر طریقت</p>	<p>که پودش سینیه بکینه ایسا بختیه عرفان ولی گویند مادر زاد اگر او را پودشایان چنان اخلاق و لطیف عاتقه پودش بزرگان برشته در فغان حق او در روضه نهضان پیشش شپاه سال و مانده خضر جاوه عرفان بگرد اندر صفه آخر سفر زین عالم امکان</p>
---	---

بناکردند ہم اندر ردولی بدین پاکش	آنکه تا آیدم ہی باردگر دش محبت یزدان
طویل شاه احمد عارف نجینه عرفان	اکی بر فوج خسته مسکین بکن رنج

۲۲۸	در شان حضرت شاه محمد عارف صاحب	شعر
-----	--------------------------------	-----

دلا کردن اگر خواهی مراد دوجہان حاصل	بنو حاضر بدرگاہ محمد عارف کامل
چہ عارف عارف راہ خداوانی ز سر تا پا	چہ کامل کامل کا ملے در زندگانی با خدا وصل
بسر می شد با ستغراق کامل اکثر اوقاتش	بروز و شب بنو دیکم از یاد خدا غافل
بقرب مرگ از گنگوہ خواند او جانشین خود	سپردش اتم اعظم ہم بقبر زندے بیستابل
بسالی دو کم از نہ شمر حکم خاورد مطلق	نشد روشن ز کلمہ ابرو دلی در شبان داخل

۲۲۹	فرستاد از این دست امیدوار است کامل	شعر
-----	------------------------------------	-----

شیخ عبد القدوس گنگوہی پیدایش و مدفن گنگوہ شریف
--

قدسیان را چونخواهی کہ نائی مانوس	جہہ سانشو بدراقدس عبد القدوس
جلوہ نور جلالش چو ز خودی پرداخت	می نمود آن کہ بر قصر است بحیث تمام
نہستانہ او کا ضعف اسرار از ال	نظم زندانہ او نہ را پید را جاسوس
آنکہ یکم قطعش از رندالہ آبادی	نقدہ جاکان برود ہزارانہ رتہ قادوس
در سن ۹۲۴ھ پہلے بار جامی الاخری	شیخ رجش بہ دفع پنج پیدانہ فالوس
رکن دین چون پیر ہم نقیض پیش نہاد	قلب ذاکر متحرک شدہ اورا شوس
یافت گنگوہ ز خاک کتب تن او خاص شرف	تا کنون ہست تقدس پیرایش پایوس



شعر ۱۰	یا خدا ایک نظر رحم بحالش تاسے این ذبیح تو بالذکر است افسوس	۲۳۳
حضرت شاه جلال الدین تھانیسری منون تھانیسری و قاسم ادی کجہ ۹۹		

<p>بکن بر در گہ شاہ جلال الدین گون باری بسال ہندہ شد فتنی فتوائے دینداری یکار انتضائے شرع مہر چرخ دینداری بر قاسم ای رگمان می بر دوازنا تخریب کاری ای او خور و از دست نمی کہ باید گفتش کاری مصور نا و کبر انداز نگاه قدرت باری نشد در بار عیت تا رخ ز خود بی خود داری از ان پس فضا را و ہم شد دنیا بیکار جاری تو ای پسر بر آیت در جو ابر غمت باری</p>	<p>ولا اگر لمعہ نور حقیقت آرزو داری چہ شاہے کو لبال مفتین شد حافظ قرآن بفضل و فہم دانائے بعلم و فضل بکتاب ز سکر و جد حضرت عبدقدوس پوگفتند بالآخر گشت چون تیر نگارش اہر و کار بعد ز رودی بہان ساعت کہ ان گشتہ شد جان بہ لطف پسر یکسر در یاسے فیض از پوچہ آید خیال غیر از دل نخواست فیضان و شہ بہ الی شہ و ہشتاد و نہ در چار و نہ در پنج</p>
---	--

الہی صدقہ اموات و حیات  
یشو از اسم اہل بیت و زین العابدین

شعر ۱۱	در شالہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام	۲۳۴
--------	--	-----

<p>شعر ۱۱ در شالہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام از آن کہ در دست بود او یہ یقین پیشتر ہم پیشتر بر زانہ سلم یقین</p>	<p>مقالین - نور ولا اگر تو بخوای زایم در دہان ز جہانت بگشاید ز سر انگہ پر بہر کسب و دست و پا و پرام کہ</p>
---	--

ولی تراش لقب شد نصیب ادبم ازین بشد چو قطع بشد در بلج به قلب حزمین بسا خاند هم انجا مزار آن شد وین رسیده است ازین خاکدان بجلد برین	کسیکه دست بدش بدو یافت مراد بداشت شاه حبس انگیز اعتقاد بدو پس از زمانه ممتد سید حکم قصدا بال وه صد و شش شم برادر حبس
--	---

طفیل ذات گرامشیش اینجدا سے کریم  
به بخشش جمله خطاها سے این فریح حزمین

در شان حضرت ابو سعید گنگوہی

شعر

مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن

۳۳۳

که بود مکرمت حق بخت صابر بیان چو سان تخت پس با سخت کرد توان بغضوان مجربش با سپه گری زخمان بشد به تخلص او به درویش جلال دیوان به هاند رو در کمالت در انوار روان بگام پیرو شد پیچ پیچ نور عیان به شکل زار به پای فرود حکم بران گما شدند بخدمت مہیکار گنگان بشت بهر می میر در شکا بر روان پدرست او زین به سنگان ترند جوان دران خطا به جز آنرا کی چه کرد توان مگر گذشت ازین بانه آن لیر جوان	کنم چه از صفت شاه ابو سعید بیان ریاضتیش چه نویسم که صفت قیاس مرا و نیزه سهم از شاه هدیه قدوس است سپس بوجیز به عشقش کشید و منزل ز بزرگ کار مشیخت سوئے نظام الدین نمود بیعت و در ذکر چهره مصروف از آنکه میر تمیمی نور ذات دلش گره کشود نه از کار او چنین تدبیر نرسیده بود ازین کار زشت کان بکروز به سعید که به حلا بے و سیم در اقامه سگان چو سعید به پیر به سیم باشند کشان کشان به بودیش از خطا بچکان
---	--

نه حق پرست بود آنکه نیست پیر پرست بگفت پیر که این بدو سیر لاهوتی است درین مجاهد بیدار و زود و شکل فلاح شیخه بگوش رسیدش ز غیب و از سه برگ خود خنده آما ده حسن فرمود اعاده چون کش کرد ناگهان در صدر درست حالت آواز ددای غیب شد ریح الاول و سن یکم از زانید چل	رسد تا بخت نیست پیر اگر بمیان مگر بعید ترین است غیر آخر آن پیامدش بشود اکثر از روز نهان نچین گلش و جان روز گشت بخود و از آن گذشت پاس چون گشت نور و آفتاب شکست پیل و خون کرد در شکم سیلان گرفت خرقة و اسم عظم و ششادان بسوی خلد ز گنگوه پاک گشت و آن
--	--

۳۳۳	فوتیح امجدان راز و روح طیب او تمام تر نبود نیشمه ز فیض رسان	شعر
-----	--	-----

## در شان حضرت شاه محب الله آباوی رحم

فوتیح ارمان سودای محبت با خدا واری پس از تحصیل و تکمیل علوم عقلی و نقلی بروسه استخاره و در حضور ابوسعید چو گفت او از ولایه موسوی حله شانه هر آنکه خرقة پوشاندهش تجلی بودش آمد دل ز فط صبط ارش کرد قدیر جلای راز و چه شیخ شیخ فاروقی فتافی از تقا بالله غوشا بخت الله آباویان طالبان حق آدم بد از رسیب در سه هزار و پنجم و هشتم	لیکن از در گز حضرت محب الله طالب گاری نمود او استخاره بر در کمالی بصوداری بکمش خادم او کرده با و سه منجان گاری کن در ذات خود و انفی شیت از گداری چو شش شکست فرمود افتاد او بر سواری چو شد تسکین مخص که دلم و ایدلاری که حاصل شد الله آباد از و سه من گاری که کرد او همچو نسیان پست سال انجا گاری بشده آن طالب حق در جوار رحمت بانی
--	--

محبّت تست او یارب محبا و مرا گردان	که خوانم من محب الله در خواب و بیداری
	چو یاه عنید روز حشر باشد منتظر بر کس ذبیح از تیغ ابرویش چنان زخمی خورد کاری
	در شان حضرت شاه سید محمدی صاحب
۲۳۴	مفعول - فاعلت - مفاعیل - فاعلن - شعری
مشت خدا سے را کہ وقتا سید سہریدی مقبول یار گاہ جدا منیع کرم ہجرت چو در زمانہ اوزنگا یب کرو بعد از قیام عرصہ مستد از ان مقام چندے بہ جس ماندہ بنوشیدہ جام وصل در یک تہرار و کیصد نفست از جب تہا	بار است در شاہج سید محمدی لمجلے خلق مطرح الطاف ازوی در کتہ آن سالہ آل محمدی آمد بہ ہند باز پس اند بہان صدی برگفتہ اش در آگرہ گردند مرقدی شد در جوار رحمتہ تلاق سہریدی
	یار بحق نیک صفائی آفتاب کن دور از قدیم سید کار سہریدی
	در شان حضرت سید محمد علی حجۃ اللہ علیہ
۲۳۵	مفعول - مفاعیلن - مفعول - مفاعیلن - شعری
اے شاہ محمد علی در کد شدی پیدا از مولود از نامت شننے کہ ہی خیر ہر نور کہ از ذواتت بر صبا بیان تاہ مادالی و ملجائی ہم قبلہ گہ مائی	بر کعبہ نوشیدائی ہم کعبہ بنوشیدا فیضان رسالت و رسیدہ ہی رہید در چشم کشد سلیش خورشید اگر یاہ چشم کرے بر ما دقت است کہ بکشتائی

<p>تہ کے تہمین غلط دینا پڑا تہ شہر شدہ خواہی بسیر خاکش رفتن بجا خوانی</p>	<p>در برہ دلی اند تہا کے بہ ہوس نہ نہ یابی تو در امر و بہا میں نعمت و عطا</p>
<p>یار رب بطفیل آن ہادی رہہ عرفان ہر منزل دشواری گرد و بچہ سیح آسان</p>	
<p>۲۳۶</p>	<p>در شان شیخ عضد الدین ۲</p>
<p>منم کرد دست نفس خود پست خستہ و غمگین چہ شیخے شیخ مرنا صے کہ ہم در ہمہ شیخوحت کریا منہا کہ از دانش مسلسل در جهان ہرزو ولایش را کہ بجا بہ حضرت یوسف تولائے وطن امر و بہ وہ ہمہ نقش یابی بامر و بہ</p>	<p>خداوند ارحم و نہ ارحم وہ حق شیخ عضد الدین نیکش در راہ حق بگونہ انانی سگین علامتہا ش روشن بر زمین بون بہ ملکات وین رغش بود در تعبیر خواب از تہا کلچین وصالش در نہار و یکصد ہفتاد و دو</p>
<p>خداوند ارحم و نہ ارحم وہ حق شیخ عضد الدین بفرمان حم بہ حال فریح زار یوم الدین</p>	
<p>۲۳۷</p>	<p>در شان حضرت شاہ عبدالہادی ۱</p>
<p>گویم چہ ز شان شیخ عبدالہادی شہر عمر و بہ چار سال انگاہ کہ پیر در عالم درس یک فقیر روزے بر خوردن آنکہ بود از خود رفتن چندے بہ یتیم شاہ در زبانش ہاند بیت نمود و یار خدمت بگرفت</p>	<p>مارا بہ ازلی نوشتہ اندیش ہادی دادہ اور آپش مبارک ہادی پہیزے بخور اندیش از رہ آزادی شاہ بہ آن فقیر سمت ہادی پس رفتہ بہ پیش حضرت دین فریادی بر داد بخش تمام ذوالارشاوی</p>

<p>شده صاحب کشف و فی کرامت مشهور و ده کم زده و از ده صدی هجری شده</p>	<p>از خطر ماسو ابدش آزادی پنجم رمضان وصال عبد الهادی</p>
	<p>یارب به فدیج این مصائب تان از دام تعلقش به آزادی</p>
<p>۳۳۸</p>	<p>در شان حضرت عبد الباری</p>
<p>گویم چه ز فیض شاه عبد الباری این گلشن صابری که گلستان است از روزه نه که او نه اشت روزی آن روز بس خنده همیز دے به زدم که شد نه بمنه ده ادا فریبه از بهج سهم در سال نه از دود و صد و ست و شش</p>	<p>هر سوست چمن چمن از و گلکاری این چشمه فیض بهت کرده جاری شب نیست که او نکر در شب بیداری در حالت وجد سر بر دست طاری با صد ارمان لب و دم و شب بیداری ز امر و جهل و شکر و ان با قرب باری</p>
	<p>یارب لطیف این گروه ایراد بر دزد دل و متیخ عصیان رزی</p>
<p>۳۳۹</p>	<p>در شان حضرت حاجی عبد الرحیم صاحب</p>
<p>۳۳۹</p>	<p>فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن</p>
<p>حاجی عبد الرحیم سید و الایثار داشت در تار و پود بهیت باشد به رحمت علی میگردد شست و دقت از آن که میگوید و به حال باز از او خجاست آمان و یک بهیت شوق</p>	<p>بود از آن انسان بهیت بهیت استوار بعده از شاه عبد الباری از بهیت بود از عشق ذات باری از بهیت که آرا غائب به بیت سیدان از بهیت شوق و آرا</p>

ز آنکه بود اول از هم چنان آن نریگ آتش در جنگ آن پرده شهادت یافتند در هزاره و صد و شش از رو حساب یا آبی صدقه آن پیشوای جان نثار	نشید و با آن مراتب در مقامات سترگ و از شهادت ثمره زهد و عبادت یافتند رفت از دنیا بخت بجا بی بے کتاب رحم فرما رحم تو ما بر فرج و افکار
---	--

در شان حضرت میان بی نور محمد صاحب رح

۲۲۰	مفعول - مفاعیل - مفعولین	شعر
گریم چه ز جاده خوشم نور محمد کان مبدی فیض ازل فیضیان است ما ز له ز بایان چه کفر و قیامت صد شکر که ما هر چه را کیسه دلهما بر صابریان نور خدا تاقت ز دانش خوش بخت کسانی که برقتند و برقتند تقل است که چندین تخم از زنده جنازه هر که که او با قصد او یک روز نمازش اس سید و ارتحمن ای پیر طریقت هم باره بانه پر هیچ مگر افکار	مفعول - مفاعیل - مفعولین	شعر
		خلقه ست ز خیل و خدم نور محمد من صابریان را زیم نور محمد گیرند ملا یک قدیم نور محمد ملوست زوام و دارم نور محمد بهم نور محمد زوم نور محمد اکسیر ز خاک قدم نور محمد بروند به پیش قدم نور محمد مردان کس تا کس زوم نور محمد دارنده قدیم بر قدم نور محمد لله ز خوان گرم نور محمد

در شان حاجی احمد و الله صاحب رح

۲۲۱	مفاعیل - مفاعیلین - مفعولین	شعر
دیده نشسته و رنجور و ناشاد ز قدرت قربت حق آشکار است با شوق نا اینجی رسید است	مفاعیلین - مفاعیلین - مفعولین	شعر
		به کله بر ورت آمد لعلش ریاد که هستی زیر بیت الله آباد که جد تائیش هستی ز اجداد

گرفتار است در بند معاصی  
 هر آنکو علم باطن از تو آموخت  
 هر آن کت قرۃ العین است برین  
 هر آنکو فیضیاب از صحبت تست  
 هر آن دولت که اورا بخش کردی  
 تو داد موثر و وارث منم بایح  
 نویس اورا خط اندر سفارش  
 اگر داد او مرا تو رساله نور  
 که اسے در باغ مهستی پرواز داد  
 را این تا کجا حسیان نصیبی  
 گرفتیم اشیکه ظرفم تنگ و تار است  
 گرفتیم کجوه بتابل ندارم  
 تو اکسیری ترا محرم سے هست  
 تو خورشیدی ترا سپرده دهر  
 رسیده یوم از خود تابه اینجا  
 رسم تابر مراد خاطر خوش  
 در کان خرده دلکش رسید است  
 فوج از صدر دل شکرش او کن

تو امداد الہی اورا کن امداد  
 مبرا هست او ز چندین روز ہستاد  
 نگاہش دیدہ بدو را قتاد  
 بجد اللہ مرا هست او ذوالارشاو  
 شد است از محنت صد چندین زاد  
 بہ لطف شمع زان روزیم باو  
 کہ چیزے زان مرا ہم میتوان داد  
 و گرنہ می کنیزین گونه فریاد  
 شد وارث حلین پیروز الارشاو  
 ترا این تا کجا اختصاص امداد  
 گرفتیم اشیکه دارم مست بشیاد  
 سین عمرم کہ شد فانی بہشتاد  
 پیش پارس چہ آہن چہ قہار او  
 تو دریا فی ترا ہر قطب و بنداد  
 کہ از یوسینم چشم در دستہ افتاد  
 بر امضا رسارس مرده ام داد  
 چہ گویم زان بباط قلب بر داد  
 بفریاد تو کان داد طلب داد

در میان مولانا سید احمد صاحب شاعر

امفائیل سقاہین سقاہین مقالین

حکومت اصفہان است مولانا سید احمد | اکسیر شش حاجی مشغور بہ تشریفی نازد











[illegible]

10 2025-01-10 10:10:10

**R U L E S :-**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

